القول الصواب

في مسئلہ

ایصالِ ثواب

از افادات:

علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب

از قلم:

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القولُ الصّواب

فی مسئلة

ایصالِ ثواب

از افادات

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

از قلم

خادم مناظر اسلام قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

خطیب جامع غوثیہ قادریہ اسلام پورہ گلہ مہر نور والا گوجرانوالہ

ناشر

شبیر برادرز B-40 اُردو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... القول الصواب فی مسئلۃ ثواب

از قلم .... قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

کمپوزنگ .... نوید گرافکس

صفحات 228

ناشر .... شبیر برادرز 40-B اُردو بازار لاہور

قیمت .... 75 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ میلاد مصطفیٰ چوک، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام، گوجرانوالہ

مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف، سرگودھا

مکتبہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا

Marfat.com

انتساب

مفسر قرآن و مفکر اسلام محسن ملک و ملت و عظیم سیرت نگار

ضیاء الامت جسٹس پیر **محمد کرم شاہ** الازہری نور اللہ مرقدہ

جن کے

فیضان کرم نے کتنے بے مایہ قطروں کو سمندر کی سی وسعت دی اور جن کی ایک ادنیٰ نگاہ التفات نے بے شمار ذروں کو گوہر انمول بنا دیا۔

اور ان کی عظیم یادگار

جامعہ محمدیہ غوثیہ والکلیۃ الغوثیۃ للبنات بھیرہ شریف

اور صاحبزادہ والا شان **پیر محمد امین الحسنات شاہ** مدظلہ العالی

کی خدمت میں جو عصر حاضر میں مسلمانان عالم کیلئے علم و فضل اور رشد و ہدایت کا مینارہ ہیں۔ (قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی)

Marfat.com

مضمون	صفحہ نمبر
انتساب	
تقریظ: مفتی محمد خان قادری صاحب	
تقریظ: مولانا خان محمد قادری صاحب	
تقریظ: مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف قادری صاحب	
حرف آغاز	۱
فرمان خدا کہ مسلمان پہلوں کیلئے دعا کرتے ہیں۔	۳
صدقہ جاریہ۔ علم نافع اور نیک اولاد کی دعا سے فائدہ	۴
امام نووی فرماتے ہیں۔	۶
ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔	۷
ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔	۱۲
شوکانی لکھتے ہیں۔	
حدیث نمبر (۲)	۱۳
حدیث نمبر (۳)	۱۴
دعا سے میت کو فائدہ پہنچنا	۱۵
ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔	

مضمون	صفحہ نمبر
حدیث نمبر (۴-۵)	۱۶
دعا میت کیلئے بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔	۱۷
قبر میں میت دعا کی منتظر ہوتی ہے۔	۱۸
زندوں کے کھانے پینے کی طرح مردہ دعا کا محتاج ہوتا ہے۔	۲۰
تعزیت کے دنوں میں بیٹھنا اور مردہ کیلئے دعا	
حدیث نمبر (۹)	۲۱
صحابہ کا بعد از جنازہ دعا کرنا	
نبی اکرم ﷺ کا اہل بقیع کیلئے بحکم خدا دعا کرنا	
حدیث نمبر (۱۲)	۲۳
اولاد کی دعا والدین کیلئے اجابت والی دعا ہوتی ہے۔	
حدیث نمبر (۱۴)	۲۴
حکم نبوی ﷺ نجاشی کیلئے دعا کرو	
صحابہ کا قبل از جنازہ دعا کرنا	۲۵
مومنین کی دعا سے گناہوں کا ختم ہونا	۲۶

Marfat.com

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔
فوت شدہ والدین کیلئے دعا کرنا۔ ۲۷
واجب اور دعا کرنا مومنین کیلئے سنت نوح علیہ السلام بھی ہے۔
شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں۔
ابراہیم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ ۲۸
فرشتے بھی مومنین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ ۲۹
ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔
مردہ کو صدقہ کا ثواب پہنچتا اور نفع دیتا ہے۔ ۳۲
اجماع امت اور امام نووی ۳۳
اجماع امت اور ابن قیم الجوزیہ
ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمن اور اجماع
حدیث نمبر ۱۹ ۳۴
ماں کی طرف سے پانی کا صدقہ ۳۴
ماں کی طرف سے باغ کا صدقہ ۳۶
صدقہ نورانی تھال میں رکھ کر مردے پر پیش کیا جاتا ہے۔ ۳۷
والدین کی طرف سے قربانی یا صدقہ کرنے والے کو پورا ثواب ملے گا۔ ۳۸
جو صدقہ کرنا چاہے والدین کی طرف سے کرے۔ ۳۹
ایصال ثواب صرف اہل ایمان کیلئے ۴۰
حدیث نمبر (۲۶) ۴۱
جس کیلئے صدقہ کیا جائے اس کی قبر میں آگ بجھ جاتی ہے۔ ۴۲
مردے کو روزوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔ ۴۳
حدیث نمبر (۲۹)
ابن تیمیہ لکھتے ہیں ۴۴
ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔ ۴۶
روزوں کا کفارہ میت کی طرف سے ۴۸
حدیث نمبر (۳۱)
میت کی نذر پوری کرنا ۴۹
میت کی طرف سے روزہ و حج ۵۰
میت کی طرف سے روزے کے متعلق اقوال ۵۱
والدین کی طرف سے حج کرنیوالا قیامت کے دن نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔ ۵۲
میت کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے بری لکھا جائے گا۔
والدین کی طرف سے حج کرنے والے کا حج قبول کیا جائے گا۔ اور ان کو اللہ کے نزدیک نیک لکھا جائے گا۔ ۵۳
حدیث نمبر (۳۸)
حدیث نمبر (۳۹) ۵۴
جن نے حج نہ کیا اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حج کرنا
حدیث نمبر (۴۱_۴۲) ۵۵

Marfat.com

میت کی طرف سے حج کی نذر پوری کرنا ۵۶

فوت شدہ بہن کی طرف سے حج کرنا ۵۷

افضل ترین صلہ رحمی میت کی طرف سے حج کرنا ۵۷

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔ ۵۸

بوڑھے باپ کی طرف سے حج کرنا ۶۱

سید ثابت ابی المعانی لکھتے ہیں۔ ۶۲

تسبیح، ذکر اور تلاوت سے میت کو فائدہ ۶۳

شرح امام نووی ۶۵

قبر پر شاخ رکھنے والی حدیث سے علامہ سندھی کا استدلال ۶۶

امام قرطبی اور بعض علماء کا استدلال ۶۷

اسلاف کی وصیتیں ۶۸

سیدنا بریدہ اور ابوالعالیہ کی وصیت ۶۹

قبر پر ذکر خدا کرنے سے قبر کا کشادہ ہونا

قبرستان سے گزرنے والے کیلئے ثواب ہی ثواب ۷۰

جن کو تلاوت کا ثواب کیا گیا وہ کرنے والے کی قیامت کو شفاعت کریں گے ۷۱

قبرستان میں تلاوت کرنے کی وجہ سے گنہگاروں کے عذاب میں تخفیف ۷۲

حدیث نمبر (۵۳) ۷۳

امام قرطبی فرماتے ہیں۔ ۷۴

ابن تیمیہ اور ابن قیم لکھتے ہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں ۷۵

میت کی طرف سے کھانا کھلانا

مردوں کو نیک ہمسایوں سے فائدہ پہنچنا ۷۶

فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

ملا علی قاری اور علامہ زرکشی فرماتے ہیں۔

ابوطالب محمد بن علی اور ابن عبداللہ فرماتے ہیں ۷۷

فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔ ۷۹

شاہ ولی اللہ اور خفاجی فرماتے ہیں۔ ۸۰

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

اہل علم کے عمل کرنے سے بھی ضعیف حدیث قوی ہوجاتی ہے۔ ۸۱

مولوی عبدالستار نے لکھا۔ ۸۳

ایصال ثواب عند المتقدمین والموخرین ۸۴

ام المومنین سیدہ عائشہ اور امام حسن وحسین رضوان اللہ علیہم کا عمل

طریقہ انصار اور امام طاؤس کا قول ۸۵

Marfat.com

امام احمد کا فرمان اور قرات علی القبور پر رجوع	۸۶
امام شافعی اور مالک بن دینار کا قول وعمل	۸۸
مسلمانوں کا اکٹھا ہو کر مردہ کے لئے تلاوت کرنا۔	۸۹
امام ابن قدامہ اور اجماع	۹۰
حماد مکی کا قول اور امام خیثم کی وصیت	۹۰
امام ابن الصلاح اور امام قرطبی کا قول	۹۱
امام سیوطی اور امام نووی کا قول	۹۲
انسان نیک عمل کا ثواب دوسرے کو ایصال ثواب کر سکتا ہے صاحب ہدایہ اور شوکانی لکھتے ہیں۔	۹۳
شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں	۹۴
علامہ ثناء اللہ پانی پتی اور جمہور کا قول	۹۵
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا قول	
علامہ محمد جعفر بن عبدالکریم سندھی فرماتے ہیں۔	۹۶
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا تیجہ اور قرآن خوانی	۹۷
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں	۹۸
رشید احمد گنگوہی اور اسماعیل دہلوی اور فاتحہ مروجہ	۹۹
اشرف علی تھانوی کا قول	۱۰۰
شاہ رفیع الدین کے نبیرہ کا قول	
ابن النحوی کا قول بقلم شوکانی محمد بن اسماعیل	۱۰۱
میر نذیر حسین ثناء اللہ وغیرہم	
فتاویٰ علمائے حدیث سے اقتباس	۱۰۲
فتاویٰ عبدالحی سے اقتباس	۱۰۸
فتاویٰ برکاتیہ سے اقتباس	۱۰۹
نواب صدیق حسن اور ختم خواجہ خواجگان	
دوسرا طریقہ	۱۱۱
ختم مجدد الف ثانی	
ختم قادریہ	۱۱۲
ختم دفع شر	
ختم برائے میت	۱۱۳
محمد بن علی حقی النازلی لکھتے ہیں	
مانعین ایصال ثواب پر ابن تیمیہ ابن قیم اور محمد بن اسماعیل کے فتوے	۱۱۶
نواب وحید الزمان کا فتوی	۱۱۷
فقہ محمدیہ کلاں سے اقتباس	۱۱۸
حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح سے اقتباس	۱۱۹
ملا علی قاری فرماتے ہیں	
امام نووی اور مولوی عبدالجبار غزنوی کا فتوی	۱۲۰

Marfat.com

کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا	۱۲۳	جامع البیان فی تفسیر القرآن	
کھانے پر قرآن پڑھنا باعث برکت ہے	۱۲۴	ابن عباس، درمنثور، تفسیر القرآن العظیم	۱۵۸
حدیث نمبر (۳-۴)	۱۲۵	بحرالمحیط، خازن	۱۵۹
حدیث نمبر (۵)	۱۲۷	مدارک، روح المعانی، معالم التنزیل	۱۶۰
حدیث نمبر (۶)	۱۲۹	کمالین، جامع البیان	
ایصال ثواب کیلئے دن مقرر کرنا	۱۳۰	ابن کثیر، احکام القرآن	۱۶۱
حدیث نمبر (۱)	۱۳۱		
حدیث نمبر (۲-۳)	۱۳۲	مفردات القرآن، قرطبی	۱۶۴
حدیث نمبر (۴-۵)		صفوۃ التفاسیر، حسینی، فارسی	۱۶۵
حدیث نمبر (۶-۷)	۱۳۳	ترجمہ شاہ ولی اللہ، موضح القرآن	
حدیث نمبر (۸-۹)	۱۳۴		
حدیث نمبر (۱۰)	۱۳۵	مواہب الرحمٰن، عثمانی، رونی	۱۶۶
اعتراض نمبر (۱)	۱۳۶	فتح البیان، درس قرآن تفسیرات الاحمدیہ	۱۶۸
جواب		تفسیر ضیاء القرآن	۱۶۹
اعتراض نمبر (۱) کے تحت ابن تیمیہ لکھتے کہیں۔	۱۳۹	مزید حوالہ جات	۱۸۰
مانعین ومعترضین کا ایک اور اعتراض	۱۵۴	کسی چیز کی نسبت کسی کی طرف کرنا	۱۸۱
اہل کا معنی لغت سے	۱۵۵	احادیث کی روشنی حدیث نمبر (۱-۲)	
اہل کا معنی اہل تفاسیر کی نظر میں		حدیث نمبر (۳)	۱۸۲
تفسیر کبیر		حدیث نمبر (۴-۵)	۱۸۳
انوار التنزیل وروح البیان	۱۵۶	حدیث نمبر (۶-۷)	۱۸۴
ابی سعود جلالین مظہری	۱۵۷	حدیث نمبر (۸-۹)	۱۸۵

Marfat.com

حدیث نمبر (۱۰_۱۱) ۱۸۶
حدیث نمبر (۱۲) ۱۸۷
حدیث نمبر (۱۳) ۱۸۸
حدیث نمبر (۱۴_۱۵) ۱۸۹
حدیث نمبر (۱۶) ۱۹۰
حدیث نمبر (۱۷) ۱۹۱
اہل کا معانی محدثین اور فقہا کی نظر میں ۱۹۲
امام نووی فرماتے ہیں۔
شارح بخاری علامہ عینی فرماتے ہیں ۱۹۴
تاج الجامع کی عبارت
امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔
امام ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔ ۱۹۵
فتاوی عالمگیری میں ہے
شاہ ولی محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ۱۹۶
امام ابوالیث سمرقندی فرماتے ہیں۔
مخالفین کی نظر میں ۱۹۷
مولوی وحید الزمان نے لکھا۔
مولوی عبدالحی نے لکھا
شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ۱۹۹
شاہ رفیع الدین کا قول
فتاوی دار العلوم دیوبند سے اقتباس ۲۲۰
مولوی خرم علی بلہوری نے لکھا ۲۰۱
فہرست ماخوزیات ۲۰۴

Marfat.com

تقریظ

محقق العصر حضرت علامہ مفتی **محمد خان قادری** صاحب مدظلہ العالی بانی جامع اسلامیہ لاہور

اللہ تعالی اپنے بندوں پہ نہایت ہی مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس کی شان رحیمی کے ساتھ شان رحمانی بھی ہے جس میں دوست تو کیا دشمنوں پر بھی کرم نوازی ہے۔ حضرت شیخ سعدی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

(اے اللہ آپ اپنے دوستوں کو کیسے محروم فرمائیں گے جب کہ آپ کی کرم نوازیاں دشمنوں پر بھی ہیں) یہ اس کی شان کریمی ہی ہے کہ دنیا میں دشمنوں کے لئے نعمتوں کا دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بندے ہی کی طرف سے کمیاں اور کوتاہیاں ہیں ورنہ خالق و مالک تو کرم ہی فرماتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں

اس بے پایاں اور بے بہا کرم کی بنا پر اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ میں بندے کو معاف کر دوں اس لئے اس نے مختلف آسان سے آسان طریقوں کی طرف راہنمائی بھی فرمائی تا کہ بندہ اس طرف آجائے اور میں اسے معاف کروں کسی نے اس بارے خوب کہا

رحمت خدا بہانہ نی جوید
(اللہ تعالی کی رحمت بخشش کے لئے بہانہ تلاش کرتی ہے)

پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کرم کہ کوئی آدمی دوسرے کے لیے عمل کرے مثلاً دعا دے یا صدقہ کرے تو

Marfat.com

اس کے ذریعے بھی درجات میں بلندی اور گناہوں سے مغفرت مل جاتی ہے بشرطیکہ آدمی مسلمان ہو ۔ کیونکہ کافر کو یہ چیزیں فائدہ نہیں دے سکتیں ان چیزوں سے فائدہ حاصل تب ہو گا جب آدمی میں ایمان ہو گا۔

احادیث مبارکہ میں جنازہ کی وجہ سے مغفرت کا تذکرہ موجود ہے حالانکہ یہ میت کا اپنا عمل نہیں بلکہ دوسروں کا عمل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ان بندوں کی تعریف فرمائی جو یوں دعا کرتے ہیں

ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان.

اے ہمارے رب ہمیں معاف فرمادے اور ان ہمارے بھائیوں کو جو ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں۔

یہ دعا بھی قرآنی ہے۔

ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔

ہمارے رب مجھے میرے والدین اور تمام اہل ایمان کو روز قیامت معاف فرمادے۔

تو یہ سراپا اللہ تعالی کا کرم ولطف ہے جو اپنے بندوں پر فرماتا ہے ۔ سلطان العلما شیخ عزالدین عبدالسلام اس کے قائل نہ تھے وصال کے بعد خواب میں ملے اور پوچھا تو فرمایا اس معاملہ میں رجوع کرتا ہوں اس جہاں میں آکر پتہ چلا کہ یہ فقط اللہ تعالی کا فضل وکرم ہے۔

کچھ اہل بدعت اس کی مخالفت کرنے سے باز نہیں آتے اور لوگوں کو اللہ تعالی کے لطف وکرم سے محروم رکھنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالی اہلسنت کے علماء کو جزا عطا فرمائے جو آج بھی صحیح راہ کو اپنائے ہوئے ایصال ثواب کو اللہ تعالی کی نعمت شمار کرتے ہیں فاضل نوجوان عزیز قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی کی کاوش بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں انہوں نے کتاب وسنت کے نصوص اور علماء متقدمین ومتاخرین کے اقوال کو احسن انداز میں جمع کر دیا ہے تاکہ کوئی بھی اہل بدعت اور رحمت الہیہ سے مایوس لوگوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا شکار نہ ہو۔ اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو

Marfat.com

قبول فرماتے ہوئے امت مسلمہ کیلئے اسے نافع ومفید بنائے اور ہمیں ہمیشہ دین کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد خان قادری

کاروان اسلام

بروز ہفتہ ۲۰۰۱-۵-۱۲

زیر ترتیب

حقیقت مسئلہ نور و بشر

(از قلم قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی)

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زیر طبع: (از قلم قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

خطیب العصر پروردۂ ضیاء الامت حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری صاحب

الخلق عیال اللہ...... مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اس قول کی سچائی میں کوئی شک نہیں ایک کنبے کا سربراہ تو صرف اپنے کنبے کو پالتا ہے اس کی نگرانی کرتا ہے اس کی ہر ممکن خیرخواہی کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی خیرخواہی فرماتا ہے بلکہ جو بندہ اس کی مخلوق کی خیرخواہی کرتا ہے اللہ اس سے پیار کرتا ہے اور اسے اپنا ولی گردانتا ہے خیرخواہی صرف دنیا تک محدود نہیں بلکہ حقیقی خیرخواہ وہ ہے جو مسلمان بھائی کے مرنے کے بعد اس سے ہمدردی اور نیکی کرے اس لئے پس مرگ مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا اور اسے اچھے الفاظ سے یاد کرنا علامت ایمان بھی ہے اور مسلمان کا نشان بھی ہے ایصال ثواب خیرخواہی اور بھلائی کے عملی اظہار کا نام ہے۔

اور بندہ مومن کا دوسرے مومن بھائی کیلئے ایثار کا نام ہے جس پر قرآن وحدیث اور پوری امت کا عمل شاہد وعادل ہے سوائے معتزلہ گمراہ فرقہ کے یا جو اس بے دین فرقہ کے پسماندگان ہیں ان کے سوا باقی ساری امت کا ایصال ثواب کے مسئلہ پر اتفاق رہا ہے بدقسمتی سے کفر وطاغوت کے آلہ کار گمراہ فرقوں نے جہان شیرازہ امت کو بکھیرنے کیلئے بدعقیدگی کے طوفان اٹھائے اور فتنے بپا کئے اور مسلمانوں کے عقائد واعمال کی مقدس ردا کو چھید ڈالا اور ہر عمل میں شک وشبہ کے کانٹے چھوڑ دیئے ہیں ایصال ثواب کا مسئلہ بھی ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہیں رہا اگرچہ علمائے امت نے فرض خیرخواہی ادا کرتے ہوئے اس مسئلہ کو بھی واضح کرنے کی سعی مشکور فرمائی مگر جس انداز اور سلیقہ سے عزیز مکرم علامہ قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی زید مجدہ نے فاضل محتشم حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب کی بھرپور توجہ اور اعانت سے اس مسئلہ پر دلائل وبراہین فراہم کئے ہیں وہ انہیں کا حصہ ہیں اس کتاب میں اہم بات یہ ہے کہ اس میں خارجی معتزلی فرقہ کی باقیات کے اکابرین کی عبارات

Marfat.com

سے احقاق حق کیا گیا ہے اور مسئلہ کو واضح کر دیا گیا ہے اگر منکرین میں ذرا بھی دیانت ہوگی تو سر تسلیم خم کئے بناں نہیں رہ سکیں گے ہم مولانا کو اس سنجیدہ اور حسین کوشش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دوسرے نوجوان علماء بھی ان کی تقلید کریں گے اور میدان تعلیم و تحقیق میں اپنا اپنا فرض ادا کریں گے۔ انشاءاللہ

خان محمد قادری

قراۃ علی القبور (قبروں پر قرآن پڑھنا) پر ایک منفرد کتاب جس کو مناظر اسلام صوفی باصفاء حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی نے نہایت ہی محققانہ انداز میں اپنے قلمِ بے باک سے مرتب کیا جو اس موضوع پر اُردو زبان میں پہلی کتاب ہے۔

القول المنصور فی قراۃ علی القبور

(از قلم: مناظر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب)

کشف الرین فی مسئلہ رفع الیدین

(مترجم۔ مناظر اسلام علامہ محمد عباس رضوی صاحب)

Marfat.com

تقریظ

مترجم لفظی ترجمہ قرآن محقق زمان واعظ شیریں بیان حضرت علامہ مولانا مفتی

پیر محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری صاحب مدظلہ العالی

دنیا سے عالم برزخ میں جانے والے مسلمان کیلئے کون کون سی چیز فائدہ منداور نفع رساں ہوسکتی ہے یہ وہ موضوع ہے جس پر کتاب وسنت، آثار صحابہ اور علماء سلف وخلف کے اقوال جیسے دلائل و براہین سے کتابیں بھری پڑی ہیں اس سے قبل متعدد علماء کے اس میدان میں اسپ روانی فرمائی اور حق تحقیق ادا فرمادیا زیر نظر کتاب محقق ومناظر اہلسنت علامہ محمد عباس صاحب رضوی کے تلمیذ رشید چمنستان تحریر وتقریر کی نوشگفتہ کلی مولانا قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی صاحب سلمہ' کی تحقیقات کا وہ مرتبہ مجموعہ ہے کہ جسکی ترتیب وتدوین اور تبویب میں موصوف کے استاذ گرامی کی زبردست تربیت اور انکا گہرا فیض نظر آتا ہے بندہ ناچیز کثرت مشاغل ومصروفیات کے باعث عربی عبارات، تراجم اور موصوف کے تبصرہ کو بنظر غائر تونہیں پڑھ سکا البتہ سرسری نظر بالاستیعاب دیکھنے کا شرف حاصل کیا ہے ماشاءاللہ انداز ترتیب شستہ اور پھر اس موضوع پر تخریج حوالہ جات موصوف کا طرہ امتیاز ہے۔ بلاشبہ مولانا نے اہل تحقیق کو موثر خطوط پر کام کرنے کی ایک خوبصورت انداز میں راہنمائی فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل جلالہٗ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے مولانا کے جذبہ صادقہ محنت وشاقہ کو اپنی جناب میں قبول فرماتے ہوئے اس کتاب کو گمراہوں کیلئے ہدایت اور عاشقوں کیلئے پختگی ایمان کا ذریعہ بنائے۔

آمین بحرمة طه و يٰسين

محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری گوجرانوالہ ۸ ربیع النور ۱۴۲۲ھ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

تمام حمد وثناء کے لائق وہ ذات برحق ہے جس کی رحمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور جس کا فرمان عام ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا.

مجھے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں (رنجھائی) میں ایک پروگرام پر برادرم جناب قاری محمد عابد صاحب و قاری عبدالستار صاحب کے حکم کے تحت جانے کا اتفاق ہوا جو صرف کسی کے ایصال ثواب کے لیے منعقد کیا گیا تھا پروگرام کے بعد برادرم قاری عابد صاحب نے حکم فرمایا کہ میں اس موضوع پر کچھ نہ کچھ لکھوں لیکن میں اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی علم سے ہمیشہ خائف رہا مگر چند در چندان کے اصرار پر آخر ہمت کر کے قدم رکھا اور سمجھ لیا کہ السعی منی والاتمام من اللہ اور حسن اتفاق کہ میں نے ابھی پچاس صفحات ہی لکھے تھے کہ استاد مکرم مناظر اسلام وارث علوم سید المرسلین عالم باعمل صوفی باصفاء حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی کا ایک پروگرام موضع حبیب آباد (پتوکی) اسی موضوع پر تھا کہ آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے مجھے بھی ساتھ چلنے کا حکم فرمایا وہاں آپ نے جو لیکچر دیا اس کے نوٹس آپ نے مجھے عطا فرمائے اور فرمایا کہ میں اس کو ایک کتاب کی شکل دوں کیونکہ میرا پروگرام آخر سو صفحات تک کا تھا اور خوش قسمتی سے دوبارہ محترم جناب پیر سردار احمد صاحب قادری مدظلہ العالی نے اسی موضوع پر اعتراضات کے جوابات اور وما اهل به لغير الله پر لیکچر

Marfat.com

دینے کی آپ کو دعوت دی تو اس موضوع کی تیاری کے وقت بھی میں آپ کے پاس اکثر حاضر رہتا تھا جس کی وجہ سے مزید مواد میسر آیا حقیقت تو یہی ہے کہ میں صرف ایک ترتیب دینے والا ہوں ورنہ یہ کتاب بھی آپ ہی کی طرف سے ہدیہ قارئین ہے۔ باقی میں قارئین کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں ایک انسان ہوں اور الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اگر کسی مقام پر کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو دامن کرم سے اسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ فرمائیں بلکہ بندہ ناچیز کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور اور اگر اس میں کوئی بھلائی پائیں تو وہ خدا کی طرف سے ہے تو اس بھلائی کی وجہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا مجھے ہدایت اور ثابت قدمی عطا فرمائے۔ اور خدائے لم یزل عز وجل سے دعا گو ہوں کہ وہ احباب جنہوں نے میری راہبری اور معاونت فرمائی خدا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے خصوصاً حضرت علامہ مولانا مفتی پیر محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری صاحب' پروفیسر ابرار حسین ساقی صاحب' حضرت علامہ غلام مرتضےٰ ساقی صاحب استاذ الحفاظ' حافظ خضر حیات صاحب اور رانا نعیم اللہ خان صاحب وغیرہم۔

اور خدائے بزرگ و برتر اس حقیری سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین۔

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

Marfat.com

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ سَیِّدِ المُرسَلِینَ شَفِیعِ المُذنِبِینَ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ خُلَفَائِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ اَزوَاجِہٖ وَ عِترَتِہٖ وَ اَولِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجمَعِین ۔

اَمَّا بَعد

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَالَّذِینَ جَآءُ وْا مِنْ بَعدِ ھِم یَقُولُونَ رَبَّنَا اغفِرلَنَا وَ لِاِخوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالاِیمَانِ وَلَا تَجعَل فِی قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِینَ اٰمَنُوا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُ وفٌ رَّحِیمٌ۔

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے اور نہ پیدا کر ہمارے دلوں میں بغض اہل ایمان کیلئے اے ہمارے رب بے شک تو رؤف رحیم ہے۔

(پ ۲۷ سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پہلے گزرے ہوئے مسلمان بھائیوں کیلئے دعا کرنا یعنی مغفرت طلب کرنا حکم خالق ارض وسماء ہے اور اس سے فوت شدہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے جیسا کہ علماء، فقہاء، محدثین اور آئمہ تفاسیر کا اجماع ہے جیسا کہ ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔

اِنَّھَا تَنتَفِعُ مِنْ سَعیِ الاَحیَاءِ بِاَمرَینِ مُجمَعٌ عَلَیھَا بَینَ اَھلِ السُّنَّۃِ مِنَ الفُقَھَاءِ وَ اَھلِ الحَدِیثِ وَالتَّفسِیرِ۔ (کتاب الروح صفحہ ۲۹۷)

Marfat.com

یعنی اس پر فقہاء محدثین اور اہل تفاسیر کا اتفاق ہے کہ مردوں کو زندوں سے دو صورتوں میں نفع پہنچتا ہے

نمبر (۱) مَا تسبَبَ اِلَیهِ المَیّتُ فِیْ حیاتِہٖ.

یعنی وہ صورت جس میں مردہ حالت حیات میں سبب تھا۔

نمبر (۲) دُعَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ لَهٗ وَ اِسْتِغْفَارِهِمْ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْحَجّ.

دوسری صورت یہ کہ کوئی مسلمانوں میں سے اس کیلئے دعا و استغفار کرے اور صدقہ کرے اور حج کرے۔ (کتاب الروح ایضاً)

اور حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی احادیث سے بھی یہ ثابت ہے۔

صدقہ جاریہ علم نافع اور نیک اولاد کی دعا سے فائدہ

حدیث نمبر (۱)

عَنْ ابی هریرة قال. قال رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اِذا مـات الْانسـانُ انْقطَع عنْهُ عملُه' الّا مِنْ ثلا ثةِ الّا مِنْ صدقةٍ جارية اوْ علْمٍ یُنْتفعُ به اَوْ ولدِ صالحِ یدْعُوْ له'.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے۔ صدقہ جاریہ۔ علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے

(اخرجہ المسلم فی الصحیح کتاب الوصیۃ ۱ ۴/ و احمد فی مسندہ ۲/ ۳۷۲ برقم ۸۸۳۱ و نسائی فی السجتبی کتاب الوصایا ۲ ۱۲۳ و ترمذی فی الجامع کتاب الاحکام ۱ ۲۵۶ ۲ و ابو داؤد فی السنن کتاب الوصایا ۲/ ۴۲

Marfat.com

والبيهقی فی السنن الکبری ٦ /٢٧٨ و فی الشعب الایمان ٢ /٢٤٧ برقم ٣٤٤٧ و ابو یعلی فی مسنده ١١ /٣٤٣ برقم ٦٤٥٧ و بغوی فی شرح السنة ١ /٣٠٠ برقم ١٣٩ والدولابی فی الکنی والاسماء ١ /١٩٠ وابن عبدالبرفی جامع البیان العلم و فضله ١ /١٧ و ابن حبان فی الصحیح ٦ /٩ برقم ٣٠٠٥ و ابن ابی الدنیا فی کتاب العیال ٩٨ برقم ٤٣٣ والطبرانی فی کتاب الدعاء ٣ /١٣٨٦ . ١٣٨٩ والاصبهانی فی الترغیب والترهیب ١ /٢٨٠ برقم ٤٤٤ والدیلمی فی فردوس الاخبار ١ /٢٤٩ برقم ١١١٦ والبخاری فی الادب المفرد ٣٠ برقم ٣٨.

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں جو مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں اور ان پر میت کو ثواب ملتا رہتا ہے۔

نمبر(١) صدقہ جاریہ!

جیسے کوئی مسلمان کسی راستے میں پانی کی سبیل یا نل لگوا کر فوت ہوا جب تک لوگ اس سے پانی حاصل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہیگا اسی طرح کوئی مسجد تعمیر کرا کر چل بسا تو جب تک وہ مسجد قائم رہے گی اور لوگ اس میں نماز وغیرہ پڑھتے رہیں گے اس کو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا رہے گا اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔

نمبر(٢) علم نافع!

یعنی جو لوگوں کو ایسا علم سکھا کر دار فانی کو چھوڑ گیا جس سے ان کو دین میں نفع حاصل ہو یا کوئی ایسی علمی کتاب لکھ کر اس دنیا سے رخصت ہوا تو جب تک لوگ اس علم یا

Marfat.com

کتاب سے نفع حاصل کرتے رہیں گے اس کو ثواب پہنچتا رہے گا۔

نمبر (۳) نیک اولاد!

کیونکہ اولاد کی اچھی تربیت میں والدین کا خاص عمل دخل ہوتا ہے اس لیے جب اولاد نیک کام کرے گی یا اس کے لیے دعا کرے گی تو اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

امام نووی فرماتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَی الْحَدِيْثِ اِنَّ عَمَلَ الْمَيِّتِ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِهِ وَ يَنْقَطِعُ تَجَدُّدُ الثَّوَابِ لَهُ اِلَّا فِیْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلٰثَةِ لِكَوْنِهِ كَانَ سَبَبَهَا فَاِنَّ الْوَلَدَ مِنْ كَسْبِهِ وَ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ الَّذِیْ خَلَّفَهُ مِنْ تَعْلِيْمٍ اَوْ تَصْنِيْفٍ وَّ كَذٰلِكَ الصَّدَقَةِ الْجَارِيَةِ.

علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب مسلمان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں کا کیونکہ میت ان کا سبب ہوتی ہے اولاد تو اس کی کمائی ہے اور اسی طرح وہ علم جس کو پیچھے چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف اور اسی طرح صدقہ جاریہ

(مسلم مع نووی ۲ ۴۱)

اور مزید وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

اِنَّ الدُّعَاءَ يَصِلُ ثَوَابُهُ اِلَی الْمَيِّتِ وَ كَذٰلِكَ الصَّدَقَةِ وَهُمَا مُجْمَعٌ عَلَيْهَا.

بے شک دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے اور ان دونوں کے ثواب کے پہنچنے پر اجماع ہے۔

Marfat.com

ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

(السبب الرابع) اَلدَّافِعُ لِلْعِقَابِ . دُعَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لِلْمُؤْمِنِ مِثْلَ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَازَتِهٖ فَعَنْ عَائِشَةَ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً'' كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ. رَوَاهُمَا مُسْلِم.

چوتھا سبب: سزا کو دفع کرنے والا مومنین کا مومن کے لیے دعا کرنا اور مثال اس کی ان کی نماز پڑھنا اس کے جنازہ پر۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان میت پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے[1] اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح ۱/۳۰۸ و نسائی ۱/۲۲۸ و فی السنن الکبری ۱/۶۴۴ و احمد فی مسنده ۲/۴۰ و ابن المنذر فی الاوسط ۵/۳۹۷ و البیهقی فی السنن الکبری ۴/۳۰ و الدیلمی فی فردوس الاخبار ۴/۳۲۹ و ابن ابی شیبة فی المصنف ۳/۳۲۱ و ابو یعلی فی مسنده ۷/۳۶۴ و الحمیدی فی مسنده ۱/۱۰۹ و عبدالرزاق فی المصنف ۳/۵۲۷ و الترمذی ۱/۳۰۰ و الطیالسی فی مسنده ۲۱۴.

Marfat.com

و هذا دُعَاءُ لَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ فَلاَ يَجُوْزُ اَنْ تَحْمَلَ الْمَغْفِرَةَ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ التَقِي الَّذِيْ اجْتَنَبَ اَلْكَبائِرَ كَفرتُ عَنهُ الصَّغائِرَ وَحْدَهُ. فَاِنَّ ذَالِكَ مغْفُوْر" لَهُ عِنْدَ الْمُتَنَازِعِيْنَ. فَعَلِمَ اَنَّ هٰذَا الدُّعَاءَ مِنْ اَسْبَابِ اَلْمَغْفِرَةِ لِلْمَيِّتِ.

(السبب الخامس) مَا يُعْمَلُ لِلْمَيِّتِ مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ كَالصَّدَقَةِ وَ نَحْوِهَا فَاِنَّ هٰذَا يَنْتَفِعُ بِهِ بِنَصُوْصِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الصَّرِيْحَةِ وَ اِتِّفَاقِ اَلائِمَّةِ وَ كَذَالِكَ الْعِتَقُ وَالْحَجُّ بَلْ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اَنَّهُ قَالَ. مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَام" صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ وَ ثَبَتَ مَثَلُ ذَالِكَ فِي

کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو فوت ہو جائے اور اس کے جنازے کی چالیس ایسے آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں مگر ان کی شفاعت قبول فرمائی جاتی ہے۔۲۔ ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا اور یہ اس کے لیے دعا ہے مرنے کے بعد۔ یہ جائز نہیں کہ اس کو حمل کیا جائے صرف ایسے متقی مومن کے ساتھ جو کبائر سے بچتا ہو اور صرف اس سے صغیرہ گناہ معاف ہوں پس وہ اس سے بخشا جائے گا دونوں گروہوں کے نزدیک پس معلوم ہوا کہ یہ دعا میت کے مغفرت کے اسباب میں سے ہے۔

پانچواں سبب ! میت کے لیے جو نیکی کے اعمال کیے جاتے ہیں جیسا کہ صدقہ وغیرہ

(۲ مسلم ۱/۳۰۸ و ابو داؤد ۲/۹۶ و ابن ماجه ۱۰۷ و بغوی فی شرح السنة ۵/۳۸۱ و طبرانی فی الکبیر ۱۱/۳۲۳ والبیهقی فی السنن الکبری ۴/۳۰ و معرفة السنن الآثار ۳/۱۷۴ و ابن ابی شیبة فی المصنف ۳/۳۲۲.

Marfat.com

الصَّحِيحِ مِنْ صَوْمِ النَّذْرِ مِنْ وُجُوهٍ
أُخْرىٰ وَلَا يَجُوزُ اَنْ يُعَارِضَ هٰذَا
بِقَوْلِهِ (وَ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا
سَعٰى) لِوَجْهَيْنِ (احدهما) اَنَّهُ قَدْ
ثَبَتَ بِالنُّصُوصِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَ اِجْمَاعِ
سَلَفِ الْاُمَّةِ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْتَفِعُ بِمَا
لَيْسَ مِنْ سَعْيِهِ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ وَ
اِسْتِغْفَارِهِمْ لَهُ كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى (
اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ
وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا) الآيَةَ وَ
دُعَاءِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اسْتِغْفَارِهِمْ كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى. وَ
صَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ
وَ قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ (وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتِ
الرَّسُوْلِ (وَ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ.
(وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

پس وہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے صحیح صریح
سنت کی نصوص اور اتفاق آئمہ کے ساتھ اور
ایسے ہی اس کی طرف سے غلام آزاد کرنا
اور حج کرنا بلکہ صحیحین میں یہ حدیث ثابت
ہے کہ بے شک رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو
مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا
ولی اس کی طرف سے روزے رکھے اور نذر
کے روزے میں صحیح بخاری میں دیگر اسناد
کے ساتھ بھی یہ ثابت ہے اور یہ جائز نہیں
ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قول وان لیس
للانسان الا ما سعی سے متعارض ہو
اس کی دو وجوہات ہیں۔
بے شک نصوص متواترہ اور اجماع امت
سے ثابت ہے کہ مومن نفع حاصل کرتا ہے
اس سے جو اس کی اپنی کوشش نہیں ہے جیسا
کہ فرشتوں کی دعا اور اس کے لیے ان کا
استغفار جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور وہ
جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی

Marfat.com

والمؤمنات) وكدعاء المصلين
للميت ولمن زار قبره من
المؤمنين.
(الثاني) ان الآية ليست في ظاهر
ها الا انه ليس له الا سعيه وهذا
حق" فانه لايملك ولا يستحق الا
سعي نفسه و اما سعي غيره فلا
يملكه ولا يستحقه لكن هذا لا
يمنع ان ينفعه الله و يرحمه به. كما
انه دائما يرحم عباده باسباب
خارجة عن مقدورهم وهو اسبحانه
بحكمته و رحمته يرحم العباد
باسباب بفعلها العباد ليثيب
اولئك على تلك الاسباب.
فيرحم الجميع كما في الحديث
الصحيح عنه ﷺ انه قال. (مامن
رجل يدعو لاخيه بدعوة الا وكل
الله به ملكا كلما

بولتے ہیں اوراس پرایمان لاتے ہیں
اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اور
انبیاء اور مومنین کی دعا اور استغفار کرنا اس
کے لیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور ان
کے حق میں دعائے خیر کرو اور اللہ تعالیٰ کا
فرمان اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ
کریں اسے اللہ تعالیٰ سے نزدیکی اور رسول
اللہ ﷺ سے دعا لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ کا قول اور اے محبوب ﷺ اپنے
خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں
کے گناہوں کی معافی مانگو اور جیسے نماز جنازہ
پڑھنے والوں کی میت کے لیے دعا اور جو
مومن اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔
دوم: اور بے شک آیت کا ظاہر تو یہی ہے
کہ اس کے لیے اسی کی کوشش ہے اور یہ صحیح
ہے کیونکہ نہ وہ مالک ہے اور نہ ہی مستحق ہے
مگر اپنی کوشش کا اور کسی دوسرے کی کوشش کا

Marfat.com

دعا لاخیه قال الملک الموکل به. آمین ولک بمثل و کما ثبت عنه ﷺ فی الصحیح انه قال. من صل علی جنازۃ فله قیراط" ومن تبعها حتی تدفن فله قیراطان. اصغرهما مثل احد فهو قد یرحم المصلی علی المیت بدعائه له و یرحم المیت ایضا بدعاء هذا الحی له. (فتاوی ابن تیمیہ ۷/ ۴۹۸ تا ۵۰۰)

وہ مالک نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مستحق ہے لیکن یہ منع نہیں کرتا کہ اللہ اس کو نفع دے یا اس کے ساتھ رحم فرمائے جیسا کہ ہمیشہ وہ اپنے بندوں پر ان کے مقدور سے اسباب خارجیہ کے ساتھ رحم فرماتا ہے۔ اور یہ اس کی حکمت اور رحمت کے ساتھ ہے کہ وہ بندوں پر رحم فرماتا ہے کہ اسباب کے ساتھ جن کو بندے کرتے ہیں ان کو ان اسباب پر ثواب عطا فرماتا ہے پس وہ تمام پر رحم فرماتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بھی شخص جب اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے پس جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو موکل فرشتہ اس کی دعا پر آمین اور تیرے لیے اسی کی مثل ہو کہتا ہے اور جیسا کہ آپ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کرنے تک ساتھ گیا

Marfat.com

اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے اور ان
دونوں میں سے چھوٹا قیراط جبل احد کی مثل
ہے پس اس کا میت پر نماز پڑھنا اور اس
کے لیے دعا کرنا اس پر رحم کا سبب ہے اور
میت کے لیے بھی اس زندہ کی دعا کے سبب
رحمت ہوتی ہے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں:

فَاستِثنَاء هٰذِهِ الثَّلاثَ من عَمَلِهٖ یَدُلُّ عَلٰی اِنَّهَا مِنه' فَاِنَّه' هُوَ الَّذِی تَسَبَّبُ اِلَیهَا. (کتاب الروح ۲۹۸)

پس ان تین عملوں کا استثنا بتا رہا ہے کہ یہ مرنے والے کے ہی عمل ہیں کیونکہ وہی ان کا سبب بنا تھا۔

شوکانی صاحبِ نیل الاوطار لکھتے ہیں

فِیهِ دَلِیل" عَلٰی اَنَّ ثَوَابَ هٰذِهِ الثَّلاثَةِ لا یَنقَطِعُ بِالمَوتِ قَالَ العُلَمَاءُ مَعنَی الحَدِیثِ اِنَ عَمَلَ المَیِتِ یَنقَطِعُ بِمَوتِهٖ وَ یَنقَطِعُ تَجَدُّدَ الثَّوَابِ لَه' اِلَّا فِی هٰذِهِ الاَشیَاءِ الثَّلاثَةِ لِکَونِهٖ کَاسِبَهَا. فَاِنَّ الوَلَدَ مِنْ	اس میں یہ دلیل ہے کہ موت کی وجہ سے ان تینوں عملوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا۔ علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ بے شک موت کے ساتھ تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور مرنے والے کو کوئی نیا ثواب نہیں ملتا مگر ان تین اشیاء کے کیونکہ وہ ان کا

Marfat.com

كَسْبِهٖ وَكَذَا مَا يَخْلُفُهٗ مِنَ الْعِلْمِ كَالتَّصْنِيفِ وَ التَّعلِيمِ وَ كَذَا الصَّدَقَةُ اَلْجَارِيَةُ وَهِيَ الْوَقْفُ وَفِيهِ الارْشَادُ اِلٰى فَضِيلَةِ الصَّدَقَةِ اَلْجارِيَةِ وَالْعِلْمُ اَلَّذِىْ يَبْقٰى بَعْدَ مَوْتِ صَاحِبِهٖ وَالتَّزَوُّجُ الَّذِى هُوَ سَبَبُ حُدُوْثِ الْاَوْلَادِ.

کرنے والا ہے پس اولاد اس کا کسب ہے اور اسی طرح علم جس کو وہ چھوڑ گیا جیسے تصنیف اور تعلیم اور اسی طرح صدقہ جاریہ جو وقف ہے۔ اور اس ارشاد میں فضیلت ہے صدقہ جاریہ اور اس علم کی جو اس کے مرنے کے بعد باقی رہا اور شادی جو اولاد کے ہونے کا سبب ہے۔

(نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ۶/۲۳)

پس معلوم ہوا کہ جو کوئی نیک کام کا سبب ہو تو اس نیک کام کے کرنے والوں کے بدلے میں بھی اس کو نفع حاصل ہوتا ہے جیسا کہ فرمان آقاِ دو جہاں ﷺ ہے۔

حدیث نمبر (2)

عَنْ جرِيْر بِنْ عَبدِاللّٰه قالَ. قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِن بعدهٗ مِن غيرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اسلام میں (نیک طریقہ) اچھا رواج ڈالے گا اس کا ثواب اس کو ملے گا اور اس کے بعد تمام عمل کرنے والوں کا ثواب بھی اسے ملے گا جو اس نیک کام کو کریں گے ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

Marfat.com

اخرجه المسلم فی الصحیح کتاب الزکوۃ ۱/۳۲۷ والنسائی فی المجتبی ۱/ ۱۹۱ و ابن ماجه فی السنن ۱۸ و احمد فی مسنده ۴/ ۲۲ . ۳۵۷ برقم ۱۹۳۲۹ والحمیدی فی مسنده ۲/ ۳۵۳ برقم ۸۰۵ و الطبرانی فی الکبیر ۲/ ۳۱۵ . ۳۲۹ برقم ۲۳۱۳ . ۲۳۷۲ . ۲۳۷۴ و عبدالرزاق فی المصنف ۱۱/ ۲۲۶ برقم ۲۱۰۲۴ و ابن ابی شیبة فی المصنف ۳/ ۱۰۹ و البیهقی فی شعب الایمان ۵/ ۱۲۷ و فی السنن الکبری ۴/ ۱۷۵ و الترمذی فی الجامع کتاب العلم ۲/ ۹۲ و الطیالسی فی مسنده ۹۳ برقم ۲۷۰ و البغوی فی شرح السنة ۱/ ۱۲۰ برقم ۱۲۷۱ و ابن حبان فی الصحیح ۶/ ۱۳۰ برقم ۳۲۹۷ و ابن عبدالبر فی التمهید ۲۴/ ۳۲۷.

تو معلوم ہوا کہ اچھی تربیت سے جو اولاد پروان چڑھے گی اور نیک کام کرے گی تو اس کے والدین کو بھی اچھی تربیت کرنے کے بدلہ میں ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ ابی هُرَیرَة قال. قَالَ رَسُولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤمِنَ مِنْ عَمَلِه وحَسَنَاتِه بَعدَ مَوتِه عِلماً عَلَّمَه، و نَشَرَه، اَو وَلَدًا صَلِحًا تَرَکَه، او مُصحفا وَرَّثه، او مَسجدًا بَنَاه، او بیتًا لِابنِ سَبیلٍ بَنَاه،	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی وفات کے بعد جن اعمال صالحہ اور نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے وہ یہ ہیں! وہ علم جو اس نے سیکھا اور اس کو عام کیا یا اولاد صالح جو چھوڑ گیا یا میراث میں قرآن مجید

Marfat.com

اَو نَهرًا أكْرَاه' اَوْ صَدَقَةً اَخْرَاجَهَا مِنْ مَّالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ تَلْحَقُه' مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

(اخرجه ابن ماجه في السنن ٢٢ و ابن خزيمه في الصحيح ١٢١/٤ والاصبهاني في الترغيب و الترهيب ١٩٦/١)

چھوڑ گیا یا مسجد بنا گیا یا مسافر خانہ بنا گیا یا نہر جاری کر گیا یا صدقہ وخیرات جو اس نے اپنی زندگی اور حالت صحت میں کیا تو اس کو مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

دعا سے میت کو فائدہ پہنچنا قرآن واحادیث کی روشنی میں

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِينَ جَآءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَان (پ ۲۷ سورہ حشر آیت ۱۰)

اور وہ جو انکے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں

فَاَثْنَى اللّٰهُ سُبْحَانَه' عَلَيْهِمْ بِاسْتِغْفَارِهِمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ قَبْلِهِمْ. فَدَلَّ عَلٰى اِنْتِفَاعِهِمْ بِاسْتِغْفَارِ الْاَحْيَاءِ.

(کتاب الروح ۲۹۹)

یعنی اللہ سبحانہ نے پہلے مومنوں کے حق میں دعائیں مانگنے والوں کی تعریف کی پس معلوم ہوا کہ مردوں کو زندوں کی دعاؤں سے فائدہ پہنچتا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۴)

عَنْ ابی هُرَیْرَۃ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْ لَهُ الدُّعَاء.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو۔

(اخرجہ ابو داؤد فی السنن کتاب الجنائز ۲ ۴۵۶ وابن ماجہ فی السنن باب الجنائز ۱۰۹ و ابن حبان فی الصحیح ۲ ۳۱ برقم ۳۰۶۵ والبیہقی فی السنن الکبری ۴ : ۴۰ والفاسی فی کتاب الاحکام ۴ ۹ ۲۳۹ ۱۷۴۵

حدیث نمبر (۵)

عَنْ عُثْمَان بْن عَفَّان قَالَ. کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اذا فرغ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لاخِیْکُمْ و اسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهٗ الْاٰنَ یُسْئَال.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میت کے دفن سے جب فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو اس لیے کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے۔

(اخرجہ ابو داؤد فی السنن کتاب الجنائز ۲/۴۵۹ و حاکم فی المستدرک ۱/۳۷۰ و بغوی فی شرح السنۃ ۵/۴۱۸ وابن السنی فی عمل الیوم والیلۃ ۱۹۲ والمتقی الہندی فی کنز العمال ۱۵/۵۵۷ برقم ۴۲۱۶۰، ۱۵/۲۰۱ برقم ۴۲۳۸۸ و احمد فی الذھد ۱۶۰

Marfat.com

حدیث نمبر ۴ سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اسکی نماز جنازہ اور بعد میں تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ خلوص سے اس کی بخشش کے لیے دعا کریں کیونکہ انکی دعا اس کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے اسی لیے اسلام میں نماز جنازہ کو رکھا گیا کہ لوگ اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کریں۔

حدیث نمبر ۵ سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر پر دعا مانگنا بھی سنت ہے اور میت کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ مگر بعض لوگ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بھی بدعت کہتے ہیں اور یہ ہی لوگ ایصال ثواب کے بھی قائل نہیں ہیں حالانکہ اس حدیث سے دونوں چیزوں یعنی دعا بعد از نماز جنازہ اور ایصال ثواب یعنی زندوں سے مردوں کو فائدہ پہنچنا ثابت ہو رہا ہے۔

دعا میت کے لئے بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔

حدیث نمبر (٦)

عن ابی هريرة قال . قال رسول الله ﷺ ان الله ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب انى لى هذه فيقول باستغفار ولدك

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی جنت میں کسی نیک آدمی کے درجات بلند کرتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے اے میرے رب میرا درجہ کیسے بلند ہوا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے۔

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد ۳۰ برقم ۳٦ و ابن ماجه فی السنن کتاب الادب ۲٦۸ و احمد فی مسنده ۲/ ۵۰۹ برقم ۱۰٦۱۸ والطبرانی فی الاوسط ۵/ ۳۴۹ و فی کتاب الدعاء ۳/ ۱۳۸٦ برقم ۱۲۴۹ والبغوی فی شرح السنة ۵/ ۱۹۷

Marfat.com

برقم ۱۳۹۶ والبیھقی فی السنن الکبری ۷/۷۹ و بزار فی مسندہ ۴/۴۰ برقم ۳۱۴۱ والاصبھانی فی الترغیب والترھیب ۱/۲۷۸ برقم ۴۳۸)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خوش قسمت ایسی اولاد چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو جو اس کے بعد اس کے لئے استغفار کرے تو اس کو قبر میں بھی راحت نصیب ہوتی ہے اور جنت میں بھی اس کے درجات کو بلندی نصیب ہوتی ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نیک اولاد کی دعا سے نیک مسلمان کے درجات بلند ہوتے ہیں تو گنہگار کے گناہ بھی معاف کیے جاتے ہونگے اور اس کے عذاب میں بھی تخفیف کی جاتی ہوگی لہذا وہ لوگ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جن کے مرنے کے بعد ان کی اولاد یا کوئی عزیز مسلمان ان کے لیے دعا کرے کیونکہ مرنے کے بعد جب مسلمان کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کو قبر میں جس چیز کی خواہش ہوتی ہے وہ دعا ہے کہ مردہ انتظار کرتا ہے کہ کوئی میرے لیے استغفار کرے میرے لئے دعا مانگے جس سے مجھے نفع حاصل ہو جیسا کہ فرمان محبوب رب العالمین ﷺ ہے!

قبر میں میت دعا کی منتظر ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عَبْدُاللّٰہ بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنھما قال. قال رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاالْمَیِّتُ فِیْ القَبرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّث یَنتَظِرُ دَعْوۃ لحِقہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍ اَوْ اخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فاذا لحقتہٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت قبر میں اس حالت میں ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا آدمی۔ اسے انتظار ہوتا ہے کہ اسے کوئی دعا

Marfat.com

كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ

(اخرجه البيهقي في شعب الايمان ۶،۲۰۳ برقم ۷۹۰۵ والديلمي في فردوس الاخبار ۴، ۳۹۱ برقم ۶۶۶۴ و مشكوة ۲۰۶ و مظهري زير آيت و ان ليس للانسان و عزيزي زير آيت والقمر اذا اتسق)

پہنچے ماں یا باپ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے تو جب اس کو دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ دعا اسے دنیا و مافیہا سے محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے اور بے شک اہل قبور کے لئے زندوں کا ہدیہ ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد بھی مردہ جس چیز کا انتظار کرتا ہے وہ یہ کہ اس کی مغفرت طلب کی جائے اس کے لیے دعا کی جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دعا بعد از جنازہ و دفن ہے کیونکہ حدیث مبارکہ میں فی القبر کے لفظ ہیں یعنی قبر میں وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے جس طرح کوئی آدمی پانی میں ڈوبتا ہے اور اس کو ہر تنکے سے سہارے کی امید ہوتی ہے اس طرح وہ مردہ بھی قبر میں دعا کا منتظر ہوتا ہے کہ مجھے کسی عزیز کی طرف سے تحفہ مل جائے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دفن کے بعد تین دن وغیرہ تک مردے کے اہل خانہ جو پھوڑی پر بیٹھتے ہیں اور عزیز و اقارب آ کر تعزیت کرتے اور مرنے والے کے لیے دعا کرتے ہیں یہ بھی اس کو فائدہ دیتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دعا مردہ کو اس دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بھی عزیز ہوتی ہے اور اللہ

Marfat.com

تعالی بھی اس کو قبول فرما کر اپنی رحمت و فضل سے اتنا وسیع کرتا ہے کہ اس کا ثواب مردہ کو پہاڑوں کے برابر عطا فرماتا ہے۔

لہذا ہم کو بھی چاہیے کہ جب بھی نماز و غیرہ عبادات کریں تو اپنے عزیز و اقارب اور تمام مومنین کی مغفرت کے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے رہیں تاکہ ان کو فائدہ حاصل ہو کیونکہ مردہ اس طرح دعا کا محتاج ہوتا ہے جیسے زندہ کھانے پینے کا

زندوں کے کھانے پینے کی طرح مردہ دعا کا محتاج ہوتا ہے

حدیث نمبر (۸)

عَنْ سُفیَانُ بِنْ عَیینہ قَالَ. کَانَ یَقَالُ اَلاَمْوَاتُ اَحوَجُ اِلَی الدُّعَاءِ مِنَ اَلاَحْیاءِ اِلیَ الطَّعَامُ.

(اخرجه ابن رجب حنبلی فی اهوال القبور و احوال اهلها الی النشور ۱۳۲)

اور صاحب تفسیر مظہری ثناء اللہ پانی پتیؒ نے ابن ابی الدنیاء کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے

وابن ابی الدنیا از سفیان روایت کردہ کہ چنانچہ زندگان بسوی طعام و آب محتاج اند مردگان بسوی دعا ازین محتاج تر اند (تزکرۃ الموتی والقبور ۴۷)

یعنی ابن ابی الدنیاء نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے کہ جس طرح زندہ لوگ کھانے اور پینے کے محتاج ہیں مردے دعا کے اس سے زیادہ محتاج ہیں۔

تعزیت کے دنوں میں بیٹھنا (پھوڑی) کا ثبوت اور مردہ کے لئے استغفار

Marfat.com

حدیث نمبر (۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے کہ

قَالَ فَلَبِثُو ابذَالِکَ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلاثَۃٍ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھُمْ جُلُوْس'' فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ استَغْفِرُوْ الِمَاعِزِبْنِ مَالِکَ قَالَ فَقَالُو غَفَرَ اللّٰہُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکَ.

(اخرجہ مسلم فی الصحیح کتاب الحدود ۶۸/۲ والنسائی فی السنن الکبری ۲۷۶/۴ والطحاوی فی مشکل الآثار ۳۸۳/۱ برقم ۴۳۷

کہ ہم ماعز بن مالک کی تعزیت پر دو یا تین دن تک بیٹھے رہے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سلام فرمایا پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ ماعز بن مالک کے لیے بخشش کی دعا کرو۔ وہ کہتے ہیں پھر انہوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی بخشش فرما۔

صحابہ کا بعد از نماز جنازہ دعا کرنا

حدیث نمبر (۱۰) حضرت عبداللہ بن سلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں شمولیت سے رہ گئے تو جب وہاں پہنچے تو فرمایا!

اِنَّ سَبَقْتُمُوْ نِی بِاالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلاَ تَسْبِقُوْنِی بِا الدُّعَآءِ لَہ'

(مبسوط ۶۷/۲)

یعنی اگر تم نے اس پر مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو دعا میں مجھ سے پہل نہ کرو اور میرے ساتھ اس کے لئے دعا کرو۔

بحکم خدا نبی اکرم ﷺ کا اہل بقیع کے لیے دعا کرنا۔

حدیث نمبر (۱۱)

Marfat.com

عَنْ عَلْقَمَةَ بِنْ اَبِی عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ. قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَلَبِسَ ثِیَابَهٗ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ. فَاَمَرْتُ جَارِیَتِی بَرِیْدَةَ تَتْبَعُهٗ فَتَبِعَتْهٗ حَتّٰی جَآءَ الْبَقِیْعَ فَوَقَفَ فِی اَدْنَاهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقِفَ ثُمَّ اُنْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِیْدَةُ" فَاَخْبَرَتْنِی فَلَمْ اَذْکُرْ لَهٗ شَیْئًا حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّی بُعِثْتُ اِلٰی اَهْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ

(اخرجه المالک فی الموطا کتاب الجنائز باب جامع الجنائز و حاکم فی المستدرک ۱: ۴۸۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے کپڑے پہنے اور باہر تشریف لے گئے آپ فرماتی ہیں میں نے اپنی لونڈی بریدہ سے کہا کہ آپ ﷺ کے پیچھے جا تو وہ پیچھے گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع جا پہنچے پس اس کے قریب کھڑے رہے جتنی دیر خدا نے چاہا کھڑے رہے پھر واپس لوٹے تو بریدہ نے آپ سے پہلے آکر مجھے بتا دیا۔ میں نے آپ سے کوئی ذکر نہ کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ اہل بقیع کے لیے دعا کروں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ

فقال انَّ ربک یأمُرک انْ تاتِی اهلَ الْبقِیْع فتَسْتغْفِرُ لهُمْ.

(مسلم کتاب الجنائز ۱: ۳۱۴)

یعنی جبرئیل نے عرض کی بے شک آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے ہاں آکر ان کے لیے استغفار کریں

Marfat.com

اور مسند اسحاق بن راہویہ کی روایت میں ہے

اِنِّي اُمِرْتُ اَنْ اَدْعُوْلَهُمْ . یعنی مجھے حکم ملا کہ ان کے لیے دعا کروں

(مسند اسحاق بن راهویه ۲/۵۳۳ برقم ۵۷۲)

دعا سے صالحین کو یہ نفع پہنچتا ہے کہ ان کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور گناہگاروں کو یہ کہ ان کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں خصوصاً اولاد کی دعا سے والدین کو بہت نفع حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ

حدیث نمبر (۱۲)

عَنْ يحيى بن سعيد اَنَّ سَعِيْدِ بن الْمُسَيب. كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُرفع بِدُعَاءِ ولَدِهِ مِنْ بعدِهِ. وقال بِيَدَيْهِ نَحْوَ السَّمَآءِ فَرَفَعَهُمَا.

(اخرجه المالک فی الموطا کتاب القران باب العمل فی الدعاء و قرطبی فی تفسیره ۵/۷۴)

یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ بے شک سعید بن میتب کہتے تھے کہ بے شک مرنے کے بعد آدمی کا درجہ اس کی اولاد کی دعا سے بلند کر دیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا! بلا شبہ اولاد کی دعا والدین کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

اولاد کی دعا والدین کے لیے اجابت والی دعا ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۳)

عَنْ وَاثلة رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ ''الامام اربعة'' دعوتهم مستجابة'' الامام العادل و الرَّجلُ يدْعُوْ لاخيه بظهر

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ چار آدمیوں کی دعا مستجاب ہے۔ امام عادل اور وہ آدمی جو اپنے بھائی

Marfat.com

اُلغَیبِ وَ دَعوَۃُ المَظلُومِ وَ رَجُل" یَدعُوْ لِوَالِدَیہِ .

کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے اور مظلوم کی دعا اور وہ آدمی جو اپنے والدین کے لیے دعا کرے۔

(کنز العمال ۲/۹۷ برقم ۳۳۰۵

حدیث نمبر (۱۴)

عَنْ عَبدُاللّٰہِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُمَا قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ دَعوَتَانِ لَیسَ بَینَھُمَا وَ بَیْنَ اللّٰہِ حِجَاب" دَعْوَۃُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ لِاَخِیہِ بِظَھرِ الْغَیبِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ) کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے مظلوم کی دعا اور اس آدمی کی دعا جو اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے۔

طبرانی فی الکبیر ۱۱/۹۸ برقم ۱۱۲۳۲

کنز العمال ۲/۹۹ برقم ۳۳۱۷ و ۱۰۷

برقم ۳۳۲۶

حدیث نمبر ۱۳ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا چار قسم کے لوگوں کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ حدیث نمبر ۱۴ سے معلوم ہوا کہ مظلوم اور اس آدمی کی دعا جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کرے بغیر کسی پردے کے بارگاہ رب العالمین میں پہنچتی ہے اسی لیے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے بھائیوں کے لیے ان کی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

حکم نبوی ﷺ نجاشی کیلیے دعا کرو بعد از وفات

حدیث نمبر (۱۵)

Marfat.com

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِیُّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَسْتَغْفِرُوْ لَهُ

(احمد فی مسندہ ۲/ ۲۴۱ برقم ۷۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے مغفرت طلب کرو۔

وَ فِی رِوَایَۃ ! فِی اَلْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُو اللّٰهَ لِاَخِیْکُمْ.

(نسائی فی المجتبی ۲۷۲ و ابن حبان فی الصحیح ۶/ ۴۰)

یعنی جس روز نجاشی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو۔

صحابہ کا قبل از جنازہ دعا فرمانا

حدیث نمبر (۱۶)

عَنْ اَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنِ عَبَّاس یَقُوْلُ وُضِعَ عُمَر بن الْخطاب عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَتکَفَّنَه' النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَ یُثْنُوْنَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ وَ اَنَا فِیْهِمْ.

(مسلم فی الصحیح ۲/ ۲۷۴ واحمد فی مسندہ ۱ : ۱۱۳)

ابن ابی ملکیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب کو چار پائی پر رکھا گیا تو لوگ آپ کو کفن دے رہے تھے اور دعا کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے اور صلوۃ پڑھ رہے تھے قبل اس کے کہ ان کو اٹھایا جائے اور میں بھی ان میں تھا۔

Marfat.com

مومنین کی دعا کی وجہ سے گناہوں کا ختم ہونا۔

حدیث نمبر (۱۷)

عَنْ انس قالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ أُمَّتِي اُمَّةً مَرْحُوْمَةً تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوبِهَا وَ تَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لاَ ذُنُوبَهَا عَلَيْهَا تَمُحَّصَ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِين .

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت امت مرحومہ ہے کہ اپنی قبروں میں گناہوں کی ساتھ داخل ہو گی اور جب قبروں سے نکلے گی تو بے گناہ ہوگی مومنین کے دعاؤں کی وجہ سے (یعنی استغفار)

(اخرجه الطبراني في الاوسط ۲۹۰۲ والديلمي في فردوس الاخبار ۱/ ۴۹۸ برقم ۲۲۹ والسيوطي في شرح الصدور ۲۹۷ و صاحب مظهری فی تفسیرہ زیر آیت وان لیس للانسان.)

اس حدیث مبارکہ اور گذشتہ احادیث سے ثابت ہوا کہ مسلمان مردہ کو مسلمان زندوں کی دعا سے فائدہ پہنچتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ بھی مومنین کے لیے دعائیں مانگتے رہے اور صحابہ کرام بھی اپنے بھائیوں کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے

اور خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ نے حکم بھی فرمایا اور تمام امت مسلمہ آج تک اپنے عزیز و اقارب کے لیے دعائے مغفرت کرتی آرہی ہے جس سے میت کو نفع حاصل ہوتا ہے۔

جیسا کہ ابن قیم الجوزیہ نے لکھا ہے کہ

Marfat.com

وَ دُعَاءُ النَّبِیِّ ﷺ لِلاَمْوَاتِ فِعلاً وَ تَعْلِیماً و دُعَاءُ الصَّحابۃِ والتَّابِعِینَ وَالمُسلِمِینَ عَصراً بعدَ عَصرٍ اَکثَرُ مِنْ اَنْ یُذْکَرَ وَ اَشھَرُ مِنْ اَنْ یُنْکَرَ۔
(کتاب الروح ۳۰۲)

اور نبی اکرم ﷺ نے مردوں کے لیے خود بھی دعائیں مانگیں اور لوگوں کو بھی سکھائیں اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ہر زمانہ میں مسلمان مردوں کے لیے دعائیں مانگتے چلے آئے ہیں اور یہ اتنا زیادہ ہے کہ اس کو بیان نہیں کیا جا سکتا اور اتنا مشہور ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مردوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا حکم خدا اور حکم رسول ﷺ اور سنت انبیا سابقہ بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

فوت شدہ والدین کے لیے دعا کرنا واجب اور دعا کرنا مومنین کے لیے سنت نوح علیہ السلام بھی ہے۔

آیت!

رَبِّ اغْفِرْلِی وَ لِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
(پارہ ۲۹ سورہ نوح آیت ۲۸)

میرے رب بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور اسے بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوا اور بخش دے سب مومن مردوں اور عورتوں کو۔

اس آیت کے تحت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

رب اغفرلی! اے پروردگار میرے مجھ کو بخش دے جو کچھ تیری مرضی کے

Marfat.com

خلاف مجھ سے ہوا اور میرے حق میں وہ گناہ کا حکم رکھتا ہو۔ جیسے ترک اولی اور اجتہاد میں خطا اور چوک۔ **والوالدی!** اور بخش دے میرے ماں باپ کو اگرچہ وہ مر گئے تھے لیکن والدین کے مرنے کے بعد بھی اولاد پر واجب ہے کہ ان کی مغفرت کی دعا مانگے اور اپنے مقدور بھر ان کے واسطے صدقے بھی دیے جائیں اور حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کا نام ملک بن متوشلخ تھا اور آپ کی ماں کا نام شمخا تھا انوش کی بیٹی لیکن وہ انوش نہیں ہیں جو آپ کے آباؤاجداد میں ہیں بلکہ یہ دوسرے شخص ہیں

اور عطا نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے آباواجداد میں حضرت آدم تک کوئی کافر نہ تھا سب مسلمان موحد تھے اور آپ کی والدہ بھی مسلمان تھیں۔

ولمن دخل بیتی مومنا ! اور بخش دے اس کو جو داخل ہوا میری کشتی میں جو میرا چلتا گھر ہے لیکن وہ مسلمان ہو اس لیے کہ آپ کی کشتی میں ابلیس بھی تھا اور وہ بخشش کا مستحق نہ تھا اور مسلمانوں کی بخشش اس واسطے طلب کی کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی برائیوں اور گناہوں کی شامت سے کشتی ڈوب جائے تو بے گناہ بھی ڈوب جائیں اس لیے کہ دنیا کے عام عذابوں میں جو آزمائش اور جانچ کے لیے آتے ہیں ان میں کافر اور مسلمان کا فرق اور امتیاز نہیں ہوتا اس لیے کہ جو بلا کسی قوم پر آتی ہے تو اسمیں ان کے بچے اور دیوانے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں بلکہ جانوروں کی بھی خرابی ہوتی ہے۔ **وللمومنین والمومنات!** اور بخش دے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو قیامت تک جو ہوتے رہیں تاکہ ان کی اولاد کے گناہ جو آگے پیدا ہو کر کریں گے ان لوگوں میں انکے باپ ہیں تاثیر نہ کریں اور کشتی ڈوب نہ جائے (عزیزی)

والدین اور مومنین کے لیے دعا کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھی سنت ہے

Marfat.com

آیت ! رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَالِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

(پارہ ۱۳ سورہ ابراھیم آیت ۴۱)

اے ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

فرشتے بھی مومنین کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

آیت!

وَالْمَلٰئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ۔

اور فرشتے تسبیح کرتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور استغفار کرتے ہیں اہل زمین کے لیے۔

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۵)

قرآن مجید میں سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۵۱ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے اور سورہ یوسف میں (۹۲)۔۹۷۔۹۸ میں حضرت یوسف علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے اور سورہ مومن ۷۔۸ میں حاملین عرش کی اہل ایمان کے لئے دعاؤں کا ذکر ہے۔

قرآن واحادیث سے معلوم ہوا کہ دعا کرنا مومنین کے لیے حکم خدا' سنت انبیاء' سنت ملائکہ ہے اور جس کے لیے دعا کی جائے اسے فائدہ بھی پہنچتا ہے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

و معلوم" انّ هذا بامُور الدّين اَولٰی منه بامُور الدّنیا. فدخولُ المُسلِمِ مع جملة المُسلِمين في عقد الاسلام من اعظم الاسباب في وُصول نفع كُلِّ مَن المُسلمين الى صاحبه في حياته و بعد مماته ودعوة المُسلِمين تحيط من ورائهم. وقد اخبرا اللّٰه سُبحانهٗ وَ تعالى عن حملة العرش ومن حوله انّهم يستغفرون للمؤمنين و يدعون لهم. و اخبر عن دعاء رُسله وَ استغفارهم للمؤمنين كنوحٍ وَ ابراهيم و محمد ﷺ اجمعين.

فا العبد بايمانه قد تسبّب الى وُصول هذا الدّعاء اليه فكانّه من سعيه و يوضحه' انّ اللّٰه سُبحانهٗ جعل الايمان سببا لانتفاع صاحبه بدعاء اخوانه من المؤمنين وَ سعيهم فا ذا اتى به فقد سعى

اور یہ تو ظاہر ہے کہ دینی معاملات میں بہ نسبت دنیوی معاملات کے اجتماعی طاقت کی زیادہ ضرورت ہے تو اسلام کی لڑی میں منسلک ہونا باہمی انتفاع کا دنیوی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی سب سے بڑا سبب ہے اور مردوں کو ثواب پہنچنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

اور تحقیق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں اور ارد گرد کے فرشتوں کی طرف سے خبر دی ہے کہ وہ مومنین کے لیے استغفار کرتے ہیں اور خبر دی ہے کہ اس کے رسول جیسے نوحؑ ابراہیم اور محمد ﷺ بھی مومنین کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔

پس انسان اپنے ایمان کی وجہ سے ان کی نیک دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا سبب بن گیا اور یہ سب اس کے مساعی میں سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دعاؤں اور عملوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے

Marfat.com

فِي السَّبَبِ الَّذِي يُوْصِلُ اِلَيهِ.
وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذَالِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بن الْعَاص. اِنَّ اَبَاكَ
لَوْ كَانَ اَقَرَّ بِا التَّوْحِيدِ نفعه' ذَالِكَ
يَعنِي اَلْعِتقُ الَّذِيْ فُعِلَ عَنهُ بَعدَ مَوْتِهٖ.
فَلَوْ اَتٰى بِا اَلسَّبَبِ لَكَانَ قَدْ سَعٰى فِي
عَمَلٍ يُوصِلُ اِلَيهِ ثَوَابَ اَلْعِتقِ وَ هٰذِهٖ
طَرِيْقَةٌ" لَطِيْفَةٌ" حَسَنَةٌ" جِدًّا.
وَقَالَتْ طَائِفَةٌ" اُخْرٰى اَلْقُرآنُ لَمْ
يَنفِ اِنْتِفَاعَ الرَّجُلِ بِسَعِي غَيرِهٖ وَ
اِنَّمَا نَفٰى مِلْكَهٖ لِغَيرِ سَعْيِهٖ وَ بَيْنَ
اَلاَمْرَينِ مِنَ اَلْفَرقِ مَالاَ يَخفٰى.
فَاَخْبَرَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اِنَّهُ لاَ
يَمْلِكُ اِلاَّ سَعْيَهُ وَاَمَّا سَعْيُ غَيرِهٖ
فَهُوَ مُلْكٌ لِسَاعِيهٖ. فَاِنْ شَآءَ اَنْ
يَبْذُلَهُ لِغَيرِهٖ وَ اِنْ شَآءَ اَنْ يَبْقِيهٗ
لِنَفْسِهٖ وَهُوَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى لَمْ يَقُلْ
لاَ يَنْتَفِعُ اِلاَّ بِمَا سَعٰى وَكَانَ شَيْخُنَا
يَخْتَارُ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةَ وَ يُرَجِّحُهَا.

ایمان کو ارباب ایمان کے لیے سبب بنا دیا ہے۔ پس جب کوئی ایمان لے آیا تو اس نے وہ سبب کما لیا جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائیوں کے عملوں اور دعاؤں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور بے شک اس پر دلیل نبی اکرم ﷺ کا قول جو عمرو بن عاص سے فرمایا تھا کہ اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کر لیتا تو اسے تمہارے عمل کا نفع پہنچتا یعنی اس کے مرنے کے بعد تم نے اس کی طرف سے جو غلام آزاد کیے ہیں اسے اس نیکی کا ثواب مل جاتا اور یہ بہت ہی عمدہ اور اچھا طریقہ ہے۔ اور کہا یا یہ مطلب ہے کہ قرآن نے دوسروں کے عملوں سے فائدہ پہنچنے کی نفی نہیں کی بلکہ غیر کے عملوں سے ملکیت کی نفی کی ہے اور ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے وہ مخفی نہیں ہیں پس حق سبحانہ نے خبر دی کہ نہیں مالک وہ مگر اپنی مساعی کا اور جو سعی غیر کی ہے اس کا مالک غیر ہے پھر اگر وہ چاہیں تو دوسرے کو دے دیں اور نہ

Marfat.com

كتاب الروح ۳۱۹/۳۲۰

چاہیں تو اپنے لیے ہی محفوظ رکھیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی کوشش کے علاوہ فائدہ نہیں پہنچتا

ابن قیم کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) نے یہی معنی پسند فرمائے اور انہیں کو ترجیح دی ہے۔

مردوں کو صدقہ کا ثواب بھی پہنچتا اور نفع دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۸)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اُمِّیَ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَ تَصَدَّقُ عَنْهَا قال نعمْ تصدّق عنْها.

اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الوصایا ۱/۲۸۶ و مسلم ۲/۴۱ و ابن حبان فی الصحیح ۶/۱۴۶ برقم ۳۳۴۲ و بیهقی فی السنن الکبری ۶/۲۷۷

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اگر انہیں بولنے کا موقع ملتا تو صدقہ دیتی کیا میں ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کر سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے صدقہ کرو اور مسلم کی روایت میں !افلها اجر کیا اس کو اس کا ثواب پہنچے گا کے لفظ ہیں۔

Marfat.com

اجماع امت

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

وَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ جوازُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ وَ اسْتِحْبَابِھا وَ اَنَّ ثَوَابَھا یَصِلُہٗ وَ یَنْفَعُہٗ و یَنْفَعُ الْمُتَصَدِّقَ اَیْضًا و ھٰذا کُلُّہٗ اُجْمِعَ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ (مسلم مع نووی ۲ ۔ ۴۱)

اور اس حدیث میں میت کی طرف سے صدقہ جائز اور مستحب ہونے کا جواز موجود ہے اور صدقہ کا ثواب اور نفع میت اور صدقہ کرنے والے دونوں کو حاصل ہوتا ہے اور یہ ایسے امور ہیں کہ ان پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں

والَّذِیْ یُبْطِلُہٗ اِجْمَاعُ الْاُمَّۃِ علی اِنْتِفَاعِہٖ بِاَدَاءِ دَیْنِہٖ وما عَلَیْہِ مِنَ الْحُقُوْقِ و اِبْرَاءِ الْمُسْتَحِقِّ لِذِمَّتِہٖ والصَّدَقَۃِ والْحَجِّ عَنْہُ بالنَّصِّ الَّذِیْ لا سَبِیْلَ اِلٰی رَدِّہٖ و دَفْعِہٖ وکذالک الصَّوْم۔ (کتاب الروح ۳۲۱)

یعنی اور نص و اجماع سے ثابت ہے کہ اگر مردے کا قرض ادا کر دیا جائے یا اس کی طرف سے حقوق واجبہ ادا کر دیے جائیں اور صدقہ کر دیا جائے اور حج کر لیا جائے تو ان عملوں سے اسے فائدہ پہنچے گا اس نص و اجماع کو ہٹانے کی کوئی صورت ہی نہیں اور اسی طرح روزہ۔

ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن الدمشقی الشافعی لکھتے ہیں کہ

و اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ الْاِسْتِغْفَار وَالدُّعَاء والصَّدَقَۃ وَالْحَجّ وَالْعِتْق

یعنی اور اس پر اجماع ہے کہ استغفار اور دعا اور صدقہ اور حج اور غلام آزاد کرنا میت کو

Marfat.com

تَنۡفَعُ الۡمَیِّتَ وَ یَصِلُ اِلَیۡهِ ثَوَابُه‘ وَقِرَاءَ ةُ الۡقُرۡآن عِنۡدَ الۡقَبۡرِ مُسۡتَحَبَّة

نفع دیتا ہے اور اس کو اس کا ثواب ملتا ہے اور قبر پر تلاوت قرآن کرنا مستحب ہے۔

(رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ۷۴)

حدیث نمبر (۱۹)

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ النَّبِیَّ ﷺ اِنَّ اَبِیۡ مَاتَ وَتَرَکَ مَالاً وَلَمۡ یُوۡصِ فَهَلۡ یُکَفِّرُ عَنۡهُ اِنۡ اَتَصَدَّقۡ عَنۡهُ. قَالَ نَعَمۡ.

(اخرجه المسلم فی الصحیح باب وصول ثواب الصدقات الی المیت ۲، ۴۱ و بیهقی فی السنن الکبری ۶ ۲۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ بے شک میرا باپ فوت ہو گیا اور مال چھوڑ گیا اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی پس کیا اس کی طرف سے اگر صدقہ کر دیا جائے تو اس کا کفارہ بن جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اس سے میت کو نفع حاصل ہوتا ہے اور صحابہ کرام اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کیا کرتے تھے۔

ماں کی طرف سے پانی کا صدقہ

حدیث نمبر (۲۰)

عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ عُبَادَةَ اَنَّه‘ قَالَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعۡدٍ مَاتَتۡ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفۡضَلُ قَالَ الۡمَاءُ فَحَفَرَ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ام سعد (سعد کی ماں) کا

Marfat.com

بئرًا وَ قَالَ هٰذِهِ لِاُمِّ سَعْد .

انتقال ہو گیا پس ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا پانی۔ پس سعد نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے

(اخرجه ابو داوٗد فی السنن کتاب الزکوة ۱/۲۳۶ و احمد فی مسنده ۵/۲۸۵. ۶/۷ برقم ۲۲۸۳۶ و ۲۴۳۴۶ و بیهقی فی السنن الکبری ۴/۱۸۵ والنسائی فی السنن الکبری ۴/۱۱۲ برقم ۶۴۹۳ والطبرانی فی الکبیر ۶/۲۱ برقم ۵۲۸۳ و ابن عساکر فی تاریخ دمشق ۱/۲۴۸ و سعید بن منصور فی السنن ۱/۱۲۴ برقم ۴۱۹ و ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳/۶۱۵ و ابن ابی شیبة فی المصنف ۸/۲۳۲ و نسائی فی المجتبی کتاب الوصایا ۲/۱۳۳.

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا بھی درست ہے کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا! ھذہ لام سعد. اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز پر میت کا نام آ جانے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی کیونکہ ایک برگزیدہ صحابی نے اس کنویں کو اپنی ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک ام سعد ہی کے نام سے مشہور ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس پر حرام کا فتوی نہیں لگایا تھا۔ اگر غیر کا نام آ جانے سے کوئی چیز حرام ہو جاتی تو نبی اکرم ﷺ بھی اس کو حرام قرار دے دیتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ کی افضلیت وقت کی مناسبت سے ہوتی ہے وہاں پانی کا صدقہ افضل تھا اس لیے کہ وہاں گرمی سخت تھی اور پانی کی قلت تھی لوگوں کو پانی کی زیادہ ضرورت تھی۔

Marfat.com

ماں کی طرف سے باغ صدقہ کرنا۔

حدیث نمبر (۲۱)

عَن ابنِ عباس اَنَّ سعد بن عِبَادَة تُوفّيت اُمُّه، وَهُوَ غائب" فَاتي رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله ﷺ ان اُمي ماتتْ وَ انا غائِب" فهل ينفعُها انْ تصدَّقت عنْها قالَ نعمْ و قال انى اُشهدُك انَّ حائطى المخراف صدقة" عليها۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فوت ہوگئیں اور وہ موجود نہ تھے پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہوگئی اور میں موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پس انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الوصایا ۱ ۳۸۶ و ابو داود فی السنن کتاب الوصایا ۲ ۴۲ و ترمذی فی الجامع ابواب الزکوة ۱ ۸۵ و نسائی فی المجتبی کتاب الوصایا ۲ ۱۲۲ و احمد فی مسنده ۱ ۳۳۳ برقم ۳۰۸۰ والبیهقی فی السنن الکبری ۶ ۲۷۸ و فی شعب الایمان ۶ ۲۰۲ برقم ۷۹۱۰ و عبدالرزاق فی المصنف ۹ ۵۹

Marfat.com

برقم ۱۶۳۳۷ و ابو یعلی فی مسنده ۲۹۳/۴ والطبرانی فی الکبیر ۱۹۷/۱۱ برقم ۱۱۶۳۱ و فی الاوسط ۸ /۱۷۹ برقم ۸۲۰۹ و ابن سعد فی الطبقات الکبری ۲۱۵/۳)

جب حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہوئیں تو وہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دومۃ الجندل میں تھے اس میں صراحتاً آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان کو اس صدقہ کا ثواب پہنچے گا جس سے معلوم ہوا کہ صدقہ کرنا میت کی طرف سے جائز و مستحسن ہے اور صحابہ کرام حسب توفیق اپنے مرنے والوں کی طرف سے صدقہ کیا کرتے تھے۔

صدقہ نورانی طبق میں رکھ کر مرنے والے کو پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۲)

عَنْ انس رَضِیَ اللّٰه تعالی عنه قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ یقولُ مَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَّمُوتُ مِنْهُمْ وَ یتصدَّقُوْنَ عَنهُ اَهْلِهِ بعدَ موتِهِ اِلَّا اَهْدَا هَالَهُ جبرِیلَ علٰی طَبَقٍ مِنْ نُورٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیرِ القَبرِ فَیَقُوْلُ یَاصَاحِبَ القَبرِ العَمِیقِ هَذِهِ هدیَّة" اَهْدَاهَا اِلیکَ اَهْلُکَ فَاقبَلْهَا فَیُدْخِلُ عَلَیهِ فَیَفْرَحُ بِهَا فَیَسْتَبْشِرُ وَ یَحْزَنُ جِیرَانُهُ الَّذِیْنَ لاَ یُهدیٰ اِلَیْهِم شَیءٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس گھر میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اس کی طرف سے اس کے مرنے کے بعد کچھ صدقہ کریں تو جبریل امین اس کو نور کے طبق میں رکھ کر اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اسے قبول کر پس اس کی قبر میں وہ ہدیہ داخل کر دیا جاتا ہے تو وہ اس سے خوش

Marfat.com

ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس
کے وہ ہمسائے غمگین ہوتے ہیں جن کو کوئی
ہدیہ نہیں بھیجا جاتا۔

(اخرجه الطبراني في الاوسط ٦٥٠٤ برقم ٦٥٠٤ والسيوطي في شرح الصدور و صاحب تفسير مظهري في تفسيره زير آيت وان ليس للانسان الا ما سعى)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب انسان مرتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر والے اس کے ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ و خیرات کرتے ہیں تو ملائکہ کے سردار حضرت جبریل امین اس کو بہترین طریقہ سے ایک نورانی تھال میں رکھ کر اس کی قبر پر آ کر آواز دیتے ہیں جسکو وہ سنتا ہے اور وہ ہدیہ اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو وہ اس سے بہت خوش ہوتا ہے کہ میرے اہل خانہ جن کو میں دنیا میں چھوڑ کر اس عالم (یعنی عالم برزخ) میں آیا ہوں وہ اب بھی مجھے تحفے بھیجتے ہیں تا کہ مجھے نفع حاصل ہو۔ لیکن اس کے ساتھ والے جن کو کوئی ایصال ثواب کرنے والا نہیں ہوتا وہ قبر میں بھی غمگین ہوتے ہیں اور ان کی بھی یہی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہمارے پیچھے بھی ہمارے لیے صدقہ کرے تا کہ ہمیں بھی نفع حاصل ہو۔

والدین کی طرف سے قربانی یا صدقہ کرنے والے کو بھی پورا ثواب ملے گا۔

حدیث نمبر (۲۳)

Marfat.com

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ. مَنْ ضَحَّى عَنْ وَالِدَيْهِ اَوْ عَنْ اَبَوَيْهِ مَيِّتَيْنِ فَلَه' اَجْرُه' كَامِلاً وَ اَجْرُ الْمَيِّتِ وَ يُقَالُ لِرُوْحِهٖ اَنَّ فُلَانًا ضَحّٰى عَنْكَ اَوْ تَصَدَّقَ عَنْكَ. (اخرجه موفق الدين فی مرشد الزوار الی قبور الابرار ۱/۱۱۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے فوت شدہ والدین یا ماں باپ کی طرف سے قربانی کی اس کو اس کا پورا اجر ملے گا اور میت کو بھی اور اس کی روح کو کہا جائے گا کہ بے شک فلاں نے تیری طرف سے قربانی یا صدقہ کیا

جو صدقہ کرنا چاہے اسے چاہیے کہ والدین کی طرف سے کرے۔

حدیث نمبر (۲۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلٰی اَحَدِكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا اَنْ يَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَيْهِ اِذَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَيَكُوْنُ لِوَالِدَيْهِ اَجْرُهَا وَلَه' مِثْلُ اُجُوْرِهِمَا بَعْدَ اَنْ لَا يُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمَا شَيْءٌ''.

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے لیے صدقہ و خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرے اگر وہ مسلمان ہوں تو اس صدقہ کا ثواب اس کے ماں باپ کو بھی ملے گا اور ان دونوں جتنا ثواب اس کو بھی ملے گا اور ان دونوں کے ثواب میں کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط ۷/۱۳۱ برقم ۷۹۵۰ و ۸/۱۳ برقم ۷۷۲۶ والمتقی

Marfat.com

الهندی فی کنز العمال ۶/ ۴۲۸ برقم ۴۹۳ ۱۷ والدیلمی فی فردوس الاخبار ۳۹۶/۴ والسیوطی فی الجامع الصغیر ۲/ ۱۴۵)

اس حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کے متعلق حکم فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان صدقہ کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اگر اس کے والدین مسلمان ہوں تو ان کی طرف سے کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس صدقہ کا ثواب اس کے ماں باپ کو اس طرح عطا کیا جائے گا کہ دونوں کو پورا پورا اور اس صدقہ کرنے والے کو ان دونوں کی مثل یعنی دوگنا عطا کیا جائے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی لیکن مردہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے کیونکہ ایصال ثواب صرف مسلمان کو پہنچتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

ایصال ثواب صرف اہل ایمان کے لیے ہے۔

حدیث نمبر (۲۵)

اِنَّ العاص بن وائل نذر فی الجاھلیۃ اَنْ یَنحر منہ' بدنۃ و اِنَّ ھشام بن العاص نحر حصتہٗ خمسین بدنۃً وَ اِنَّ عمر سأل النبیَّ ﷺ عن ذالک. فقال اَمّا ابوک فلو کان اقرّبا التّوحید. فصُمت وَ تصدَّقت عنہ' نفعہٗ ذالک.

بے شک عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹوں کی قربانی کی منت مانی تھی اور بے شک اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے ۵۰ اونٹوں کی قربانی کر دی تھی عمرو نے اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کر لیتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور صدقہ کرتے تو اسے ان سے نفع حاصل ہوتا۔

Marfat.com

(اخرجه احمد فی مسنده ۲، ۱۸۲ بـ ... ۱۸۳ والمتقی الهندی فی کنز العمال ۲، ۵۰۴ برقم ۱۶۴۹۰)

حدیث نمبر (۲۶)

عَنْ عمرو بن شعیب عَنْ ابیه عَنْ جَدِّهِ اَنَّ الْعَاص بن وائل اوْصی ان یُعْتَق عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فاعتق ابْنه' هَشَّام'' خمْسِین رَقبةً فَاِذا اراد ابْنه' عمرو انْ یُعتِقَ عنهُ الْخمْسِینَ الْبَاقِیَة فقال حتّٰی اسْئل رَسُوْل اللّٰه ﷺ فاتی النبیَّ ﷺ فقال یا رسول اللّٰه اِنَّ ابی اوْصٰی ان یُعتِقَ عنهُ مائَةَ رقبَةٍ وَ اِنَّ هشَامًا اعتقَ عنهُ خمْسِینَ وَ بَقِیَتْ علَیهِ خمْسُون رقبةٍ افاُعتِقُ عَنْهُ قال رسُول اللّٰهِ ﷺ انهُ لوْ کانَ مُسْلِمًا فَاَعْتقتُمْ عنهُ اوْ تصدّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجتُمْ عنهُ بَلَغَه' ذالِکَ ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کردیے جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیے پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تو وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیے اور میرے ذمے پچاس باقی ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام آزاد کردوں تو رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس
کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ
دیتے یا حج کرتے تو اس کو ان اعمال کا
ثواب پہنچتا۔

(اخرجه ابو داود فی السنن ۲ ۴۳ والبیهقی فی السنن الکبری ۶/ ۲۷۹ و ابن قدامه فی المغنی ۳ ۵۲۱ و عبدالرزاق فی المصنف ۹ :۶۱ ,۶۲)

اس حدیث اور گذشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی طرف سے اگر صدقہ وخیرات اور غلام آزاد کیے جائیں تو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور ثواب ملتا ہے۔ اور اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایصال ثواب کا نفع اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو حالت ایمان میں فوت ہوا ہو اور جو کفر پر مرا ہو اس کو قطعاً کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

جس کے لیے صدقہ کیا جائے اس کی قبر میں آگ بجھادی جاتی ہے۔ اگر بد قسمتی سے وہ گناہ گار ہو۔

حدیث (۲۷)

عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفی ء عن اهلها حر القبور. (اخرجه الطبرانی فی الکبیر ۱۸ ۲۸۶ برقم ۷۸۷ ـ ۷۸۸ وابن عدی فی الکامل ۲ ۶۲۹ وشرح الصدور ۳۹۷)

بے شک صدقہ قبر والوں سے قبور کی آتش (گرمی) بجھادیتا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ جو متوفی کے لواحقین اس کی طرف سے دیں گے اس صدقہ کے سبب سے متوفی کو قبر میں پڑے فائدہ ہوتا ہے اور غیر کا فعل بھی عذاب سے چھٹکارے کا سبب بن جاتا ہے

مردے کو روزوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۸)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَ عَلَیْهِ صِیَامُ صَامَ عَنْه' وَلِیُّه'

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔

(اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الصوم ۱/۲۶۲ و مسلم فی الصحیح کتاب الصوم ۱/۳۶۲ و ابو داود فی السنن کتاب الصیام ۱/۳۲۶ والبیھقی فی السنن الکبری ۶/۲۷۹ و ابن حبان فی الصحیح ۲/۳۳۲ برقم ۳۵۲۱ وابن عبدالبر فی التمھید ۲۰/۲۷)

حدیث نمبر (۲۹)

عَن ابن عبّاس قَالَ جآءَ رَجُل'' اِلَی النبیّ ﷺ فَقَالَ یا رَسُولَ اللّٰہ ﷺ اِنَّ اُمِّی مَاتتُ وَ عَلیھا صَوم شھرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول

Marfat.com

افاقضیة عنها. قال نعم فدین اللّٰہ احق ان یقضی.
(اخرجه المسلم فی الصحیح ۱۲۰۱ ۳۶۲ و بخاری فی الصحیح کتاب الصوم ۱ ۲۶۲)

اللہ ﷺ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ کا فرض بطریق اولیٰ ادا کرنا چاہیے۔

ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

واما القراءۃ والصدقۃ و غیر ھما من اعمال البر فلا نزاع بین علماء السنۃ والجماعۃ فی وصول ثواب العبادات المالیۃ کالصدقۃ والعتق کما یصل الیہ ایضا الدعاء والاستغفار والصلوۃ علیہ صلوۃ الجنازۃ والدعاء عند قبرہ و تنازعوا فی وصول الاعمال البدنیۃ کالصوم والصلوۃ والقرأت والصواب ان الجمیع یصل الیہ فقد ثبت فی الصحیحین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من مات و علیہ صیام" صام عنہ ولیہ" و ثبت ایضا انہ امر امراۃ ماتت

قرآن خوانی اور صدقہ وغیرہما اعمال صالحہ میں سے (اہل قبور کو) مالی عبادات کا ثواب پہنچنے میں علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے جیسے صدقہ اور عتق (غلام آزاد کرنا) جس طرح کہ دعا و استغفار (کا ثواب) بھی فوت شدہ کو پہنچتا ہے اور اس نماز یعنی نماز جنازہ کا (ثواب بھی) اور قبر کے نزدیک دعا کرنے کا ثواب بھی (میت کو پہنچتا ہے) اور اختلاف کیا ہے علماء نے اعمال بدنیہ کے پہنچنے میں جیسے روزہ، نماز اور قرآن خوانی۔ اور حق یہ ہے کہ سب اعمال (کا ثواب مالی ہو یا بدنی) میت کو پہنچتا ہے بخاری و مسلم میں حضور ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے

Marfat.com

اُمُّهَا وَ عَلَيْهَا صَوْم'' اَنْ تَصُوْمَ عَنْ
اُمِّهَا وَ فِي الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِي صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ لَوْ اَنَّ اَبَاكَ اَسْلَمَ فَتَصَدَّقْتَ
عَنْهُ اَوْ صُمْتَ اَوْ اَعْتَقْتَ عَنْهُ نَفَعَه'
ذَالِكَ وَ هٰذَا مَذْهَبُ اَحْمَدُو اَبِي
حَنِيفَةَ وَ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ
وَالشَّافِعِي وَ اَمَّا اِحْتِجَاجُ بَعْضِهِمْ
بِقَوْلِهِ تعالىٰ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنسان اِلَّا مَا
سعىٰ '' فَيُقَالُ له' قَدْ ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ
الْمُتَوَاتِرَةِ وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ اَنَّه' يُصَلّٰى
عَلَيْهِ وَ يُدْعٰى لَه' وَيَسْتَغْفِرُ لَه' وَ هٰذَا
مِنْ سَعْيِ غَيْرِهِ وَ كَذَالِكَ قَدْ ثَبَتَ
مَا سَلَفَ مِنْ اَنَّه' يَنْتَفِعُ بِالصَّدَقَةِ عَنْه'
وَ الْعِتْقِ وَ هُوَ مِنْ سَعْيِ غَيْرِهِ وَ مَا
كَانَ مِنْ جَوَابِهِمْ فِي مَوَارِدِ
الْاِجْمَاعِ فَهُوَ جَوَابُ الْبَاقِيْنَ فِي
مَوَاقِعِ النِّزَاعِ وَلِلنَّاسِ فِي ذَالِكَ
اَجْوِبَةٌ مُتَعَدِّدَةٌ ''لٰكِنَّ الْجَوَاب

فرمایا۔ جو شخص فوت ہوا اور اس کے ذمے
روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی
روزے رکھے اور یہ بھی آپ ﷺ سے
ثابت ہے کہ ایک عورت جس کی ماں فوت
ہوگئی تھی اور اس پر روزہ تھا، آپ ﷺ نے
اسے حکم دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے
روزہ رکھے اور مسند میں آپ ﷺ سے
روایت ہے کہ آپ نے حضرت عمرو بن
عاص کو فرمایا کہ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا اور
تو اس کی طرف سے صدقہ کرتا یا روزہ رکھتا
یا اس کی طرف سے غلام آزاد کرتا تو اسے
ان اعمال سے نفع ہوتا اور یہ مذہب امام احمد
اور امام ابو حنیفہ کا اور امام مالک اور امام
شافعی کے اصحاب کے ایک گروہ کا ہے
(اور آیت قرآنی و ان لیس لانسان الا ما
سعی سے جو بعض نے دلیل پکڑی ہے عدم و
صول ثواب پر تو جواباً ان سے کہا جائے گا
کہ تحقیق یہ بات سنت متواترہ اور اجماع
امت سے ثابت ہے کہ میت پر نماز جنازہ

Marfat.com

المُحقَّق فی ذَالکَ اِنَ اللّٰہ تعالیٰ لَمْ یقل اِنَ الانسان لاینتفعُ اِلّا بسعْیِ نفسہ و انما قال (لیس للانسان اِلّا ما سعی) فھو لا یملکُ اِلّا سعیَہٗ ولا یستحقُّ غیر ذالک و امّا سعْیُ غیرہ فھو لہ' کما انَ الانسان لا یملکُ اِلّا مالَ نفسِہٖ و نفعَ نفسِہٖ فمالُ غیرِہٖ و نفعُ غیرِہٖ ھُوَ کذالِکَ للغیر لکنّ اذا تبرَّع لہُ الغیرُ بذالک جاز و ھکذا ھذا اذا تبرَّع لہ الغیرُ بسعْیِہ نفعہُ اللّٰہ بذالکَ کما ینفعہ' بدُعائہ

(فتاوی ابن تیمیہ جلد ۲۴، ص: ۳۲۲ ـ ۳۱۶)

پڑھی جاتی ہے اس کیلئے دعا کی جاتی ہے اور اس کیلئے مغفرت طلب کی جاتی ہے اور یہ سب کچھ اس کے غیر کی سعی ہے اور گذشتہ حوالہ جات سے بھی یہ ثابت ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ اور غلام آزاد کرنے کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ اور یہ اس کے غیر کی سعی ہے اب جو جواب نزاع کرنیوالے علماء کا ہوگا ان اجماعی واتفاقی موارد میں وہی جواب دے باقی (یعنی قرآن خوانی، نماز و روزہ والے) نزاعی مواقع پر۔ اور لوگوں کے یہاں متعدد جواب ہیں۔ لیکن تحقیقی جواب ہے اس پر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی نماز سے اور ان کی دعا سے جو قبر کے پاس اس کے لئے کریں۔

ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں کہ

و قَدْ نبَّہَ النَّبیّ ﷺ بوصُولِ ثواب الصَّوْم الّذی ھُو مُجرَّدُ' ترک و نیَّۃُ تقوم با القلب لایطَّلِعُ علیہ اِلّا اللّٰہ ولیس بعملِ الجوارحِ و علیٰ

اور تحقیق نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ مردے کو روزے کا بھی ثواب ملتا ہے حالانکہ روزہ محض ترک ہے (کھانا پینا اور جماع وغیرہ) اور نیت ہے جس کا تعلق دل سے ہے جس

Marfat.com

ذالک وُصُولُ ثوابِ القِراءَ ةِ الَّتِیْ
ھِیَ عَمَلٌ" با لِلّسَان تَسْمَعُه' الْاُذُنُ
وَتَراهُ الْعَیْنُ بِطرِیْقِ اَلْا وْلٰی .
وَ یُوضِحُه' اَنَّ الصَّومَ نِیَّة" مُحضَة"
وَ کَفُّ النَّفسِ عَنِ الْمُفطِرَاتِ وَقَدْ
اَوْ صَلَ اللّٰہُ ثَوَابَه' اِلَی الْمَیّتِ
فَکَیْف بِالْقِراَۃِ الَّتِیْ ھِیَ عَمَلٌ" و
نِیَّة" بَلْ لا تَفْتَقِرُ اِلَی النِّیَّةِ فوُ صُوْلُ
ثَوابِ الصَّوْمِ اِلَی الْمَیّتِ فِیْهِ تَنْبِیْهُ'
عَلٰی وُصُوْلِ سَا ئرِ الْاَعْمَالِ .
وَالْعِبَاداتُ قِسْمَانِ. مَالِیَة" وَ
بَدْنِیَة". وَ قَدْ نَبَّهَ الشَّارِعُ علیه
السلام بِوُصُوْلِ ثَوابُ الصَّدقَةِ عَلٰی
وُصُوْلِ ثَواب سَائرِ الْعِبَادات
الْمَالِیَة و نَبّه بِوُصُوْلِ ثوابُ الصَّومِ
وَصُوْلُ ثَواب سَائِرِ الْعِبَاداتِ
الْبَدْنِیَّةِ. و اَخْبَرَ بِوُصُوْلِ ثَوابِ
الْحَجِّ الْمُرکَّبِ مِن الْمَالِیَة والْبَدْنِیَّةِ
فَالاَنواعُ الثَّلا ثَةِ ثابِتة" بِالنَّصِّ

کی اطلاع اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں
اوراعضاء کا عمل نہیں ہے اس سے اس بات
کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ قرات کا بھی
ثواب بطریق اولی میت کو پہنچتا ہے جو کہ
زبان کا عمل ہے جسے کان سنتے اور آنکھیں
دیکھتی ہیں یعنی روزہ محض نیت ہے اور
کھانے پینے اورصحبت سے بچنا ہے جب
اللہ تعالیٰ نے مردے کو روزے کا ثواب پہنچا
دیا تو قرات کا جو عمل اور نیت دونوں ہے
بلکہ اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی
بدرجہ اولی پہنچا دے گا گویا کہ روزے کے
ثواب پہنچنے میں اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ تمام اعمال کا ثواب پہنچتا ہے۔اور
عبادت کی دو قسمیں ہیں۔ مالی۔ بدنی۔ اور
بیشک شارع علیہ السلام نے صدقہ کا ثواب
بتا کر اشارہ کیا کہ تمام مالی عبادتوں کا ثواب
پہنچتا ہے اور روزے کے ثواب سے اس
بات کی طرف اشارہ کیا کہ تمام بدنی
عبادتوں کا ثواب مردہ کو پہنچتا ہے اور حج کا

Marfat.com

وُالاِعْتِبارِ.

(کتاب الروح ۳۰۷، ۳۰۸)

ثواب بتا کر اشارہ کیا کہ تمام بدنی و مالی عبادتوں کا ثواب بھی پہنچتا ہے پس تینوں اقسام بدنی۔ مالی اور ملی جلی کا ثواب نص اور قیاس سے ثابت ہو گیا۔

روزوں کا کفارہ میت کی طرف سے

حدیث نمبر (۳۰)

عن بن عمر عن النبیﷺ قال منْ مَات و علیہ صِیامُ شہرٍ فلْیُطعمْ عنْہُ مکان کُلِّ یومٍ مسکِینا.

(اخرجه الترمذی فی الجامع ابواب الصوم ۱/۱۵۲، و ابن ماجه فی السنن ۱۲۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان شریف کے روزے ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

حدیث نمبر (۳۱)

عن ابن عباس قال اِذا مرض الرَّجُلُ فِی رمضان ثُمّ مات ولمْ یصُمْ اُطعِمَ عنْہُ ولمْ یکُنْ علیہ قضآءٌ و انْ نذر قضی عنہ ولیُّہ.

(اخرجه ابو داود فی السنن کتاب الصیام ۱/۳۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی رمضان میں بیمار ہو جائے پھر تندرست نہ ہو بلکہ مر جائے تو اس کی جانب سے کھانا کھلایا جائے اور اس پر قضا نہیں ہے اور اس نے نذر مانی ہو تو اس کا ولی اس کی نذر کو پورا کرے۔

Marfat.com

میت کی نذر پوری کرنا

حدیث نمبر (۳۶)

عن ابن عباس اِنّ امْرَاۃً جآءَ تْ اِلَی النَّبِیَّ ﷺ فَقالَتْ اِنَّ اُمّیْ مَاتَتْ وَ علیها صوم'' مِنْ نذْرٍ فقال لها النبیَّ ﷺ اَکُنْتِ قاضِیَۃً عَنْ اُمِّکَ دیْنًا لَوْ کَانَ عَلَیْھَا. قَالَتْ نَعمْ قَالَ فَصُوْمیْ عَنْ اُمِّکَ.

(اخرجه ابن حبان فی الصحیح / ۲۸۹ برقم ۴۳۸۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور اس پر نذر کے روزے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو وہ ادا کرتی اس عورت نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھ۔

حدیث نمبر (۳۳)

عن ابن عباس قال رکبتِ امْراۃٌ الْبحْرَ فنذرتْ انْ تصُوْم شھْرًا فَمَاتَتْ قبْلَ انْ تصُوْم فاتتْ اُخْتُھا النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذالِکَ لَہٗ فامرھا اَنْ تصُوْم عنْھا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دریا میں کشتی پر سوار ہوئی تو اس نے نذر مانی کہ ایک ماہ کے روزے رکھوں گی تو وہ روزے رکھنے سے پہلے فوت ہوگئی تو اس کی بہن نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اس کے متعلق تو آپ ﷺ نے اس کی

Marfat.com

طرف سے اسے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (اخرجه النسائی فی المجتبی کتاب الایمان والنذر ۲/۱۴۶ و احمد فی مسنده ۲/۲۱۶)

میت کی طرف سے روزہ اور حج

حدیث نمبر (۳۴)

عن بریدة قال بینا انا جالس" عند رسول الله ﷺ فاتته امراة فقال انی تصدقت علی امی بجاریة و انها ماتت قال فقال وجب اجرک وردها علیک المیراث قالت یا رسول الله ﷺ انه کان علیها صوم شهرا فاصوم عنها قال صومی عنها قالت انها لم تحج قط افاحج عنها قال حجی عنها.

(اخرجه المسلم فی الصحیح کتاب الصوم ۱/۳۶۲ و احمد فی مسنده ۵/۳۵۹ و ابو داود فی السنن کتاب الوصایا ۲/۴۱ و الترمذی کتاب الزکوة ۱/۱۸۶ و البیهقی فی السنن الکبری ۴/۱۵۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ میں دی اور وہ یعنی میری ماں مرگئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ثواب مل گیا اور میراث میں لونڈی پھر تیری طرف لوٹ آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے روزے رکھو۔ اس نے پھر عرض کیا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا میں اس کی طرف سے حج کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے حج بھی کرلو۔

Marfat.com

میت کی طرف سے روزے رکھنے کے متعلق اقوال

نمبر (۱)

قال عبداللّٰہ بن عبّاس یُصَامُ عَنْهُ فیْ النَّذر. وَ یُطْعِمُ عَنْهُ فِیْ قَضَاء رمضان و هذا مذهبُ الامام احمد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نذر کے روزے رکھے جائیں اور رمضان کے روزوں کا کفارہ دیا جائے اور یہ ہی مذہب امام احمد کا ہے۔

نمبر (۲)

قال ابو ثور. یُصَامُ عَنْهُ النَّذْرُ والْفرض. وکذالک قال داود بن علی و اصحابه یُصَامُ عَنْهُ نذرًا کَان اوْ فرضا.

حضرت ابوثور نے کہا کہ دونوں قسم کے روزے رکھے جائیں گے اور اسی طرح داود بن علی اور ان کے اصحاب نے بھی کہا کہ میت کی طرف سے نذر اور فرض دونوں روزے رکھے جائیں۔

نمبر (۳)

قال الاوزاعی. یجْعلُ ولیُه' مکانَ الصَّوْم صدقة فاِن لَمْ یجِدْ صام عَنْهُ و هذا قول سفیان الثوری فی احدی الروایتین عنه.

حضرت اوزاعی نے کہا کہ اس کا وارث روزے کی جگہ صدقہ کرے گا پھر اگر وہ صدقہ نہ کر سکے تو اس کی طرف سے روزے رکھے گا اور یہی قول سفیان ثوری کا دو روائتوں میں سے ایک میں ہے۔

Marfat.com

نمبر (۴)

قال ابو عبيد القاسم بن سلام. يُصَامُ عَنْهُ النَّذرُ. وَ يُطْعِمُ عَنْهُ فِي الْفَرَضِ.

حضرت ابو عبید قاسم بن سلام نے کہا کہ نذر کے روزے رکھے جائیں اور فرض میں اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔

نمبر (۵)

قال الحسن. اِذَا كَانَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَصَامُ عنهُ ثلاثون رجلاً يوماً و احد جاز.

حضرت حسن بصری نے کہا کہ مرنے والے پر اگر ایک مہینے کے روزے ہوں اور اس کی طرف سے ایک ہی دن تیس آدمی روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔ (کتاب الروح)

مردوں کو حج کا ثواب بھی ملتا ہے اور والدین کی طرف سے حج کرنے والا قیامت کو نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔

حدیث نمبر (۳۵)

عن ابن عباس. منْ حَجَّ عَنْ ابوَيهِ اَوْ قَضٰى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بعثَ يَوْمَ الْقِيامَةِ مَعَ الْاَ برار.

(اخرجه الديلمي في فردوس الاخبار ۴، ۲۷ برقم ۵۱۷۰ والدار قطني ۲، ۲۶۰ والطبراني في الاوسط ۸، ۴۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے قرض ادا کرے گا تو قیامت کو نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔

میت کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے بری لکھا جائے گا۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۳۶)

عن ابن عباس من حجّ عن میّتٍ کُتب لِلمیّتِ حجّۃ و کُتب لِلحاجِ بَرآۃ" مِن النّارِ.

(اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار ۷۲/۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوکوئی میت کی طرف سے حج کرے گا تو میت کے لیے لکھا جائے گا اور حج کرنے والے کے لیے دوزخ سے برات لکھی جائے گی۔

جوکوئی والدین کے لیے حج کرے گا تو قبول کیا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۷)

عن زید بن ارقم قال قالَ النّبیّ ﷺ اذا حجّ الرَّجلُ عنْ والِدیہِ تقبّل مِنہُ و مِنھُما واستبشرتُ ارْواحھُما و کُتبَ عِندَاللہ برًّا.

(اخرجه الدارقطنی فی السنن کتاب الحج ۲۶۰/۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشار فرمایا کہ جب کوئی اپنے والدین کے لیے حج کرے گا تو اس کی طرف اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور اس کے والدین کی ارواح کو بشارت دی جائے گی اور ان کو اللہ کے نزدیک نیک لکھا جائے گا۔

حدیث نمبر (۳۸)

عن ابی ھریرۃ. منْ حجَّ عنْ میّتٍ فلِلّذِی حجّ مِثلُ اجْرِہ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

جو کوئی میت کی طرف سے حج کرے گا تو
اس کو اس کی مثل ثواب ملے گا۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط ۶/ ۱۲۸ برقم ۵۸۱۸ و هیثمی فی مجمع الذوائد ۳/ ۲۸۲ و بغدادی فی تاریخ بغداد ۱۱/ ۳۵۲.

حدیث نمبر (۳۹)

عن ابن عمر رضی الله تعالی عنه. من حجّ عن والدیه عدو فاتهما کتب الله له عتقا من النار و کان للمحجوج عنهما اجر" حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شی ء". اخرجه البیهقی فی شعب الایمان ۶/ ۲۰۵ و الاصبهانی فی الترغیب والترهیب ۱/ ۲۷۹ والمتقی الهندی فی کنز العمال ۵/ ۱۲۳، ۱۲۵

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے گا اللہ تعالی اس کے لیے آگ سے آزادی لکھ دے گا اور ان دونوں کو کامل حج کا ثواب عطا کیا جائے گا بغیر اس کے کہ ان دونوں کے اجروں میں کمی کی جائے۔

جس نے حج نہ کیا ہو اس کی طرف سے حج کرنا بعد وفات۔

حدیث نمبر (۴۰)

عن ابن عباس قال امرت امراة" سنان بن سلمة الجهنی ان یسئال رسول الله ﷺ ان امها ماتت ولم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سنان بن سلمی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض

Marfat.com

تَحجَ اَفیُجزِیءُ عَنْ اُمِھا اَنْ تَحُجَ عَنھَا قَالَ نَعَمْ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِھَا دَیْن'' فَقضَیْتَہُ عَنھَا لَمْ یَکُنْ یُجزِیءُ عَنھَا فلْتَحُجَّ عَنْ اُمِھَا.

(اخرجه النسائی فی المجتبی کتاب الحج ۳/۲)

کرنا کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو اسکے لیے کافی ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر اسکی والدہ پر قرض ہوتا تو وہ اسکو ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہ ہوتا پس اس کو اپنی ماں کی طرف سے حج کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر (۴۱)

عن ابن عباس اَنّ امْرَاۃً سَالَتِ النَّبی عَنْ اَبِیھَا مَاتَ وَلَمْ یَحُجّ قَالَ حُجّی عَنْ اَبِیکَ.

(اخرجه النسائی فی المجتبی کتاب الحج ۳/۲ و احمد فی مسنده ۱/۲۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے حج نہیں کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔

حدیث نمبر (۴۲)

عن انس قال جاء رجل'' الی النَّبیَ ﷺ قَالَ اِنَّ اَبِی مَاتَ وَلَمْ یَحُجّ حُجَّۃَ الْاَسْلَام فَقَالَ اَرأیت لَوْ کَان عَلٰی اَبِیکَ دَیْن'' کُنْتَ تَقْضِیْہِ عَنْہُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے حج جو کہ فریضہ اسلام

Marfat.com

قَالَ نعَمْ قَالَ فَاِنَّہ' دَیْن'' عَلَیْہِ فَاقْضِہٖ.
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ۱/۲۵۷ برقم ۷۴۸ وصاحب تفسیر مظھری زیر آیت وان لیس للانسان)

ہے نہیں کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بتاو اگر تیرے باپ پر قرضہ ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہاں ادا کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی اس پر قرض ہے اسکو بھی ادا کرو۔

میت کی طرف سے حج کی نذر پوری کرنا۔

حدیث نمبر (۴۳)

عن ابن عباس انّ امْرأۃً جاءتْ اِلَی النّبیّ ﷺ فقالتْ اِنَّ اُمّیْ نذرتْ اَنْ تحُجَّ فماتتْ قبل انْ تحجّ افاحُجُّ عنْھا قال نعمْ حُجّیْ عنْھا اراَیْتِ لوْ کانَ اُمّکِ دَیْن'' اَکُنْتِ قاضیتہ' قالتْ نعمْ فقالَ فاقْضُوا الّذیْ لہ' فانَّ اللہ احقُّ بالْوفاء .
(اخرجہ البخاری فی الصحیح ۱ ۲۵۰ و نسائی کتاب الحج ۲/۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے انتقال کرگئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم اسکی طرف سے حج کر سکتی ہو سوچو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی عرض کیا کہ ہاں فرمایا تو اسکے اس قرض کو ادا کرو کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

Marfat.com

فوت شدہ بہن کی طرف سے حج کرنا۔

حدیث نمبر (۴۴)

عن ابن عباس قَالَ. جَآءَ رَجُل'' اِلَی النَّبِی ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُختِیُ مَاتَتُ وَلَمُ تَحُجَ فَاَحُجُ عَنهَا فقال اَرَأَیتِ لَوُ کَان عَلَیهَا دَین'' فَقَضَیتِهِ فَا اللّٰهُ اَحَقُّ بِالُوفاءِ.

(اخرجه ابن حبان فی الصحیح ۱۲۲/۷ برقم (۳۹۸۲) و ابن الجعد فی مسند ۲۵۸ برقم (۱۷۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ بے شک میری بہن فوت ہوگئی اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے پس اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

افضل ترین صلہ رحمی میت کی طرف سے حج کرنا ہے۔

حدیث نمبر (۴۵)

وَقالَ ﷺ ما وَصَلَ ذُوْ رحِمٍ رَحِمَه' بِاَفُضَلَ مِنُ حَجَّةٍ یَدُخُلُهَا عَلَیُهِ بَعُدَ مَوُتِهِ فِی قَبُرِهِ.

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مردہ سے افضل ترین صلہ رحمی موت کے بعد اس کی طرف سے حج کرنا ہے۔

(اخرجه السیوطی فی الشرح الصدور ۴۰۰)

حدیث نمبر (۴۴) سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ماں باپ کی زندگی میں خدمت کرنے سے بھی اجر ملتا ہے اور اگر وہ وفات پا جائیں اور ان پر روزے وغیرہ ہوں تو ان کی طرف

Marfat.com

سے ان کی ادائیگی کرنی چاہیے اور اگر والدین نے حج نہ کیا ہو تو اولاد پہلے اپنی طرف سے کرے جیسا کہ آگے حدیث میں آئے گا پھر ان کی طرف سے بھی حج کرے۔

حدیث نمبر (۳۵) سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالی اس کو نیکوں کے ساتھ اٹھائے گا اور اگر ان پر قرض وغیرہ ہو تو اس کو ادا کرنے والا بھی نیکوں کے ساتھ اٹھے گا
اور قرض کے بارے میں

ابن قیم الجوزیہ

کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں

....

طہارت و نماز کے موضوع پر بہترین مدلل کتاب

القول الجلی
فی
صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: قاری محمد ارشد مسعود چشتی

Marfat.com

و اجمع المسلمون علی ان قضاء الدین یسقطه من ذمته ولو کان من اجنبی او من غیر ترکته وقد دل علیه حدیث ابی قتادة حیث ضمن الدینارین عن المیت فلما قضاهما قال له النبی ﷺ الآن بردت علیه جلدته. و اجمعوا علی ان الحی اذا کان له فی ذمة المیت حق من الحقوق فاحله منه انه ینفعه و یبرأ منه کما یسقط من ذمة الحی فاذا سقط من ذمة الحی بالنص والاجماع مع امکان ادائه له بنفسه ولو لم یرض به بل رده فسقوطه من ذمة المیت بالابراء حیث لا یتمکن من ادائه اولی و اخری. و اذا انتفع بالابراء والاسقاط فکذالک ینتفع بالهبة والاهداء. ولافرق بینهما فان ثواب العمل حق المهدی الواهب فاذا جعله للمیت انتقل الیه کما ان ما

اور اس پر اجماع امت ہے کہ اگر میت کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے تو وہ ادا ہو جاتا ہے اگرچہ اجنبی کی طرف سے ادا کیا جائے یا اس کے ترکہ کے علاوہ میں سے اور بے شک اس پر حدیث ابوقتادہ دلالت کرتی ہے جیسے وہ ایک میت کی طرف سے دو دیناروں کے ضامن بن گئے تھے پس جب انہوں نے ان کو ادا کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اب مرنے والا سکون سے ہے۔ اور اس پر بھی اجماع امت ہے کہ جب کسی زندہ شخص کا مردے پر حق ہو پس وہ اس سے اسے بری کردے تو معاف کرنا بھی اسے نفع دے گا اور وہ اس سے بری ہو جائے گا جس طرح زندہ کو معاف کرنے سے حق ساقط ہو جاتا ہے پھر نص و اجماع سے زندہ شخص کو معاف کرنے سے حق ساقط ہو جاتا ہے جبکہ اس کی ادائیگی کا امکان بھی باقی ہے تو مردے کی طرف سے بدرجہ اولی معافی سے حق ساقط ہو جائے گا کیونکہ وہ ادا کرنے پر قادر نہیں اور

Marfat.com

عـلـی الْمَيِّتِ مِنَ الْحُقُوقِ مِنَ الدَّيْنِ وَغَيـره هُـوَ مَحْضُ " حَقُّ الحَيِّ. فَاِذَا ابـراهُ وصلَ الابراءُ اليه سقط مِنْ ذِمَّتـه فـكلا هُـمـا حـقٌ " للحيّ فَایُّ نَـصّ اوْ قيـاسٍ اوْ قـاعِدَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الشَّـرِعِ يُـوْجِـبُ وُصُولَ اَحَدِهُمَا وَ يَمْنَعُ وصُولَ الأُخَرْ.

(کتاب الروح ۳۰۶ ـ ۳۰۷)

جب مردوں کو زندوں کی معافی کا فائدہ پہنچتا ہے تو ان کے تحفوں اور ہدیوں کا بھی فائدہ پہنچنا چاہیے کیونکہ دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ عمل کا ثواب ہدیہ دینے والے کا حق ہے۔ جب اس نے یہ ثواب میت کے لیے ہبہ کر دیا تو اس کی طرف سے منتقل ہو گیا جس طرح میت پر حقوق میں سے کوئی حق ہو قرضہ وغیرہ جو کہ محض زندہ کا حق ہے پس جب اس نے اس کو اس سے بری کر دیا تو یہ بری کرنا اسے پہنچ جاتا ہے اور اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے تو یہ دونوں ہی زندہ کا حق ہیں پس کون سی نص قیاس یا شرعی قانون ہے کہ ایک کا پہنچنا واجب کرے اور دوسرے کا پہنچنا ممنوع قرار دے۔

حدیث نمبر (۳۶) سے معلوم ہوا کہ جو کوئی والدین کے ایصال ثواب کے لیے حج کرتا ہے تو وہ قبول بھی کیا جاتا ہے اور اس کا ثواب والدین کے علاوہ اسے بھی ملتا ہے اور اس سے والدین کی روحوں کو بشارت بھی دی جاتی ہے اور اللہ کے ہاں نیک لکھا جاتا ہے۔
حدیث نمبر (۳۸) سے ثابت ہوا کہ جو کوئی میت کی طرف سے حج کرتا ہے تو میت کے علاوہ اسے بھی ثواب اتنا ہی ملتا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۳۹) سے ثابت ہوا کہ والدین کے انتقال کے بعد جو کوئی ان کی طرف سے حج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے اور ان کو بھی کامل حجوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۰) سے معلوم ہوا کہ اگر والدین نے اپنی حیات میں حج نہ کیا تو اولاد فرض ادا کرنے کے بعد ان کے ایصال ثواب کے لیے حج کر سکتی ہے اور وہ ان کو پہنچے گا۔

حدیث نمبر (۴۱) تا (۴۳) سے بھی معلوم ہوا کہ حج کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۴) سے معلوم ہوا کہ اگر بہن بھائی وغیرہ کی طرف سے بھی حج کیا جائے تو ان کو بھی پہنچتا ہے۔

بوڑھے باپ کی طرف سے حج کرنا۔

حدیث نمبر (۴۶)

عنْ ابن عبّاسْ رضِیَ اللّٰہ تعالی عنہُ قال جآ رجلٌ الی النّبیّ ﷺ فقال یا رسُول اللّٰہ ﷺ انّ ابی شیخٌ کبیرٌ لا یستطیعُ الحجّ افا حُجّ عَنْہُ قال. فقال رسُول اللّٰہ ﷺ نعم فَحُجَّ عنْ ابیکَ.

(اخرجہ ابن حبان فی الصحیح ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ابرقم (۳۹۸۳) (۳۹۸۶) و احمد فی مسندہ ۱ ۵۹ ۳ برقم (۳۳۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بہت بوڑھا ہو چکا ہے حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر لے۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۴۷)

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہُ قال جاءت امرأۃ من خثعم عام حجۃ الوداع فقالت یا رسول اللّٰہ ﷺ ان فریضۃ اللّٰہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلۃ فھل یقضی عنہ ان احج عنہ' قال نعم۔

(اخرجہ فی الصحیح البخاری ابواب العمرۃ ۱ ۲۵۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جو قبیلہ خثعم کی تھی حجۃ الوداع کے سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا جو فریضہ حج ہے اس کو میرے باپ نے شدید بڑھاپے میں پایا ہے اور وہ سواری پر ٹھیک بیٹھ بھی نہیں سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کردوں تو کیا وہ ادا ہو جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

سید ثابت ابی المعانی لکھتے ہیں

ثم الصحیح من المذھب فیمن یحج عن غیرہ ان اصل الحج یقع عن المحجوج عنہ فرضا کان او نفلا و عن محمد ان الحج یقع عن الحاج و للمحجوج عنہ ثواب النفقۃ والاولی اصح۔

پھر صحیح مذہب یہ ہے کہ اس بارے میں جو دوسرے کی طرف سے حج کرے کہ بے شک حج کی اصل یہ ہے کہ حج کسی دوسرے کرنے والے کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور امام محمد سے روایت ہے کہ حج کرنے والے کی طرف سے ح

Marfat.com

واقع ہو جاتا ہے۔ حج کروانے (محجوج عنہ) والے کو اس کے نفقہ کا ثواب ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(اخرجه الفتح الرحمانی فی فتاوی السید ثابت ابی المعانی ۱/۳۳۰)

تسبیح و ذکر و تلاوت سے میت کو فائدہ۔

حدیث نمبر (۴۸)

عَنْ اِبْنِ عباسٍ قال مرّا النبیُّ ﷺ بقبرین فقال انهما لیُعذّبان و ما یُعذبان فی کبیر امّا احدُهما فکانَ لا یستتِرُ من البولِ و امّا الاخرُ فکان یمشی بالنمیمة ثمّ اخذ جریدةً رطبةً فشقّها نصفین فغرز فی کل قبر واحدة قالوا یا رسول الله ﷺ لم فعلت هذا قال لعلّه یُخفف عنهما مالم ییبسا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا پھر آپ نے ایک ہری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر گاڑ دیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

Marfat.com

(اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الوضو ۱/۳۴.۳۵ و مسلم فی الصحیح کتاب الطهارة ۱ ۱۴۱ و ابو داود فی السنن کتاب الطهارة ۱/۴ والنسائی فی المجتبی کتاب الطهارة ۱ ۷ والبیهقی فی السنن الکبری ۱/۱۰۴ و ابن خزیمه فی الصحیح کتاب الوضو ۱ ۳۳ برقم (۸۵) و ابن شیبة فی المصنف کتاب الجنائز ۳/۳۷۷ و احمد فی مسنده ۱ ۲۲۵ برقم ۱۹۸۱ و ابی عوانه فی مسنده ۱/۱۹۲ والبیهقی فی اثبات عذاب القبر ۸۹ برقم ۱۱۷ تا ۱۱۹ و ابن حبان فی الصحیح ۲ ۵۲ و ترمذی فی الجامع ۱ ۲۱)

و عن جابر بن عبداللّٰه

ابو یعلی فی مسنده ۴ ۳۳ برقم (۲۰۵۰) و مسلم فی الصحیح ۲/۳۱۸)

و عن ابی هریره

اسحاق بن راهویة فی مسنده ۱ ۲۴۱ برقم(۲۰۷) و ابن ابی شیبة فی المصنف ۳ ۳۷۲ و احمد فی مسنده ۲ ۴۴۱ برقم (۹۶۸۴) والبیهقی فی اثبات عذاب القبر ۸۲ برقم (۱۲۶).

و عن یعلی بن سبابة

طبرانی فی الاوسط ۳ ۱۰۲ برقم (۲۴۳۴) والبیهقی فی اثبات عذاب القبر ۸۹ برقم(۱۲۲)و احمد فی مسنده ۴ ۱۷۲ برقم (۱۷۷۰۲)و عبد بن حمید فی المنتخب ۱/۳۶۶ برقم (۴۰۴).

و عن یعلی بن مرة

احمد فی مسنده ۴/۱۷۲ برقم (۱۷۷۰۳) والبیهقی فی دلائل النبوة ۲ ۴۲

Marfat.com

و عن ابی بکرة

احمد فی مسنده ۳۵/۵ برقم (۲۰۶۴۴) والبیهقی فی اثبات عذاب القبر ۸۸ برقم (۱۲۴). ۱۲۵ والطبرانی فی الاوسط ۲۸۸/۴ برقم (۳۷۴۷) و ابن عدی فی الکامل ۴۸۷/۲ و عبدالرزاق فی المصنف ۵۸۸/۳ برقم (۶۷۵۳) عن قتادة.

نوٹ! یاد رہے یہاں لعلہ کا لفظ شک کے لیے نہیں بلکہ تعلیل کے لیے ہے۔ اور مذکورہ بالا حوالہ جات میں شاخ کا رکھنا مشترک ہے۔

شرح نووی۔

وَ سْتَحَبَّ الْعُلَمَاءُ قِرَاةَ الْقُرآنَ عِنْدَ الْقَبرِ لِهٰذَا الْحَدِیثِ لِاَنَّه' اِذَا کَانَ یُرجیٰ التَّخْفِیفَ بِتَسْبِیحِ الْجَرِیْد فَبِتِلاوَةِ الْقُرآنِ اَولیٰ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ ذَکَرَ الْبُخَارِی فِی صَحِیحه اَنَّ بُرَیْدَة بِن الْحَصِیبِ الاسْلَمِی الصحابی اَوصیٰ اَن یَّجعَلَ فِی قَبرِهٖ جَرِیدَتَانِ فَفِیهِ اَنَّه' رَضِیَ اللّٰه تَعَالیٰ عَنه' تَبَرَّکَ بِفِعلِ النَّبِی ﷺ

(مسلم مع نووی ۱/۱۴۱)

اور اس حدیث کی بناء پر علماء نے قبر پر قرآن مجید پڑھنے کو مستحب جانا اس لیے کہ جب کھجور کی شاخ کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو قرآن مجید کی تلاوت سے بدرجہ اولی امید ہوئی واللہ اعلم اور بے شک امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے کہ بریدہ بن حصیب اسلمی صحابی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو کھجور کی شاخیں رکھی جائیں حضرت بریدہ نے نبی اکرم ﷺ کے فعل سے برکت حاصل کی۔

پس معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہی راجح ہے کہ تخفیف عذاب ان شاخوں کی تسبیح کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

اور یہی صحابہ کرام نے بھی سمجھا اور اسی پر عمل کیا اور وصیت بھی فرماتے رہے کہ ہماری قبر پر سبز شاخیں رکھنا اس سے معلوم ہوا کہ درختوں وغیرہ کی تسبیح سے قبر کے عذاب میں تخفیف واقع ہوتی ہے تو اگر وہاں تلاوت قرآن مجید یا ذکر وغیرہ کیا جائے تو بدرجہ اولی فائدہ مند ہوگا۔

میت کو تر شاخوں اور تسبیحات سے فائدہ پہنچنا اور علامہ سندھی کا اس سے استدلال۔

اَنَّـہ' یُسَبِّحُ مَـادَامَ رُطَبًـا فَیَحْصِلُ التَّخفِیفِ بِبَرْکَۃِ التَّسْبِیحِ.

یعنی بے شک وہ (شاخیں) جب تک سبز و تر رہیں گی تسبیح کرتی رہیں گی لہذا تسبیح کی برکت کی وجہ سے ان سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

اور آگے لکھتے ہیں کہ

وَعَـلٰی ھٰـذَا فَیطَّـرُدُ فِیْ کُلِّ مَافِیْـہِ رُطُوبَۃٌ مِّنَ الْاَشْـجَـارِ وَ غَیْـرِھَـا وَ کَـذَالِکَ فِیمَا فِیہِ بَرَکَۃٌ" کَا الذِّکْرِ وَ تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ.

یعنی اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جس میں رطوبت پائی جائے وہ درخت ہوں یا کوئی اور چیز اور اسی طرح ہر وہ چیز جس میں برکت پائی جاتی ہو جس طرح ذکر اور تلاوت قرآن مجید۔

(حاشیہ سندھی علی نسائی ۱/۱۳ قدیمی کتب خانہ)

امام قرطبی اور بعض علماء کا استدلال۔

Marfat.com

قَـالَ الْـقُـرطبى . اِسْتَـدَلَّ بـعْـضُ عُـلَـمَـائِـنَـا عَلٰى نَفْعِ الْمَيّتِ بِالْقِرَأَةِ عِـنْـدالْـقَبْرِ بِحَدِيْثِ العسيب الّذِىْ شَـقَّـهُ الـنَّـبِـىُّ ﷺ اِثْـنَتَيْنِ و غَـرَسَـه' وَقَـالَ! لـعـلَّـه' يُـخـفَّـفُ عنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا.

قَـال الـخطابى. هٰذا عِنْد اَهْلِ الْعِلْمِ مَـحْـمُوْلُ عَلٰى اَنَّ الاَشْياءَ مَا دَامَتْ عَـلَـى خِـلْـقَتِهَـا اَوْ خَـضْـرَتِهَـا وَ طَـرَاوَتِهَـا. فَـاِنَّهَا تُسَبِّحُ حَتّٰى تَجُفَّ رَطُوبَتُهَـا اَوْ تَـحُولَ خَضْـرَتُهَـا اَوْ تُـقْـطَـعُ عَنْ اَصْلِهَـا. قَـالَ غَيْرُ الْـخَـطَـابِـى. فَـاِذَا خُـفِّفَ عَنْهُمَا بِتَسْبِيْحِ الْـجَـرِيْـدِ فَكَيْفَ بِـقِـرَأَةِ الْمُؤمِنِ الْقُرآنْ.

قَـالَ. وَ هٰـذَا الْـحَدِيْـث. اصلٌ فِى غَرْسِ الْاَشجَارِ عِنْدَالْقُبُوْرِ.

(شرح الصدور ۴۰۵)

امام قرطبی فرماتے ہیں

کہ ہمارے بعض علماء نے میت کو ثواب پہنچنے پر حدیث عسیب سے استدلال کیا ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو رؤف الرحیم آقا ﷺ نے ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی قبر والوں سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

خطابی کہتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک یہ اس بات پر محمول ہے کہ جب تک اشیاء اپنی اصل حالت پر رہتی ہیں سبز یا تر رہتی ہیں تو خدا کی تسبیح کرتی ہیں۔ خطابی کے علاوہ بھی دیگر علماء کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالی درختوں وغیرہ کی تسبیح سے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے تو مومن اگر قبر کے پاس قرآن پڑھے گا تو کیا حال ہوگا۔ کہا اور یہ حدیث قبروں کے پاس درخت لگانے کی بھی اصل ہے۔

Marfat.com

اسلاف کی وصیتیں۔

حضرت سیدنا ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیت۔

وَکَانَ اَبُوْ بَرزَۃَ یُوصِی اِذا مِتُّ فَضَعُوافِی قَبرِیْ مَعِی جَرِیدَ تَینِ قَالَ فَمَاتَ فِی مَفَازَۃٍبَینَ کَرمَانَ وَ قُومَسَ فَقَالُو ا کَانَ یُوصِینَا اَن نَضَعَ فِی قَبرِہٖ جَرِیدَ تَینِ وَ ھٰذا مَوْضِعٌ" لاَ نُصِیبُھُما فِیہِ فبینَماھُم کَذَالِکَ اِذْ طَلَعَ عَلَیھِمْ رَکبٌ" مِن قِبَلِ سَجِستَانِ فَاصَابُوا مَعَھُم سَعفًا فاخذو امِنہُ جَرِیدَ تَینِ فوضَعُو ھُما مَعَہٗ فِی قَبرِہٖ.

(شرح الصدور ۴۰۵/۴۰۶)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ میری قبر میں دو شاخیں رکھ دینا (راوی) کہتے ہیں کہ وہ کرمان اور قومس کے درمیان ایک صحرا میں وفات پا گئے تو ساتھیوں نے ذکر کیا کہ وہ تو ہمیں وصیت کرتے تھے کہ ہم ان کے ساتھ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھیں اور یہ ایسی جگہ ہے کہ ہم دو شاخوں کو نہیں پاتے پس وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک بجستان کی طرف سے کچھ سوار آتے دکھائی دیے ان کے پاس کچھ شاخیں تھیں انہوں نے ان سے دو شاخیں لے لیں اور انہیں ان کی قبر میں ان کے ساتھ رکھ دیا۔

Marfat.com

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیت

عَن مَورِق. قَالَ اُوصِی بُرَیدَۃ اَن تُجعَلُ فِی قَبرِہٖ جَرِیدَ تَان.

(طبقات الکبری ۷/۱۱۷)(شرح الصدور ۴۰۶)

مورق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ دی جائیں۔

حضرت سیدنا ابوالعالیہ کی وصیت

اِنَّ اَبَا العَالِیَۃ اَوصٰی مُورِّقًا العَجِیلی اَنْ تُجعَلُ فِی قَبرِہٖ جَرِیدَۃً اَوْ جَرِیدَتَانِ.

(طبقات الکبری ۷/۱۱۷)

بے شک ابوالعالیہ نے مورق العجیلی کو وصیت کی کہ ان کی قبر میں ایک یا دو شاخیں رکھی جائیں۔

قبر پر تسبیحات و تکبیرات پڑھنے سے قبر کا کشادہ ہونا

حدیث نمبر (۴۹)

عَن جَابر بن عَبدُاللّٰہ انصَارِی رَضِی اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ یومًا اِلٰی سعد بن معاذ حِینَ تُوفِّیَ. قَالَ فَلَمَّا صَلّٰی عَلیہِ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ وَوُضِعَ فِی قَبرِہٖ وَ سُوِّیَ علیہِ. سَبَّحَ رَسُولَ اللّٰہ ﷺ فَسَبَّحنَا طَوِیلًا. ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرنَا. فَقِیلَ. یَا رُسُولَ اللّٰہ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن نکلے جب سعد بن معاذ فوت ہوئے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اور ان کو قبر میں رکھا گیا اور مٹی ڈال دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیحات پڑھیں پھر ہم نے بھی طویل تسبیحات پڑھیں پھر آپ ﷺ

Marfat.com

لِمَ سَبَّحتَ ثُمَّ كَبَّرتَ . قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ علی ھذا لعبدِ الصَّالِحِ قَبرُہ' حَتّٰی فَرَّجَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ .

(اخرجه احمد فی مسنده ۳/۳۶۰ برقم ۱۴۹۳۴)

نے تکبیرات پڑھیں ہم نے بھی تکبیرات پڑھیں پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے تسبیح اور تکبیر کس لیے پڑھیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس نیک بندے پر قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ذکر و تسبیحات کا قبر پر پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذکر و تسبیحات سے قبر والے کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس کی قبر کشادہ ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوا کہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ سے سن کر صحابہ نے پڑھیں۔

قبرستان سے گزرنے والے کے لیے ثواب ہی ثواب

حدیث نمبر (۵۰)

عَن علی قَال. قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن مرَّ علی المقابِر و قرأ قُل ھُوَ اللّٰہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

Marfat.com

اَحَد اِحدیٰ وَ عِشرِینَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرُہٗ لِلاَمواتِ اُعطِیَ مِنَ الاَجْرِ بِعَدَدِ الاَمْوَاتِ.

قبرستان سے گزرے اور اکیس مرتبہ قل شریف (سورہ اخلاص) پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشے تو جتنے لوگ وہاں دفن ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔

(کنز العمال ۱۵/۲۵۵ برقم (۴۲۵۹۶) و فردوس الاخبار ۳۸/۴ برقم (۵۶۰۸)
والتزکرۃ فی احوال الموتی ۷۵ و شرح الصدور ۴۰۳ و مظهری و ضیاء القرآن و
روح البیان و الرافعی فی تاریخ کذاقال العجلونی فی کشف الخفا ۲/۲۸۲ برقم
(۲۶۳) وفی روایۃ (احدا عشرۃ مرۃ) گیارہ مرتبہ کا ذکر ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے قبرستان سے گزرنے والے کو حکم فرمایا کہ جب بھی تم مسلمانوں کے قبرستان سے گزرو تو سورۃ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشو تو ان کے علاوہ تمہیں بھی یہ فائدہ ہوگا کہ اس قبرستان میں جتنے بھی مسلمان مردے ہونگے ان کی تعداد کے برابر تم کو ثواب ملے گا

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن مجید کا جو ثواب مردوں کو بخشا جائے گا وہ بھی ان کو پہنچے گا اور فائدہ دے گا۔

جن کو تلاوت قرآن کا ایصال ثواب کیا گیا وہ ثواب بھیجنے والوں کی شفاعت کریں گے۔

حدیث نمبر (۵۱)

ابی ھریرۃ قال. قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد وَاَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اِنِّی جَعَلْتُ ثَوَابَ قَرءَاتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤمِنِینَ وَ الْمُؤمِنَاتِ کَانُو شُفَعَاءَ لَه' اِلَی اللّٰه.

(شرح الصدور ۳۰۴ و مظهری پ۲۷ و ضیاء لقرآن پ ۲۷)

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر فاتحہ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے پھر یہ کہے کہ الٰہی میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور عورتوں جو یہاں دفن ہیں کو بخشتا ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کریں گے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشنا بھی جائز ہے اور جن کو ایصال ثواب مذکورہ بالا طریقہ سے کیا جائے گا تو وہ مردے اس ایصال ثواب کرنے والے کی اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے۔

زندہ کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے گنہگاروں کے عذاب میں تخفیف۔

حدیث نمبر (۵۲)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ یٰسین خَفَّفَ اللّٰه' عَلَیهِم وَکَانَ لَه' بِعَدَدِ مَنْ فِیهَا حَسنَات.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی قبرستان میں داخل ہوتا ہے اور سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل

Marfat.com

قبرستان پر تخفیف کر دیتا ہے اور اس کو اس میں جتنے مردے ہونگے ان کی تعداد کے برابر ثواب مل جائے گا۔

(شرح الصدور ۴۰۴ والتزکرہ فی احوال الموتی للقرطبی ۸۰ و فردوس الاخبار ۱۰۸/۴ ابرقم (۵۷۳۴) و مظهری و ضیاء القرآن.)

حدیث نمبر (۵۳)

عَن مَعقَل بِن يَسَار قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقرَأُو عَلَى مَوتَاكُم يٰسِين.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مردوں پر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔

(اخرجه النسائی فی عمل اليوم والليلة ۵۸۱ برقم (۱۰۷۵) و ابو داود فی السنن كتاب الجنائز ۲ ,۸۹ و احمد فی مسنده ۵ ,۲۲ ,۲۷ و ابن ماجه فی السنن ۱۰۴ والبيهقی فی السنن الكبرى ۳/ ۳۸۳ و فی الشعب الايمان ۲/ ۵۴۵ برقم (۹۲۳۲) والطبرانی فی الكبير ۲۰/ ۱۸۰, ۱۸۱, ۱۸۹ ابرقم(۵۱۰, ۵۱۱) والبخاری فی تاریخ الكبير كتاب الكنى ۵۸برقم(۵۰۵) والبغوی فی شرح السنة ۵/ ۲۹۰ برقم (۱۳۶۳) و فی معالم ۳/ ۲۱ و ابن حبان فی الصحيح ۲/ ۳برقم(۲۹۹۱)و عبدالحق الاشبيلی فی العاقبة ۲۵۵ برقم(۵۷۶) و محمد بن نصر فی قيام الليل ۱۱۸ والحاكم فی المستدرک ۱/ ۵۶۵ والبيهقی فی السنن الصغير ۲/ ۷ برقم (۱۰۱۴))

Marfat.com

امام قرطبی فرماتے ہیں۔

فِی حَدِیث اِقْرَاُو اعلٰی مَوتاکُم یٰس هٰذَا یَحتَمِلُ اَن تَکُونَ هٰذِهِ القِرَاءَةُ عِندَالمَیّتِ فِی حَالِ مَوتِهِ وَ یَحتَمِلُ اَن تَکُونَ عِندَ قَبرِهٖ.

یہ حدیث کہ اپنے مردوں پر سورہ یٰسین تلاوت کرو یہ اس کی بھی محتمل ہے کہ یہ قرات میت کے نزدیک اس حال میں ہو جب وہ مر رہا ہو اور اس کی بھی محتمل ہے کہ یہ تلاوت اس کی قبر کے نزدیک ہو۔

(التذکرۃ فی احوال الموتی ۸۰)

آگے فرماتے ہیں کہ:

پہلا قول جمہور کا ہے اور دوسرا عبدالواحد مقدسی کا ہے اور متاخرین میں سے محب طبری نے اس کو عام رکھا۔

ابن تیمیہ نے لکھا

یَصِلُ اِلَی المَیّتِ قِرَاءَةُ اَهلِهٖ وَ تَسبِیحُهُم وَ تَکبِیرُهُم وَ سَائِرُ ذِکرِهِم لِلّٰهِ تَعَالٰی اِذَا اَهدُوهُ اِلَی المَیّتِ وَصَلَ اِلَیهِ.

یعنی میت کو اس کے گھر والوں کی قرات تسبیح وتکبیر اور اللہ تعالی کے تمام اذکار کا ثواب جب میت کو ایصال ثواب کیا جائے تو پہنچتا ہے۔

(فتاوی ابن تیمیہ ۳۲۴/۲۴)

ابن قیم نے لکھا:

وَقَد ذُکِرَ عَن جَمَاعَةٍ مِنَ السَّلَفِ اَنَّهُم اَوصَوا اَن یُقرَاَ عِندَ قُبُورِهِم وَقتَ الدَّفنِ قَالَ عَبدُالحَق یُروِیَ اَنَّ

تحقیق سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے وصیتیں کی کہ مرنے کے بعد دفن کے وقت ان کی قبروں کے پاس

Marfat.com

عَبدُا للّٰہ بن عُمر اَمَرَ اَنْ یُقرَأَ عِندَ قَبرِہٖ سُورَۃُ البَقَرَۃ.

(کتاب الروح ۶۴)

قرآن کی تلاوت کرنا عبدالحق نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر کے پاس سورۃ بقرہ تلاوت کی جائے۔

امام نووی فرماتے ہیں

وَذَھَبَ جَمَاعَاتٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ اِلٰی اَنَّہٗ یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ ثَوَابَ جَمِیعُ الْعِبَادَاتِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّومِ وَالقِرَأۃِ وَغَیرَ ذَالِکَ.

(مسلم مع نووی ۱/۱۳)

اور علماء کی کثیر جماعتوں کا موقف یہ ہے کہ میت کو تمام عبادات کا ثواب پہنچتا ہے خواہ نماز ہو یا روزہ ہو یا تلاوت وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ۔ قرات علی القبور پر مزید وضاحت کے لیے استاد محترم مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ محمد عباس صاحب رضوی کی تصنیف القول المنصور فی القراۃ علی القبور کا مطالعہ کریں۔

میت کی طرف سے کھانا کھلانا۔

حدیث نمبر (۵۴)

اِنَّ عِمرَانَ اِبنِ حُصَینٍ لَمَّا احتُضِرَ قَالَ اِذَااَنَا مِتُّ فَشُدُّونِی عَلٰی سَرِیرِی بِعِمَامَۃٍ فَاِذَا رَجَعتُم فَانحَرُوا

بے شک جب عمران بن حصین کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے کہا کہ میری چارپائی پر مجھے میرے عمامہ سے باندھ دینا

Marfat.com

وَاطْعِمُوا.
(اخرجه وصايا العلماء عندا حضور الموت ۲۷ لابی سلیمان محمد بن عبدالله بن احمد م ۳۷۹)

پھر جب تم واپس جاؤ (جنازہ سے) تو میرے لیے ایک اونٹ کا بچہ ذبح کرنا اور کھلانا۔

مردوں کو نیک ہمسایوں سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر (۵۵)

عَن ابنِ عَبّاس عَنِ النَّبی ﷺ قالَ اِذا مَاتَ اَحَدُکُم المَیّتُ فَاَحسِنو کَفَنَہ، وَعَجّلُوا بِانجازِ وَصِیَّتِہٖ وَ اَعمقُو لَہ، فِی قَبرِہٖ وَ جَنبُوہ، جارَ السُّوءِ قِیلَ یا رَسُولَ اللّٰہ ﷺ وَھَل یَنفَعُ الجارُ الصَّالِحِ فِي الاٰخِرَۃِ قالَ ھَل یَنفَعُ فِی الدُّنیا قال نعم قالَ کَذالِکَ یَنفَعُ فِی الاٰخِرَۃِ.

(شرح الصدور ر ۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو اور اس کی وصیت جلدی پوری کرو اور قبر گہری کھودو اور اسے برے پڑوسیوں سے بچاؤ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے کو اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا دنیا میں اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے عرض کی گئی ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں بھی نفع دیتا ہے۔

فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

بعض محدثین کچھ احادیث کو ضعیف کہتے ہیں لیکن اصول حدیث میں ہے کہ حدیث صحیح نہ

Marfat.com

ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث ہے ہی موضوع۔ چنانچہ

ملا علی قاری لکھتے ہیں

لَا یَلزَمُ مِن عَدمِ الصِحَّۃِ وُجُودُ الوَضعِ کَمَا لَا یَخفٰی. (موضوعات الکبری ۴۴۳)

یعنی کھلی بات ہے کہ حدیث کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

مزید فرماتے ہیں کہ

قُلتُ لَا یَلزَمُ مِن عَدمِ صِحَّتِہٖ ثُبُوتُ وَضعِہٖ وَ غَایَتُہ' اَنَّہ' ضَعِیف''.

(موضوعات الکبری ۴۷۴)

یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں غایت یہ کہ ہو ضعیف۔

علامہ زرکشی فرماتے ہیں

قَالَ الزَرکَشی. بَینَ قَولِنَا لَم یَصِحَّ وَقَولُنَا مَوضُوعٌ. بون'' بَیّن'' فَاِنَّ الوَضعَ اَثبَاتَ الکَذِبِ. وَ قَولُنَا لَم یَصِحَ اِنَّمَا ھُوَا اَخبَار'' عَنْ عَدَمِ الثُّبُوتِ وَلَا یَلزَمُ مِنہ' اِثبَاتُ العَدَمِ.

(موضوعات الکبری ۴۷)

علامہ زرکشی نے کہا کہ ہم محدثین کا کسی حدیث کو یہ کہنا کہ یہ صحیح نہیں اور کسی کو یہ کہنا کہ یہ موضوع ہے اس میں بڑا فرق ہے۔ موضوع کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یہ روایت جھوٹی بنائی ہوئی ہے اور جب ہم یہ کہیں کہ یہ صحیح نہیں (یعنی ضعیف ہے) اسکے یہ معنی نہیں کہ یہ حدیث جھوٹی بنائی ہوئی ہے بلکہ اس کا حال تو سلب ثبوت ہے۔

Marfat.com

ابو طالب محمد بن علی مکی فرماتے ہیں

الاَحَادِیثُ فِی فَضَائِلِ الاَعمَالِ وَ تَفضِیلِ الاَصحَابِ مُتَقَبَّلَةٌ مُحتملَةٌ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ مَقَاطِیعِهِمَا وَ مَرَاسِیلِهَا لَا تُعَارِضُ وَلا تُرَدُّ. کَذٰلِکَ کَانَ السَّلَفُ یَفعَلُونَ.

یعنی فضائل اعمال و تفضیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حدیثیں کیسی ہی ہوں ہر حال میں مقبول و ماخوذ ہیں۔ مقطوع ہوں خواہ مرسل نہ ان کی مخالفت کی جائے گی اور نہ انہیں رد کیا جائے گا آئمہ سلف کا یہی طریقہ تھا۔

(قوت القلوب فی معاملة المحبوب ۱/۱۷۸)

ابن عبدالبر فرماتے ہیں

وَقَد قَالَ اِبنُ عَبدُالبَرِ. اِنَّهُم یَتَسَاهَلُونَ فِی الحَدِیثِ اِذَا کَانَ مِن فَضَائِلِ الاَعمَالِ.

اور تحقیق ابن عبدالبر نے کہا کہ جب حدیث فضائل اعمال کے بارہ میں ہو تو علماء اس میں تساہل فرماتے ہیں۔

(المقاصد الحسنة ۲۳۵)

امام احمد بن حنبل۔ امام ابن مہدی۔ امام ابن مبارک اور امام جلال الدین سیوطی۔

وَ یَجُوزُ عِندَاَهلِ الحَدِیثِ وَ غَیرِهِم التَّسَاهُلُ فِی الاَسَانِیدِ الضَّعِیفَةِ وَ رِوَایَةُ مَا سِوَی المَوضُوعِ مِنَ الضَّعِیفِ وَالعَمَلُ بِهٖ. (تدریب الراوی ۲۹۸)

اور محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے سوا ہر قسم حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے

Marfat.com

اوراسی صفحہ پر ہے کہ

ابن حنبل و ابن مهدی و ابن المبارک. قالُوا اِذا رَوَينا فِي الحلالِ وَالحرامِ شَدَّدنا وَ اِذا رَوَينا وَفِي الفضائِلِ وَ نَحوِها تَساهَلنا.

(تدريب الراوى ٢٩٨)

یعنی امام احمد بن حنبل۔ امام ابن مہدی اور امام ابن مبارک وغیرہم سے اس کی تصریح منقول ہے وہ فرماتے ہیں جب ہم حلال و حرام میں حدیث روایت کریں تو سختی کرتے ہیں اور جب فضائل میں روایت کریں تو نرمی کرتے ہیں۔

فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

امام ابوزکریا نووی شارح مسلم لکھتے ہیں۔

قَالَ العُلَماءُ مِنَ المُحدِّثِينَ وَالفُقَهاءُ وَغيرُهُم يَجُوزُ وَ يَستَحِبُّ العَمَلَ فِي الفَضائِلِ وَالتَرغِيبِ وَالتَّرهِيبِ بِالحدِيثِ الضَّعِيف مالَم يَكُن مُوضوعاً

محدثین وفقہا وغیرہم علماء نے فرمایا کہ فضائل اور نیک باتوں کی ترغیب اور بری بات سے خوف دلانے میں حدیث ضعیف پر عمل جائز و مستحب ہے جبکہ موضوع نہ ہو۔

(اذکار المنتخبة من کلام سید الابرار ﷺ ٧)

ملاعلی قاری فرماتے ہیں

وَالضَّعِيفُ يُعمَلُ بِهِ فِي فَضَائِلِ

اورضعیف احادیث پرفضائل اعمال میں

Marfat.com

الاعمال اِتِّفَاقًا. وَلِذَا قَالَ اَئِمَّتُنَا. اَنَّ مَسحَ الرَّقَبَةِ مُستَحَبٌّ'' اَوْ سُنَّةٌ. (الموضات الكبرى)

بالاتفاق عمل کیا جاتا ہے اسی لیے ہمارے ائمہ کرام نے فرمایا کہ وضو میں گردن کا مسح مستحب یا سنت ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

وَرَدَ فِی فَضَائِلِ رَجَبِ الاَحَادِیثُ بِاَسَانِیدِ ضَعِیفَةٍ لا بَاْسَ بِالعَمَلِ بِهَا فان وجد فی نَفسِهٖ قُوَّةً فلیعمل بها.
(انتباہ فی سلاسل اولیاء ۲۹)

اور رجب کے مہینے کی فضیلتوں میں حدیثیں ضعیف سندوں سے آئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں پس اگر اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔

شارح شفا خفاجی فرماتے ہیں۔

اَلَّذِی یُصلِحُ لِلتَّعوِیلِ عَلَیهِ اَنْ یُقَالَ اذا وجد حیثٌ فِی فَضِیلَةِ عَمَلٍ مِنَ الاعمال لا یَحتَمِلُ الحُرمَةَ والکَرَاهِیَّةَ یَجُوزُ العَمَلُ بِهٖ وَ یَستَحِبُّ لِاَنَّهٗ مَأمُونُ الخَطَرِ وَ مَرجُوُّ النَّفعِ.
(نسیم الریاض شرح شفا ۱ ۴۳)

یعنی اعتماد کے قابل یہ بات ہے کہ جب کسی عمل کی فضیلت میں کوئی حدیث پائی جائے اور وہ حرمت و کراہت کے قابل نہ ہو تو اس حدیث پر عمل جائز و مستحب ہے کہ اندیشہ سے امان ہے اور نفع کی امید۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَن بلغهٗ عَنِ اللهِ شَیء'' فِیهِ فَضِیلَةٌ فاخذ به ایمانًا وَ رجاء ثوابه اعطاهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ

Marfat.com

اللّٰہُ ذالکَ و ان لَم یکُنْ کذالکَ.
(کنز العمال ۱۵ / ۷۹۱ برقم ۴۳۱۳۲)

تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس کے ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ

مَاجآءَ کُمْ عَنِّی مِن خیرٍ قُلتُہ' اَوْ لَمْ اَقُلْہ' فَاِنِّی اَقُولُہ' وَمَاجآ ءَ کُم عَنِّی مِن شرِّ فانّی لا اَقولُ لشَّرِّ.

کہ تمہیں جس بھلائی کی خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور جس بری بات کی خبر پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔

(احمد فی مسندہ ۲ / ۳۶۷ (برقم ۸۷۸۷) و ۲ / ۴۸۳ برقم (۱۰۲۷۴)

ابن ماجہ میں ہے

ما قیل منْ قولِ حسنٍ فانا قُلتُہ'.
(ابن ماجہ ۴)

یعنی جو نیک بات میری طرف سے پہنچائی جائے وہ میں نے فرمائی ہے۔

وفی روایۃٍ خُذُوا بہ حدثْتُ بِہٖ اَوْ لَمْ اُحَدِثُ بہٖ.

اس پر عمل کرو چاہے وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ۔

(کنز العمال ۱۰ / ۲۲۹ برقم ۲۹۲۱۰)

اہل علم کے عمل کرنے سے بھی ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

رواه الترمذی وقال هذا حدیث
غریبٌ والعملُ علی هذا عندَ اهل
العلمِ. قال النووی و اسنادُه ضعیفٌ
نَقَلَهٗ میرک فکان الترمذی یُرِیْدُ
تقویة الحدیث بعمل اهل العلم.
والعلم عندا لله تعالی کما قال
الشیخ محی الدین ابن عربی انه
بلغنی عن النبی ﷺ انه من قال لا
اله الا الله سبعین الفا. غفرالله
تعالی. ومن قیل له غفرله ایضا
فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد
المروی من غیران انوی لا حد
بالخصوص فحضرت طعامامع
بعض الاصحاب و فیهم شاب
مشهور بالکشف. فاذا هو فی اثناء
الاکل اظهر البکاء. فسالته عن
السبب. فقال اری امی فی العذاب
فوهبت فی باطنی ثواب التهلیلة
المذکورة لها فضحک و قال انی
اراها الان فی حسن الماب فقال

یعنی امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث
غریب ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے سید
میرک نے امام نووی سے نقل کیا کہ اس کی
سند ضعیف ہے تو گویا امام ترمذی عمل اہل
علم سے حدیث کو قوت دینا چاہتے ہیں
واللہ اعلم اس کی نظیر وہ ہے کہ سیدی شیخ اکبر
امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالی عنہ
نے فرمایا مجھے حضور اقدس ﷺ سے حدیث
پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ
کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لیے
پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو۔ میں نے لا
الہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی
کے لیے خاص نیت نہ تھی اپنے بعض
رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان
میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ تھا کھانا
کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سبب
پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں
میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی
ماں کو بخش دیا فوراً وہ جوان ہنسنے لگا اور کہا
اب میں اسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں

Marfat.com

الشیخ فعرفت صحۃ الحدیث بصحۃ کشفہ و صحۃ کشفہ بصحۃ الحدیث.	امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے جانی۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ۹۸۰۳ بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۵)

امام سیوطی تعبقات میں امام بیہقی سے ناقل ہیں

تداولھا الصالحون بعضھم عن بعض و فی ذالک تقویۃ الحدیث المرفوع.	یعنی صالحین نے ایک دوسرے سے اخذ کیا اور ان کے اخذ میں حدیث مرفوع کی تقویت ہے۔

(تعقبات علی الموضوعات ۱۳)

اسی میں فرمایا

قد صرح غیرو احد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول اھل العلم بہ و ان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ	معتمد علما نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اس کے لیے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔

(تعقاب علی الموضوعات ۱۲)

یہ ارشاد علماء احادیث احکام کے بارہ میں ہے پھر احادیث فضائل تو احادیث فضائل ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ۴۷۷)

عبدالستار غیر مقلد! ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے۔

Marfat.com

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید.
(فتاوی ستاریہ ۴ ۷ ۳ کراچی)

یعنی سنت پر مضبوطی سے عمل کرتے رہنے کی حدیث میں تاکید ہے خصوصاً جب لوگ اس پر عمل نہ کرنے دیں بلکہ فساد کریں ایسے وقت تو ضرور ہی عمل کرنا چاہیے۔

ایصال ثواب عندالمتقدمین والمؤخرین

نمبر (۱)

اُم المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا۔

انّ عائشة رضی اللّٰه تعالی عنها اعتقتْ عنْ اخیْها عبدُالرحمن رقِیْقًا مِنْ تلادِہٖ ترْجوْ انْ ینْفعُه' ذالک بعْد موْته.

بے شک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمان کے لیے اس امید پر ایک غلام آزاد کیا ان کی وفات کے بعد کہ ان کو اس سے نفع حاصل ہو۔

(شرح الصدور ۴۰۱ والتزکرۃ الموتی للقرطبی ۴۸)

نمبر (۲)

اما مین کریمین شہزادگان علی المرتضے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کا حیدر کرار کے ایصال ثواب کے لیے غلام آزاد کرنا۔

اَنَّ الْحسنَ والْحسیْنَ کانَ یُعْتِقَانِ عنْ علیٍّ رضی اللّٰه تعالی عنه بعْدَ

بے شک حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما حضرت علی المرتضے رضی

Marfat.com

مَوْتِه. (مصنف ابن ابی شیبة ۳ ۳۷۷ و شرح الصدور ۴۰۱ والتزکرة الموتی للقرطبی ۴۸)

اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ان کے وفات کے بعد غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

نمبر (۳)

طریقہ انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

عن الشَّعْبی قَالَ. کَانَتِ الْاَنْصارُ اِذَا ماتَ لَھُمُ الْمَیّتُ اِخْتَلَفُوْ االٰی قَبْرِہٖ یقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ.

امام شعبی سے مروی ہے کہ انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی آدمی فوت ہوتا تو وہ اس کی قبر پر جایا کرتے اور وہاں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(الامر بالمعروف والنھی عن المنکر للخلال ۱۲۳ و مصنف ابن ابی شیبه ۳ ۲۳۶ و شرح الصدور.۴۰۳ و تذکرة الموتی للقرطبی ۴۹و کتاب الروح ۱۲ بحواله القول المنصور)

نمبر (۴) امام طاوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اِنَّ الْمَوْتیٰ یُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ سَبْعًا فکَانُوْا یسْتحِبُّوْن اَنْ یُّطْعَم عنْھُمْ تلْکَ الْاَیَّام.

کہ بے شک مردے سات دن تک اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں تو وہ (یعنی صحابہ) سات دن تک ان کی طرف سے کھانا کھلانا مستحب سمجھتے تھے

(حلیة الاولیاء ۴ ۱۱ و احوال القبور و احوال اھلھا الی النشور ۱۴ وشرح الصدور ۱۹۴)

Marfat.com

نمبر (۵) امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عن احمد بن حنبل قال اِذَا دَخَلْتُمْ مِنْ مقابرِ فاقرؤا بفاتحة الكتاب وَالْمُعوَّذَ تَينِ وقُلْ هُوَ اللّٰهُ احد وجعلوا ذالک لاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاِنَّهُ يَصِلُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قُوْلُوْ اللَّهُمَّ اِنْ فَضْلَه لاَهْلِ الْمَقَابِرِ.

محمد بن احمد مروزی سے روایت ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ فاتحہ اور سورہ اخلاص اور فلق و ناس پڑھ کر ثواب قبرستان والوں کی ارواح کو پہنچاؤ بے شک وہ انہیں پہنچے گا پھر تم کہو کہ اے اللہ اس کو قبرستان والوں کے لیے فضیلت بنا۔

(المغنی لابن القدامة المقدسی ۱/۴۳۶ لفظه و طبقات الحنابله لابن ابی یعلی ۱۹۶ و العاقبة لعبدالحق ۲۵۵ برقم ۵۷۸ و شرح الصدور ۴۰۴ و تزکرة الموتی للقرطبی ۵۰)

یادرہے پہلے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرات علی القبور کا انکار کرتے تھے لیکن بعد میں آپ نے رجوع کر لیا تھا جیسا کہ ابن قیم وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے۔

قرات علی القبور پر امام احمد بن حنبل کا رجوع۔

اخبرنی الحسن بن احمد الوراق. حدثنی علی بن موسی الحداد وکان صدوقا. قال كُنْتُ مَعَ احمد بن حنبل و محمد بن قدامة الجوهری فِی جنازةٍ. فَلَمَّا دُفِنَ الْمَيِّتُ جلس رَجُلٌ ضَرِيْرًا يقرأ

امام ابوبکر خلال کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن بن احمد الوراق نے کہ مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ الحداد نے جو صدوق ہیں نے کہا کہ میں امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن قدامہ جوہری کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا جب میت کو دفن کر دیا گیا تو ایک

Marfat.com

عِنْدَالقَبْرِ. فَقَالَ لَه' احمد يَاهٰذَا اِنَّ الْقِرَأَةَ عِنْدَ الْقَبْرِبِدْعَة" فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ اَلْمَقَابِرِقَالَ محمد بن قدامة لاحمد بن حنبل يَا ابا عبداللّٰهِ مَاتَقُوْلُ فِي مبشر الحلبي. قَالَ ثِقَة" قَالَ كَتَبْتُ عَنْه' شيئاً! قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرنِيْ مبشر عَنْ عَبْدالرَّحْمن بُن الْعلاء بن الْلجْلاج. عَنْ اَبِيْهِ اَنَّه' اَوْصٰى اِذَا دُفِنَ اَنْ يَقْرَاءُ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَ خَاتِمَتِهَا. وَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرٍ رَضِيَ اللهُ تعالى عنه يُوْصِيْ بِذَالِكَ فَقَالَ لَه' احمد فَارْجِعْ وَقُلْ لِلرَّجُلِ يَقْرَاءُ.

(الامر بالمعروف والنهي عن المنكر للخلال ١٢٢ و كتاب الروح ٥٦ و المغني لابن قدامة ٣/٥١٨، ٥١٩)

نابینا شخص قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے بیٹھا تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا قبر کے پاس قرآن پڑھنا بدعت ہے راوی کہتے ہیں جب ہم قبرستان سے نکلے تو محمد بن قدامہ نے امام احمد سے پوچھا کہ آپ مبشر حلبی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو امام احمد نے کہا کہ وہ ثقہ ہے کہا کیا میں اس سے روایت لے سکتا ہوں تو امام احمد نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی مبشر حلبی نے انہوں نے عبدالرحمن بن العلاء بن لجلاج سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد نے وصیت کی کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میرے سرہانے سورۃ بقرۃ کا اول و آخر تلاوت کرنا کیونکہ میں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ انہوں نے یہی وصیت فرمائی تھی تو امام احمد نے ان سے فرمایا کہ فوراً پلٹ جاؤ اور اس شخص کو کہہ کہ وہ قرآن مجید پڑھے.

Marfat.com

نمبر(٦)   امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَالَ الزعفرانی! سَالْتُ الشَّافعی عَنِ القِرَاءَ ةِ عِنْدَالْقَبْرِ فَقَالَ لا بَأْسَ بِهٖ. زعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سوال کیا کہ قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(الامر بالمعروف و نهی عن المنکر للخلال ۱۲۳ شرح الصدور ۴۰۳)

نمبر(٧)   مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا کہ مالک بن دینار سے روایت ہے کہ میں جمعۃ المبارک کی رات ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے تو میں نے کہا کہ لا الہ الا اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کی مغفرت کردی ہے تو ایک غیبی آواز آتی ہے کہ اے مالک بن دینار یہ مومنوں کا تحفہ ہے اپنے بھائیوں کے لیے میں نے اس کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ کس نے ہدیہ بھیجا ہے تو آواز آئی ایک مومن بندہ اس قبرستان میں آیا اور اس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور ان دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُل یَا یُّھَاالْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا اور کہا اے اللہ میں ان دو رکعتوں کا ثواب ان تمام قبرستان والے مسلمانوں کو بخشتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کی وجہ سے یہ روشنی اور نور ہم کو دیا اور ہماری قبروں کو مشرق و مغرب میں وسعت دی اور فرحت پیدا فرمادی۔

Marfat.com

قَالَ مالک فَلَمْ اَزِلْ اَقْرَاُهُمَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ جُمْعَةٍ فَرَأَیْتُ النَّبِی ﷺ فِیْ مَنَامِیْ یَقُوْلُ لِیْ. یَا مالک بْن دِیْنار قَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ بِعَدَدِ النُّوْرِ الَّذِیْ اَهْدَیْتَه' اِلٰی اُمَّتِیْ وَلَکَ ثَوَابُ ذالک ثُمَّ قَالَ لِیْ و بنی اللّٰهُ لَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَةِ فِیْ قَصْرٍ یُقَالُ لَه' الْمُنِیْفُ قُلْتُ وَمَا الْمُنِیْفُ. قَالَ الْمَطَلُّ علٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ.

(شرح الصدور ۲۹۶)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ ہر جمعہ کی رات کو دو رکعت اس طرح پڑھ کر مسلمانوں کی ارواح کو بخشتا۔ پس ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے مالک بن دینار بے شک اللہ تعالی نے تجھ کو بخش دیا ہے۔ جتنی مرتبہ تو نے میری امت کو نور کا تحفہ بھیجا ہے اتنا ہی ثواب اللہ تعالی نے تیرے لیے کیا ہے اور اللہ تعالی نے تیرے لیے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ مالک بن دینار فرماتے ہیں میں نے عرض کی منیف کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

نمبر (۸) مُردوں کے لیے قرآن خوانی کرنا

قَالَ الْحافظ شَمْسُ الدِّیْن بْن عبدالواحد مازالُوْا فِیْ کُلِّ مِصْرٍ یجتمعُوْن و یقرَاُوْن لِموْتَهِم مِنْ غیْرِ نکیْرٍ فکان ذٰلک اجماعًا.

حافظ شمس الدین عبدالواحد کہتے ہیں ہر شہر میں مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اپنے فوت شدگان کے لیے قرآن کریم کی قرات کرتے ہیں اور کبھی

Marfat.com

(مظھری زیر آیت و ان لیس للانسان الا ما سعی ضیاء القرآن ایضا) کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا گویا کہ اس پر امت کا اجماع ہے۔

نمبر (۹) امام ابن قدامہ مقدسی حنبلی

وَلَنَا مَا ذَكَرْنَاهُ وَاِنَّهُ اِجْمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُمْ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ وَّ مِصْرٍ يَجْتَمِعُوْنَ وَيَقْرَاُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ اِلٰى مَوْتَاهُمْ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ.

اور ہمارے دلائل سے جو کہ ہم نے بیان کیے ہیں اور یہ کہ اس پر اجماع ہے۔ کیونکہ ہمیشہ سے ہر دور میں اور ہر شہر میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب اپنے مرنے والوں کو بخشتے ہیں اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

(المغنی مع الشرح الکبیر ۲: ۴۲۹)

نمبر (۱۰) حضرت حماد مکی

آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں گیا اور میں ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان والے حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں تو میں نے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے۔

قَالُوْا لَا وَلٰكِنْ رَجُلًا مِّنْ اِخْوَانِنَا قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا فَنَحْنُ نَقْتَسِمُهٗ مُنْذُ سَنَةٍ.

انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہمارے ایک مسلمان بھائی نے سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا ہے جس کو ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔

(شرح الصدور ۳۰۴)

نمبر (۱۱) امام خیثم کی وصیت

Marfat.com

عَنْ خیثم اَنّہٗ اَوْصٰی اَنْ یُّدْفِنُ فِیْ قَبْرَۃً فقرأً قومہٗ.

امام خیثم نے وصیت فرمائی کہ ان کو قبرستان میں دفن کیا جائے تو ان کی قوم ان پر قرآن پڑھے۔

(کتاب الزھد لامام احمد ۴۲۹)

نمبر (۱۲) امام ابن الصلاح

ایک سوال کہ کیا انسان کو جائز ہے کہ وہ قرآن پڑھے اور اس کا ثواب اپنے والدین واقربا کو بالخصوص اور عام مسلمانوں کو بالعموم ہدیہ کرے اور کیا قرآن پڑھنا قبر کے قریب یا دور اس میں فرق ہے جواب فرماتے ہیں کہ

اَمّا قراءۃُ القرآن ففیہِ خلافٌ بیْنِ الفقھاء والّذی علیہِ عملُ اکثرا لنّاسِ تجویزًا ذٰلک و ینبغی اَنْ یّقوْلُ اِذا ارادَ ذٰلک اللّٰھمّ اوصلْ ثوابَ ما قرأتُہٗ لِفُلانٍ ولِمنْ یُریدُ فیجعلہٗ دُعاءٍ ولا یختلفُ فی ذٰلک القریبِ والبعیدِ.

یعنی قرات قرآن کے ثواب پہنچانے میں فقہا کا اختلاف ہے اور اکثریت کے نزدیک یہ جائز ہے اور چاہیے کہ وہ یوں کہے اے اللہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب فلاں کو پہنچا اور جس کو چاہے اس کو دعا میں شامل کرے اور قبر کے قریب یا دور پڑھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(فتاوی و مسائل ابن الصلاح ۱/۱۹۲، ۱۹۳)

نمبر (۱۳) امام قرطبی

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام فتوی دیا کرتے تھے کہ میت کو تلاوت قرآن کا ثواب نہیں پہنچتا جب وہ فوت ہوئے تو ان کے دفن کے بعد ان کے اصحاب نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میت کو قرات

Marfat.com

قرآن کا ثواب نہیں پہنچتا یہ کیسی بات ہے۔

قال لہ' کُنتُ اَقُولُ ذالِکَ فِی دَارِ الدُّنیا وَالاٰنَ فَقَد رَجعتُ عَنہ' لَمَّا رَایتُ مِن کَرمِ اللہِ فِی ذَالِکَ وانّہ' یصِلُ اِلیہِ ثوابُ ذالِکَ.

فرمایا دنیا میں تو میں ایسا ہی کہا کرتا تھا پس اب میں اس سے رجوع کر چکا ہوں کیونکہ میں نے یہاں دیکھا کہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ثواب پہنچتا ہے۔

(شرح الصدور ۴۰۳)

نمبر (۱۴) امام جلال الدین سیوطی

قال السیوطی واَمّا القرائۃُ علی القبر فجزم" بمشرُوعِیتِھا اصحابُنا وغیرھُم.

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے جواز پر ہمارے اصحاب اور دوسرے حضرات نے یقین کیا ہے یعنی اس کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں

(شرح الصدور ۴۰۳)

نمبر ۱۵ فتاوی نووی

یصلہ' ثوابُ الدُّعاءِ و ثوابُ الصّدقۃ بالاجماعِ واختلفُوا فی ثوابِ القرائۃ فقال احمد و بعضُ اصحابِ الشافعی یصلُ وقال الشافعی والاکثرُون لا یصلُ.

یعنی میت کو دعا اور صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے اس پر اجماع ہے اور اختلاف قرات کے ثواب پہنچنے میں ہے پس امام احمد اور بعض شوافع نے کہا کہ پہنچتا ہے اور امام شافعی اور ان کے اصحاب میں سے زیادہ نے کہا کہ نہیں پہنچتا۔

(فتاوی الامام النووی ۵۹)

Marfat.com

نمبر (۱۵) امام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغانی

الاصلُ فی ھذا الْباب اِنَّ الْانسانَ لَه' اَنْ یَجْعَلَ ثواب عَمَلِه لِغیرِہٖ صَلٰوۃً اَوْ صَوْمًا اَوْ صدقَۃً اَوْ غَیرِھَا عِندَ اَھلِ السُّنَّۃِ وَالْجَماعَۃِ.	اس باب میں اصل یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دے سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ۔

(الھدایہ مع الدرایۃ باب الحج عن الغیر ۲۹۶)

نمبر (۱۶) غیر مقلدین کے امام شوکانی لکھتے ہیں۔

وَ قالَ فی شَرحِ الْکنزِ اِنَّ لِلْانْسَانِ اَنْ یجعلَ ثواب عمل لغیرہ صلوٰۃً کان اَوْ صوما اَوْ حجًا اَوْ صدقۃ اَوْ قِرَاۃِ الْقُرآن اَوْ غیر ذالک مِنْ جَمیعِ اَنْواعِ البِرِّ و یصل ذالک اِلَی الْمَیّتِ وَ ینفعُه' عنداھل الْسُنَّۃ.	اور کہا کہ شرح کنز میں ہے کہ بے شک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دے سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرات قرآن یا ان کے علاوہ ہر قسم کی نیکی اہل سنت کے نزدیک میت کو ان کا ثواب پہنچتا ہے اور نفع دیتا ہے۔

(نیل الاوطار ۴ ۹۹)

نمبر (۱۷) شاہ عبدالحق محدث دہلوی

و مستحب است کہ تصدق کردہ شود از میت بعد از رفتن او از عالم	اور مستحب ہے کہ میت کے اس دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف

Marfat.com

تا هفت روز و تصدق از میت نفع میکند او را بے خلاف میاں اهل علم و وارد شده است دراں حدیث صحیحه خصوصاً و بعضے از علماء گفته اند که نمی رسد به میت مگر صدقه و دعا و در بعض روایات آمد است که روح میت می آید خانه خود را شب جمعه پس نظر میکند که تصدق میکند از وے یانه.

سے صدقہ وخیرات کیا جائے کہ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا اسے نفع دیتا ہے اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس کے جواز میں خصوصاً احادیث صحیحہ وارد ہیں۔ بعض علماء نے کہا کہ میت کو صرف صدقہ اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔

(اشعه اللمعات ۱ ۷۱۶)

تلاوت قرآن کے متعلق لکھتے ہیں

واختلاف کردہ اند در گردانیدن ثواب قرآن برائے میت و وصول ثواب آں بدو قول صحیح وصول است و مکروہ نیست قرات قرآن بر قبر و هو الصحیح ذکرہ الشیخ ابن الهمام۔

(اشعه اللمعات ۱ ۷۱۹)

اور میت کے لیے قرآن کی تلاوت کا ثواب کرنے اور پہنچنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ پہنچتا ہے۔ اور قبر پر قرآن پڑھنا مکروہ نہیں ہے یہی صحیح ہے جیسا کہ ابن الہمام نے ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

نمبر (۱۸) علامہ ثناء اللہ پانی پتی

جمهور فقهاء حكم كرده اند كه ثواب قرات قرآن و اعتكاف وغيره هر عبادت بميت مير سدو به قال ابو حنيفه و مالك و احمد وحافظ شمس الدين بن عبدالواحد گفته اند كه از قديم در شهر مسلمانان جمع مى شوند و براى اموات قرآن مجيد مى خوانند پس اجماع شد.

کہ جمہور فقہاء نے حکم کیا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے اور اعتکاف کرنے اور اسی طرح ہر عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے امام ابو حنیفہ۔ امام مالک امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں اور حافظ شمس الدین بن عبدالواحد نے کہا کہ ہر شہر میں مسلمان زمانہ قدیم سے اکٹھے ہو کر مردوں کے لیے قرآن خوانی کرتے ہیں پس اس پر اجماع ہے۔

(تذکرۃ الموتی والقبور ۴۹)

نمبر (۱۹) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

طعامیکه ثواب آں نیاز حضرت امامین کریمین نمایند و بر آں فاتحه و قل و درود خوانند تبرک می شود و خوردن بسیار خوب است۔

یعنی وہ کھانا جس کا ثواب امامین حسنین کریمین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

(فتاوی عزیزی ۱: ۷۱)

Marfat.com

نمبر (۲۰) محمد جعفر بن عبدالکریم سندھی ۱۰۰۰ھ

والسُّنة ان یتصدّق ولیّ المیّت قبلِ مضی اللّیلة الاوّلی ما تیسّر له فان لم یجد شیئا فلیصلّ رکعتین و یقرأ فی کلّ رکعة بفاتحه الکتاب و آیة الکرسیّ و سورة التکاثر عشر مرّات فاذا فرغ قال اللّهمّ صلّیتُ هذه الصلوٰة و انت تعلم بما اردتُ بها اللّهمّ ابعث ثوابها الی قبر فلان المیّت فانّ اللّه تعالٰی یعطیه ثوابا جزیلا و نورا حسنا و درجة و شفاعة و یستحبُّ ان یتصدّق عن المیّت بعده الی سبعة ایام فی المصابیح قال النّبیّ ﷺ لا یاتی علی المیّتِ لیلة اشدُّ من اوّل لیلة فارحموا اموتاکم بشیءٍ من الصدقة.

(المتانة فی المرمة عن الخزانة ۳۰۹)

اور سنت یہ ہے کہ میت کا ولی پہلی رات گزرنے سے پہلے صدقہ کرے جو اس کو میسر ہو اور اگر صدقہ کرنے کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں تو وہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۃ التکاثر دس مرتبہ پڑھے اور جب فارغ ہو تو کہے اے اللہ میں نے یہ نماز پڑھی اور تو جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ کیا چاہتا ہوں اے اللہ اس کا ثواب فلاں مرنے والے کی قبر میں بھیج پس اللہ تعالیٰ اس کو ثواب جزیل اور حسین نور عطا فرمائے گا اور اس کا درجہ بڑھائے گا اور اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرے گا اور مستحب یہ ہے کہ میت کی طرف سے اس کے بعد سات دن تک صدقہ کرے اور مصابیح میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت پر سب سے سخت اس کی پہلی رات ہوتی ہے پس اپنے مرنے والوں پر کوئی شے صدقہ کرکے رحم کرو۔

Marfat.com

مزید آگے لکھتے ہیں

رَجُل'' اَعتَقَ عَبدَہ' عَنْ اَبِیہِ الْمَیِّتِ فَالُو لَا ءِ لَہ' وَالْاَجْرُ لِلْاَبِ مِن غَیرِ اَنْ یُنقَصَ مِن اَجرِ الْابنِ وَ کَذَالِکَ الصَّدَقَاتُ وَالدَّعْوَاتُ لِوَالِدَیہِ وَلِجَمِیعِ الْمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ یَکُونُ الْاَجرُ لِوَالِدَیہِ وَالْجَمِیعِ الْمُؤمِنِینَ وَالْمُؤمِنَات فی اُلتاتار خانِیَۃِ الا فْضَلُ لِمَنْ یَتَصَدَّقَ نَفلاً اَنْ یَنْوِیَ لِجَمِیعِ الْمُؤمِنِینَ وَالْمُؤمِنَاتِ لِاَنَّھَا تَصِلُ اِلَیھِمْ وَلَا یُنقَصُ مِنْ اَجرِہٖ شَیء''۔

(المتانۃ فی السرمۃ عن الخزانۃ ۳۱۰/۳۰۹)

یعنی آدمی نے غلام آزاد کیا اپنے مرنے والے باپ کی طرف سے تو ولاء اس کے لیے اور اجر اس کے باپ کے لیے ہے اور بیٹے کے اجر سے کچھ کم بھی نہیں ہوگا اور اسی طرح والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے صدقات اور دعائیں کہ ان کا اجر والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو ہوگا اور فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ جو نفلی صدقہ کرے اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے نیت کرے کیونکہ وہ ان کو پہنچے گا اور اس کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہیں ہوگا۔

نمبر(۲۱) شاہ ولی اللہ کا تیجہ اور قرآن خوانی

روز سوم کثرت ھجوم مردم آں قدر بود کہ بیروں از حساب است ھشتا د و یک کلام اللہ بہ شمار

تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوں گے کلمہ طیبہ کا تو

Marfat.com

آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ اندازہ نہیں۔

ر احصر نیست.

(ملفوظات شاہ عبدالعزیز ۸۰ بحوالہ جاء الحق)

نمبر (۲۲) حاجی امداداللہ مہاجر مکی

جب مثنوی شریف ختم ہوگئی اور بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی۔ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔

(شمائم امدادیہ ۱۲۹)

نمبر (۲۳) مروجہ طریقہ ایصال ثواب اور پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی۔

پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی اور دسواں۔ بیسواں۔ چہلم ششماہی سالنامہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برات اور دیگر ایصال ثواب کے قاعدے پر مبنی ہیں اور مشرب اس فقیر کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ فقیر پابند اس ہیئت کا نہیں مگر کرنے والوں پر انکار نہیں کرتا اور یہی عمل درآمد

Marfat.com

اس مسئلہ میں رکھنا چاہیے۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مع توضیحات وتشریحات مفتی خلیل احمد برکاتی صاحب ۱۴۱۔۱۴۹)

نمبر (۲۴) رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور فاتحہ مروجہ

سوال. فاتحه مروجه یعنی طعام را روبرو نهاده دست بر داشته چه حکم دارد.

یعنی فاتحہ مروجہ کہ کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کیا حکم رکھتا ہے۔

جواب!

واگر کسے ایں طور مخصوص	اور اگر کوئی اس مخصوص عمل کو بجالائے تو
بعمل آوردں طعام نمی شود	کھانا حرام نہیں ہوتا اس کے کھانے میں
بخوردنش مضائقه نیست و ایں را	کوئی مضائقہ نہیں اور اس کو ضروری جاننا (
ضروری دانستن مذموم است و	فرض واجب وغیرہ) بری بات ہے اور بہتر
بهتر آنست که هرچه خواهند	یہ ہے کہ جو کچھ پڑھا گیا ہو اس کا ثواب
خوانده ثواب آں بمیت رسانند و	میت کو بخش دیا جائے اور کھانا صدقہ کی
طعام رابه نیت تصدق بفقراء	نیت سے فقیروں کو کھلا دیا جائے اور اس کا
خونند و ثوابش نیز باموات رسانند	ثواب مردوں کو پہنچا دیا جائے۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ۱۵۲ کراچی)

نمبر (۲۵) شاہ اسمعیل دہلوی

اور یہ گمان نہ کریں کہ فوت شدہ لوگوں کو طعام سے فائدہ پہنچانا اور ان کی فاتحہ

Marfat.com

خوانی ٹھیک نہیں ہے اس لیے کہ یہ کام تو بہت بہتر اور افضل ہے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ رسم کا پابند نہ ہونا چاہیے تاریخ اور دن اور طعام کی جنس اور قسم کی تعین کے بغیر جس وقت اور جس قدر کہ موجب ثواب ہو بجالائے اور جب میت کو کچھ نفع پہنچانا منظور ہو تو اسے کھانے کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہیے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ صرف سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ثواب بہت ہے۔

(صراط مستقیم مترجم ۸۹ ادارہ نشریات لاہور)

نمبر (۲۶) اشرف علی تھانوی دیوبندی

اور بعض محض اللہ تعالی کے لیے نیاز دیتے ہیں اور ان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالی اس طعام کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو پہنچادے یہ جائز ہے اور ایسا طعام وشیرینی حلال ہے بلکہ ثواب ہے۔ (فتاوی اشرفیہ ۱۵۳ کراچی)

نمبر (۲۷) مولوی ظہیرالدین نبیرہ شاہ رفیع الدین دہلوی اور ایک قطرہ پانی کی وجہ سے قبر میں انعام۔

راقم کے روبرو حضرت نے فرمایا کہ پرانے شہر دہلی میں ایک شخص رہتا تھا وہ مر گیا ایک دختر اس نے چھوڑی ایک شخص نے اس متوفی کو خواب میں دیکھا کہ میری بیٹی سے کہو کچھ للہ میرے واسطے خیرات کرے صبح کو اس نے اس کی بیٹی کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ آوارہ ہوکر طوائفوں میں مل گئی اور شاہجہان آباد میں ہے یہ شخص گیا تو کوٹھے پر بازار میں رہتی تھی اور کواڑوں کو قفل لگا ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ دریا پر واسطے غسل کے

Marfat.com

گئی ہے یہ شخص جمنا گھاٹ پر گئے دیکھا کہ وہ کئی مردوں کے ساتھ نہا رہی ہے اور چھینٹوں سے آپس میں لڑ رہی ہے انہوں نے کنارے پر سے اس کے باپ کا پیغام ادا کیا اس نے سنتے ہی ایک دو ہتڑ پانی بھر کر پھینکا اور کہا کہ یہ میں نے اللہ کے واسطے دیا۔ یہ شخص شرمندہ ہو کر چلے گئے اسی رات اس مرد کو یعنی اس کے باپ کو خواب میں دیکھا انہوں نے کہا میں نے جا کر دیکھا کہ اس کی اوقات سب خراب ہو گئی ہے اس نے کہا خیر یہ اس کے عمل ہیں لیکن اس نے جو دو ہتڑ بھر کر پھینکا تھا اس کا ایک قطرہ ایک جانور کے حلق میں جو متصل کنارے دریا کے بہت پیا سا تھا پہنچا اس کے عوض میرے اوپر بڑے انعام حق تعالیٰ نے کیے میں تمہارا بڑا شکر گزار ہوں۔ (کمالات عزیزی ۱۸)

نمبر (۲۸) غیر مقلدین کے علماء شوکانی۔ محمد بن اسمعیل میر نذیر حسین ثناء اللہ وغیرہم۔

جب علامہ شوکانی اور محمد بن اسمعیل امیر کی تحقیق ایصال ثواب' قرات قرآن وعبادات بدنیہ کے متعلق سن چکے تو اب آخر میں علامہ ابن النحوی کی تحقیق بھی سن لینا خالی از فائدہ نہیں آپ شرح المنہاج میں فرماتے ہیں کہ!

وَالظَّاهِرُ اَنَّ الدُّعَاءَ مُتفق'' علَيهِ اَنَّه' يَنفَعُ الُميِّتَ وَالُحيَّ الُقَرِيُبَ وَالُبَعِيدَ وَغَيرِهَا وَ عَلٰى ذَالِكَ اَحَادِيُث'' كَثِيُرَة'' بَلُ كَانَ اَفُضَلُ اَنُ يَّدُعُوُ ا

اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی نزدیک ہو یا دور اور اس کے متعلق بہت سی حدیثیں وارد ہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے

Marfat.com

لِاَخِیہِ بِظَھْرِ الْغَیبِ۔ بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرے۔

(فتاوی نذیریہ ۱/۲۲۷ و فتاوی ثنائیہ ۲/۳۹ و نیل الاوطار ۴/۱۰۰)

نمبر (۲۸) فتاوی علمائے حدیث

سوال: میت کے ایصالِ ثواب اور مغفرت کیلئے قرآن مجید اور بخاری شریف یا دیگر وظائف مثلاً حصن حصین اور دینی کتب کا ختم کرانا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: اس کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ میرا مسلک وہی ہے جو حضرت مولانا ومرشدنا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری کا ہے۔ آپ کا فتویٰ فتاوی نذیریہ جلد اول ص: ۴۴۱ پر درج ہے۔ بعینہٖ آپ کے فتویٰ کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

متاخرین علمائے اہلحدیث سے علامہ محمد بن اسماعیل امیر نے سبل السلام میں مسلک حنفیہ کو ارجح دلیلاً بتایا ہے۔ یعنی یہ کہا ہے کہ قرأت قرآن اور تمام عبادات بدنیہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ ازروئے دلیل زیادہ قوی ہے۔ اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اسی کو حق کہا ہے مگر اولاد کے ساتھ حق کہا ہے (مگر احادیث غیر اللہ سے بھی ثابت ہے چشتی غفرلہ) یعنی یہ کہا ہے کہ اولاد اپنے والدین کیلئے قرأۃ قرآن یا جس عبادت بدنی کا ثواب پہنچانا چاہے تو جائز ہے کیوں کہ اولاد کا تمام عمل خیر مالی ہو خواہ بدنی اور بدنی میں قرأۃ قرآن ہو یا نماز یا روزہ۔ یا کچھ اور سب والدین کو پہنچتا ہے۔ ان دونوں علامہ کی عبارتوں کو مع ترجمہ یہاں نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام جلد اول ص: ۲۰۷ میں ہے۔

Marfat.com

ان هذه الا دعية و نحو ها نا فعة
للميت بلا خلاف و اما غير ها من
قرأة القرآن فالشا فعي يقول لا
يصل ذالک اليه. و ذهب احمد و
جماعة من العماء الى وصولِ
ذالک اليه. و ذهب جماعة من
اهل السنة والحنفية الى ان
للانسان ان يجعل ثواب علمه
لغيره صلوٰة كان اوصوما او حجا
او صدقة او قرأ ة قرأن اوذكر اواى
نوع من انوع القرب و هذا هو
القول الارجح دليلا و قد اخرج
الدارقطني ان رجلا سأل النبى
صلى الله عليه وسلم انه كيف
يبر ابويه بعد موتهما فاجابه بانه
يصلى لهما مع صلوته و يصوم لهما
مع صيامه د واخرج ابو داؤد من
حديث معقل بن يسارٍ عنه صلى
الله عليه وسلم . اقرو اعلى

یعنی یہ زیارت قبر کی دعائیں اور مثلِ ان
کے اور دعائیں میت کو نافع ہیں۔ بلا
اختلاف میت کے لئے قرآن پڑھنا۔ سو
امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کا ثواب میت کو
نہیں پہنچتا ہے۔ اور امام احمد اور علماء کی ایک
جماعت کا مذہب ہے۔ کہ قرآن پڑھنے کا
ثواب ملتا ہے۔ اور علمائے اہلسنت سے ایک
جماعت کا اور حنفیہ کا مذہب ہے کہ انسان کو
جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو بخشے،
نماز ہو، یا روزہ یا صدقہ یا قراۃ قرآن یا
کوئی ذکر یا کسی قسم کی کوئی عبادت اور یہی
قول دلیل کی رُو سے زیادہ راجح ہے۔ اور
دار قطنی نے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے
رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ اپنے
والدین کے ساتھ ان کے مرنے کے بعد
کیوں کر نیکی واحسان کرے آپ نے فرمایا
! اپنی نماز کے ساتھ دونوں کیلئے نماز
پڑھے۔ اور اپنے روزہ کے ساتھ ان
دونوں کیلئے روزہ رکھے۔ اور ابوداؤد میں

Marfat.com

موتاكم سورة يسين و هو شامل للميت بل هو الحقيقة فيه واخرج الشيخان انه صلى الله عليه وسلم كان يضحي عن نفسه بكبشٍ وعن امته بكبشٍ وفيه اشارة الى ان الانسان ينفعه عمل غيره وقد بسطنا الكلام في حواشي ضوء النهار. بما يتضح منه قوة هذا لمذهب انتهىٰ .

(جلد۴ ۱۵۳۳ نیل الاوطار)

معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مُردوں پر یٰسین پڑھو۔ اور یہ حکم میت کو بھی شامل ہے۔ بلکہ حقیقتاً میت ہی کیلئے ہے۔ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مینڈھا اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک اپنی امت کی طرف سے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کو غیر کا عمل نفع دیتا ہے اور ہم نے حواشی ضوء النہار میں اس مسئلہ پر مبسوط کلام کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی مذہب قوی ہے۔

والحق انه يخصص عموم الاية بالصدقة من الولد كما في احاديث الباب و بالحج من الولد كما في خبر الخثعمية و من غير الولد ايضا كما في الحديث المحرم عن اخيه شبرمة ولم يستفصله ﷺ هل اوصى شبرمة ام لاو بالعتق من

حاصل اور خلاصہ ترجمہ اس عبارت کا بقدرِ ضرورت یہ ہے کہ حق یہ ہے کہ آیت وان لیس للانسان الا ما سعیٰ اپنے عموم پر نہیں اور اس کے عموم سے اولاد کا صدقہ خارج ہے۔ یعنی اولاد اپنے مرے ہوئے والدین کیلئے جو صدقہ کرے اس کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور اولاد اور غیر اولاد کا

Marfat.com

الولد كما وقع في البخاري في
حديث سعدٍ فلانا للمالكية على
المشهور عندهم و بالصلوة من
الولد ايضا لما روى الدارقطني ان
رجلا قال يا رسول الله انه كان لي
ابوان ببرهما في حال حيوتهما
فكيف لي برهما بعد موتهما فقال
صلى الله عليه وسلم ان من بعد
البران تصلي لهما مع صلاتك وا
ن تصوم لهما مع صيامك و
بالصيام من الولد لهذا الحديث و
لحديث ابن عباس عندالبخاري و
مسلم ان امرأة قالت يا رسول الله
ان امي ماتت و عليها صوم نذرٍ
فقال ارأيت لو كان دَين على امك
فقضيته و كان يؤدي عنها قالت
نعم قال فصومي عن امك و
اخرج مسلم و ابوداؤد و الترمذي
من حديث بريدة ان امرأة قالت انه

حج بھی خارج ہے۔ اس واسطے خثعمیہ کی
حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد جو اپنے
والدین کیلئے حج کرے اس کا ثواب
والدین کو پہنچتا ہے ،اور اولاد جو اپنے
والدین کیلئے غلام آزاد کرے تو اس کا
ثواب بھی والدین کو پہنچتا ہے جیسا کہ
بخاری میں سعد کی حدیث سے ثابت ہے
اور اولاد جو اپنے والدین کیلئے نماز پڑھے یا
روزہ رکھے۔ سو اس کا ثواب بھی والدین کو
پہنچتا ہے اس واسطے کہ دارقطنی میں ہے کہ
ایک مرد نے کہا! یا رسول اللہ میرے ماں
باپ تھے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ
نیکی واحسان کیا کرتا تھا پس ان کے مرنے
کے بعد ان کے ساتھ کیوں کر نیکی کروں
آپ نے فرمایا مرنے کے بعد نیکی یہ ہے
کہ اپنی نمازوں کے ساتھ اپنے والدین کیلئے
بھی نماز پڑھے اور اپنے روزے کے ساتھ
اپنے والدین کیلئے روزہ بھی رکھے۔ اور
صحیحین میں ابنِ عباسؓ کی حدیث میں ہے

Marfat.com

كان علی امی صوم شهر فاصوم
عنها قال الصومي عنها ومن غير
الولدايضاً لحديث من مات و عليه
صيام صام عنه وليه متفق عليه و
بقرأةِ يٰسين مِن الولد وغيره
لحديث اقرؤ اعلیٰ موتاكم يٰسين.
بالدعاء من الولد لحديث. اوولد
صالح يدعولهٗ و من غيره لحديث
استغفروا لا خكم و سئلوا له
التثبيت ولقوله تعالیٰ والذين
جاؤاجائوا من بعدهم يقولون ربنا
اغفرلنا ولا خواننا الذين سبقونا
بالايمان و لماثبت من الدعاء
للميت عندالزيارة لجميع ما يفعله
الولد لوالديه من اعمال
البر لحديث ولد الانسان من سعيه
انتهیٰ.

کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری
ماں مرگئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے
تھے آپ نے فرمایا بتا اگر تیری ماں کے ذمہ
قرض ہوتا اور اسکی طرف سے تو ادا کرتی تو
ادا ہو جاتا یا نہیں۔ اس نے کہاں ادا ہو جاتا
آپ نے فرمایا، روزہ رکھ اپنی ماں کی طرف
سے اور صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ ایک
عورت نے کہا میری ماں کے ذمہ ایک مہینہ
کے روزے ہیں تو کیا میں اس کی طرف
سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا اپنی ماں کی
طرف سے روزہ رکھ اور غیر اولاد کے روزہ
کا بھی ثواب میت کو پہنچتا ہے اس واسطے کہ
حدیث متفق علیہ میں آیا ہے کہ جو شخص مر
جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو
اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے اور
سورۃ یٰسین کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے
اولاد کی طرف سے بھی اور غیر اولاد کی
طرف سے بھی اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہے کہ اپنے مردوں پر یٰسین پڑھو

Marfat.com

اور دُعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد دعا کرے یا کوئی اور کار خیر جو اولاد اپنے والدین کے لیے کرے سب کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد اس کی سعی سے ہے (جب علامہ شوکانی اور علامہ محمد بن اسمعیل امیر کی تحقیق ایصال ثواب قراۃ قرآن وعبادت بدنیہ کے متعلق سن چکے تو اب آخر میں علامہ ابن النحوی کی تحقیق بھی سن لینا، خالی از فائدہ نہیں۔)

آپ شرح المنہاج میں فرماتے ہیں۔

لا یصل عندنا ثواب القرأة على المشهور والمختار الوصول اذا سأل الله ايصال ثواب قراءته و ينبغي الجزم به لانه دعاء. فاذا جاز الدعاء للميت بما ليس للداعي فلان يجوز بما هوله اولى ويبقى الامر فيه موقوفاً على استجابة الدعاء هذا المعنى لا

یعنی ہمارے نزدیک مشہور قول پر قرأت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے اور مختار یہ ہے کہ پہنچتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے قرأۃ قرآن کے ثواب پہنچنے کا سوال کرے (یعنی قرآن پڑھ کو دعا کرے اور یہ سوال کرے کہ یا اللہ اس قرأت کا ثواب میت کو پہنچا دے) اور دعا کے قبول ہونے پر موقوف رہے گا (یعنی اگر دعا اسکی قبول

Marfat.com

يختص بالقراءة بل يجزي في سائر الاعمال والظاهر ان الدعاء متفق عليه انه ينفع الميت والحي القريب والبعيد بوصية وغيرها و على ذالك احاديث كثيرة بل كان افضل ان يدعوا لاخيه بظهر الغيب انتهى ذكره في نيل الاوطار (فتاوی نذیریہ ۱ ۴۲۷ و فتاوی ثنائیہ ۲ ۳۹ و ماہنامہ الاسلم دہلی جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۴ و ترجمان دہلی جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۲ ا بحوالہ فتاوی علمائے حدیث ۵ ۳۴۲ تا ۳۵۰)

ہوئی تو قرأت کا ثواب میت کو پہنچے گا۔ اور اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں پہنچے گا) اور اس طرح پر قرأت کے ثواب پہنچنے کا جزم کرنا لائق ہے۔ اس واسطے کہ یہ دعا ہے پس جب کہ میت کیلئے ایسی چیز کی دعا کرنا جائز ہے۔ جو داعی کے اختیار میں نہیں ہے۔ تو اس کیلئے ایسی چیز کی دعا کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔ جو داعی کے اختیار میں ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی پہنچتا ہے نزدیک ہو خواہ دور ہو اس بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعا کرے۔ واللہ اعلم

نمبر (۲۹) علامہ محمد عبدالحی لکھنوی

سوال! اگر کوئی شخص کپڑا یا کھانا فی سبیل اللہ دے کر یا نماز نفل حج ادا کر کے اس کا ثواب کسی میت کی روح کو پہنچائے تو یہ ثواب میت کو پہنچے گا یا نہیں۔

جواب! عبادت مالی ہو یا بدنی یا مرکب از ہر دو۔ ہر ایک کا ثواب میت کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ عبدالحی اردو ۷۵)

Marfat.com

نمبر (۳۰) مولوی ابوالبرکات احمد

سوال! قبرستان میں کھول کر قرآن پڑھنا یا زبانی پڑھنا کیسا ہے وضاحت فرمائیں۔
جواب! اس مسئلہ میں اختلاف ہے میت کو دفن کے بعد اس کے سرہانے پر سورہ البقرہ کی اول آیات ھم المفلحون تک اور آخری آیت فانصر نا علی القوم الکافرین تک پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر پڑھنے کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے موقوفاً مرفوعاً طبرانی۔ مسند احمد۔ بزار وغیرہ میں آئی ہے بزار کی روایت کی صاحب تنقیح الرواۃ نے تحسین کی ہے۔ (فتاوٰی برکاتیہ ۱۷۶)

نمبر (۳۱) غیر مقلدین (وہابیوں) کے پیشوا نواب صدیق حسن اور طریقہ ختم خواجگان رحمۃ اللہ علیہم

یہ ختم جس نیت وقصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد ونہ بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار پھر فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے ان بزرگوں کی تعین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالی سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہے اور جب تک کام نہ ہو مداومت رکھے اللہ ہر مشکل آسان کرنے والا ہے اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولی ہے کیونکہ اللہ تعالی وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے خانقاہ شریف مظہریہ کا دستور یہ تھا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے

Marfat.com

کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات عالیہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالی سے ہم امداد واعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی کے ختم میں بھی معمول دعا اسی طور پر تھا میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق وابو یزید بسطامی وابو الحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ہیں تا ان سے شاہ نقشبند سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضا حاجات وحصول مرادات ودفع بلا وقہر اعداء و حساد ورفع درجات ووصال قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور ننانوے بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے گی اور سات دن تک اس پر مداومت کرے۔

قال وجربھا کثیر" ولکن اُوصُوْ لِمَنْ وصلَ الی مُرادِہٖ اَنْ لا یفشی سرہ لاحد من السفہاء لئلا یستعملوا فیما حرم ثم کان ذالک الترتیب عادۃ لھم یداومو نھا و یعملون بھا کل یوم مرۃ او مرتین صباحا و مساء او دبر کل

محرر سطور اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہے لیکن آبا و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گزرے ہیں اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی اسلیے میں نے اس ختم کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب جانا برکات اس ختم کے لاتقف عند حد ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی

Marfat.com

اَلْمَکْتُوْبَاتُ الْخَمسِ فَعَادَاتُ السَّادَاتِ السَّادَاتِ سَادَاتُ لِعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ یَنَالُ السِّیَادَۃَ وَالسَّعَادَۃَ وَھُوَا اَعْظَمَ الرُّکْنِ وَ اَفْضَلُ الْوِرْدِ الْمَخْصُوْصِ فِی الطَّرِیْقَۃِ النَّقْشُبَنْدِیَہ بَعدَ اِسمِ الذَّاتِ وَ نَفِی الاثْبَاتِ کَذَا ذَکَرَہ' اَبُو السَّعُودِ اِنتَھٰی۔

ہے اہلِ طریقہ مجددیہ کو بھی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد علی شوکانی بھی نقشبندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے وللہ الحمد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ در اعمال مشائخ ختم خواجگاں نیز مجرب است و طریقہ او معروف و مشہور و ختم یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیرِ یَا بَدِیعُ یک ہزار دو صد بار اول و آخر درود شریف صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی۔

دوسرا طریقہ

ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح انہتر بار اخلاص ایک ہزار بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کردے۔ واللہ اعلم۔

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ۔

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود

Marfat.com

پڑھے پھر پانسو بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ بلاکم بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان وختم مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کرلو۔

ختم قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد امر مہم کے مجرب سمجھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے بسم اللہ مع فاتحہ وکلمہ تمجید ودرود وسورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پرفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کرے۔

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پھر سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھ کر تقسیم کردے۔

ختم دفع شر

اسکا بہ نیت دفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول وآخر پانچ بار درود شریف پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے۔ وللہ الحمد۔

Marfat.com

ختم برائے میت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ھو اللہ احد مع بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر دس بار اَللّٰھُمَّ اغفِرہُ وَارحَمہُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ۔

(کتاب التعویذات اردو معروف الدعاء والدواء ۸۷۔۸۹)

اب اس عبارت کا مطالعہ فرمائیں جس کا ذکر نواب صدیق حسن نے کیا ہے یعنی خزینۃ الاسرار کی عبارت

نمبر (۳۲) محمد بن علی حقی النازلی لکھتے ہیں

اعلم ان الامام الھمام الفائق الذی ھو فی التفسیر والحدیث ناطق و فی جمع الطرق والاسرار سابق وھو سیدی جعفر صادق و ابو یزید البسطامی و ابو الحسن الخرقانی ومن دونھم الی شاہ النقشبندیہ قدس اللہ اسرارھم و

مفہوم: کے لئے گذشتہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

نفعنا بهم آمین انهم اتفقوا فی قضاء الحاجات و حصول المرادات و دفع البلاء و قهر الاعداء والحساد ورفع الدرجات و وصول القربات و ظهور التجلیات قد استعملو هذه الفائدة الجلیلة والاسرار الغریبة و هی الاستغفار مائة مرة والفاتحه سبع مرات والصلوة علی النبی ﷺ مائة مرة والم نشرح تسعة و سبعین مرة و قرائة سورة اخلاص الفاو احدة ثم الفاتحة سبع مرات و عند تمام الکل یصلی علی النبی ﷺ مائة مرة ثم یسئال حاجته و یطلب مقصوده فانها تقضی باذن الله تعالی و لا یتجاوز الی اربعة ایام و یداوم علیها الی سبعة ایام و جربها کثیر ولکن اوصو من وصل الی مراده ان لا یغشی سره

احادیث زیارت کی صحت پر ناقابل تردید دلائل

زیارتِ روضہ رسول ﷺ

مترجم:

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عباس رضوی صاحب

قرآن مجید کا آسان لفظی ترجمہ

نورالایمان

مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری صاحب

الگ الگ بارہ اور دس پاروں پہ مشتمل تین جلدات میں دستیاب ہے

Marfat.com

لا حد من السفهاء لئلا يستعملوها فيما حرم ثم كا ن ذالک الترتیب عادة لهم یداومونها ویعملون بها کل یوم مرة او مرتین صباحاً و مساحاً او دبر کل المکتوبات الخمس فعادات السادات سادات العادات ومن خالط السادات ینال السیادة والسعادة و هوا اعظمَ الرکن و افضل الورد المخصوص فی الطریقة النقشبندیه بعد اسم الذات و نفی الاثبات فان ارواح المشائخ برکة هذا الورد یمدون من استمد منهم و یغیثون من استغاث بهم و یعینون من استعان بهم و یخلصونه من انواع البلایا کذا ذکره ابو السعود.

(خزینة الاسرار الکبری ۲۲۰)

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اور بشریت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر
ایک بہترین کتاب

حقیقت

مسئلہ نور و بشر

ازقلم: خادم مناظر اہلسنت قاری
محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم: خادم مناظر اسلام قاری
محمد ارشد مسعود اشرف چشتی
شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مدلل
کتاب

Marfat.com

نمبر (۳۳) علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

الحمد لله رب العلمين، ليس في الاية ولا في الحديثِ انَّ الْمَيّتَ لَا ينفع بدعاءِ الْخلقِ لهٗ و بِمَا يُعملُ عنهُ منَ البرِّ بلِ الْبِرّبلِ ائمةُ الاسلامِ مُتفقُونَ على اِنتفاعِ الْمَيّتِ بِذالِكَ و هذا ممّا يعلمُ بِالاضطرارِ مِنْ دِيْنِ الْاِسْلَامُ وَقَدْ دَلَّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَةُ وَالْاِجْمَاعُ مِمَّنْ خَالَفَ ذالِكَ كَانَ مِنْ اَهلِ البدعِ.

(مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ ۲۴، ۳۰۶)

الحمد اللہ رب العالمین! مذکورہ آیت اور حدیث میں یہ (بالکل) نہیں ہے کہ میت اس دعا سے نفع حاصل نہیں کرتی جو مخلوق اس کیلئے کرتی ہے (اور نہ ہی آیت وحدیث میں ہی ہے کہ میت) اس نیک عمل سے نفع حاصل نہیں کرتی جو اس کیلئے کیا جائے۔ بلکہ آئمہ اسلام میت کے دعا و اعمال صالحہ سے منتفع ہونے پر مقفق ہیں اور یہ دین اسلام کے ضروری مسائل میں سے ہے۔ اور اس پر کتاب وسنت اور اجماع دلالت کرتے ہیں اور جو کوئی اس کی مخالفت کرے وہ بدعتی ہے۔

نمبر (۳۴) ابن قیم کا فتوی

وذهب بعض اهلِ الْبدعِ مِنْ اهلِ الْكَلامِ انهٗ لا يصلُ الى الْمَيّتِ شي " البتة لَا دُعاء" ولا غيره.

یعنی بعض اہل کتاب بدعتی کہتے ہیں کہ مردے کو نہ دعا کا ثواب پہنچتا ہے اور نہ کسی اور عمل کا۔ (کتاب الروح ۲۹۸)

نمبر (۳۵) محمد بن اسماعیل امیر کا فتوی

Marfat.com

اِنَّ هٰذِهِ الْاَدْعِيَةَ وَ نَحْوُهَا نَافِعَةٌ لِلْمَيِّتِ بِلَا خِلَافٍ وَاَمَّا غَيْرُهَا مِنْ قِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ لَهٗ فَالشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ لَا يَصِلُ ذَالِكَ اِلَيْهِ وَ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَ جَمَاعَةٌ" مِنَ الْعُلَمَاءِ اِلٰى وُصُوْلِ ذَالِكَ اِلَيْهِ وَ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ" مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ اِلٰى اَنَّ اللانسان اَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ صَلٰوةً كَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ حَجًّا اَوْ صَدَقَةً اَوْ قِرْئَةَ قُرْاٰنٍ اَوْ ذِكْرًا اَوْ اَيَّ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْقُرَبِ وَ هٰذَا هُوَ الْقَوْلُ الْاَرْجَعُ دَلِيْلًا.

یعنی یہ دعائیں اور ان کی مثل اور دعائیں بلا اختلاف میت کو نفع دیتی ہیں اور قران کی تلاوت کے بارے بلا اختلاف پس امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور امام احمد اور علماء کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے اور اہل سنت میں سے ایک جماعت اور حنفیہ کا یہ ہی مذہب ہے کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو بخشے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا قرات قرآن یا کوئی ذکر یا عبادت کی کوئی اور قسم اور یہی قول دلیل کی رو سے زیادہ راجح ہے۔

(سبل السلام شرح بلوغ المرام ۲/۵۸۶۔ ۵۸۷)

نمبر (۳۶) نواب وحید الزمان غیر مقلد کا فتوی

لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ اَنَّ الْاَمْوَاتَ تَنْتَفِعُ بِسَعْيِ الْاَحْيَاءِ فِيْ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا مَاتَسَبَّبَ اِلَيْهِ الْمَيِّتِ

یعنی اس میں اہل سنت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مردوں کو زندوں کی سعی کا دو طرح سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو

Marfat.com

فِی حَیَاتِهٖ و اُلثَّانِی دُعَاءُ اُلمُسْلِمِینَ وَ اِستِغفَارِهِمُ لَه' وَالصَّدَقَة' وَاُلحَجُّ وَاختَلَفَ اَصْحَابُنَا فِی ثَوَابِ اُلعِبَادَاتِ اُلبَدنِیَةِ کَقِرَائَةِ اُلقُرانَ وَ غَیرِهَا وَ مَذُهَبُ اُلمُحَقِقِینَ مِنْ اَهلِ اُلحَدِیثِ اَنَّ ثَوَابَ کُلِّ عِبَادَةٍ بَدنِیَّةٍ کَانَت کَخَتمِ اُلقُرانَ اَوُ مَالِیَةٍ کَا الصَّدَقَةِ یَصِلُ اِلَیهِم سَوَاء'' اِهدٰی لَهُمْ کُلُّ الثَّوَابِ اَوُ نِصفَه' اَوُ رُبعَه' نَصَّ عَلَیهِ الامام احمد و قَالَ یَصِلُ اِلَی المَیِّتِ کُلُّ شَیءٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَصَلٰوةٍ وَ حَجٍ وَ اِعتِکَافٍ وَقِرءَ اۃٍ وَ ذِکرٍ وَغَیرِ ذَالِکَ.

(هدیة المهدی ۱۰۷)

یہ کہ جس کا سبب مرنے والا خود بنا اپنی زندگی میں۔اور دوسرا مسلمانوں کا اس کے لیے دعا اور استغفار کرنا صدقہ اور حج کرنا اور ہمارے اصحاب نے بدنی عبادات میں اختلاف کیا ہے جیسے قرات قرآن وغیرہ اور اہل حدیث میں سے محققین کا مذہب یہ ہے کہ تمام عبادات بدنیہ جیسے ختم قرآن مجید یا مالی جیسے صدقہ کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے اور یہ بات برابر ہے کہ مردوں کو کل ثواب ایصال ثواب کیا جائے یا نصف یا چوتھائی اس پر امام احمد نے نص قائم کی ہے اور فرمایا ہے کہ میت کو ہر نیکی کا ثواب وہ صدقہ ہو نماز ہو حج ہو اعتکاف ہو قرآن مجید کی تلاوت ہو ذکر ہو یا اس سے علاوہ کوئی دوسری عبادت پہنچتا ہے۔

نمبر (۳۷) فقہ محمدیہ کلاں

مولوی نور الحسن غیر مقلد نے لکھا ہے

اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ علماء کہتے ہیں کہ قبر کے پاس

Marfat.com

قرآن پڑھنا مستحب ہے واسطے اس حدیث کے کہ آپ ﷺ نے ایک کھجور کی چھڑی تازہ چیر کر گاڑی اس واسطے کہ جب چھڑی کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو پھر قبر کے پاس قرآن پڑھنے سے بطریق اولی امید ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں ۱/۲۰۳)

نمبر (۳۸) فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

فَلِلانسَانِ اَنْ یَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَیرِہٖ عِندَ اَھلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ صَلٰوۃً کَانَ اَوْ صَومًا اَوْ حَجًّا اَوْ صَدَقَةً اَوْ قِرَائَةَ الْقُراٰنِ اَوِلْاَذْکَارِ اَوْ غَیرَ ذَالِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ وَ یَصِلُ ذَالِکَ اِلَی الْمَیِّتِ وَ ینفعُه۔

یعنی کوئی انسان اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو پہنچائے اہل سنت کے نزدیک یہ جائز ہے وہ عمل نماز ہو یا روزہ حج ہو یا صدقہ تلاوت قرآن مجید ہو یا ذکر یا اس کے علاوہ نیک اعمال میں سے کوئی عمل بھی ہو اور میت کو ان اعمال کا ثواب پہنچتا اور اسے نفع دیتا ہے۔

(حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۳۴۱، ۳۴۲)

نمبر (۳۹) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں

وَھٰذَا جائز" اَھلِ السُّنَّةِ وَھُوَ اَنْ یَجْعَلَ الاِنْسَانُ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَیرِہٖ صَلٰوۃً کَانَ اَو صَومًا اَوْ صَدَقَةً اَوْ غَیرَھَا. کَقِرَائَةِ الْقُراٰنِ وَالطَّوَافِ وَالعِتَاقِ وَالاَذکَارِ وَنَحوِھَا.

اور یہ اہل سنت کے نزدیک جائز ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو بخشے خواہ وہ نماز ہو یا روزہ ہو یا صدقہ ہو یا اسی طرح کی جیسے قرات قرآن طواف غلام آزاد کرنا اور ذکر اور اسی طرح کی دوسری چیزیں۔

(فتح باب العنایة بشرح النقایه ۱/۷۳۱)

Marfat.com

نمبر (۴۰) امام نووی اور منکرین پر فتوی

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ الْكَلَامِ مِنْ اِنَّ الْمَيِّتَ لَا يَلْحَقُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَوَابٌ فَهُوَا مَذْهَبٌ بَاطِلٌ قَطْعاً وَ خَطَأً بَيِّنٌ. مُخَالِفُ النُّصُوصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاجْمَاعِ الْاُمَّةِ فَلَا اِلْتِفَاتَ اِلَيْهِ.

یعنی بعض متکلم بدعتیوں نے کہا کہ میت کو اس کی موت کے بعد ثواب نہیں پہنچتا یہ مذہب یقیناً باطل ہے جو قرآن حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے پس اس کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔

(مسلم مع نووی ۱۴۱)

نمبر ۴۱ مولوی عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی غیر مقلد کا فتوی

اموات کو زندوں کے عمل سے فائدہ نہ پہنچنا معتزلہ کا مذہب ہے

سوال: جو یہ عقیدہ رکھے کہ ایصالِ ثواب بحق موتے از قسم طعام و پارچہ وغیرہ جائز نہیں نہ یہ ان کو پہنچے وہ سنت و جماعت والوں میں سے ہے یا نہ؟

جواب: صدقات کا ثواب باتفاق اہل سنت اور جماعت کے اموات کو پہنچتا ہے بعض فرقہ ضالہ معتزلہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ کسی عبادت کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا خواہ وہ عبادت بدنی ہو یا مالی صحیح مسلم میں ہے۔ ليس في الصدقات اختلاف میت کو صدقہ کا ثواب پہنچنے میں کوئی اختلاف نہیں امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔

فان الصدقة تصل الى الميت و ينتفع بها بلا خلاف بين المسلمين و هذا هوا لصواب وما ما حكاه الما وردى فى كتابه الحاوى عن بعض

Marfat.com

اصحاب الکلام من ان المیت لا یلحقه بعد موته ثواب فهو مذهب باطل قطعاً و خطأوبین لنصوص الکتاب والسنة واجماع الامة فلا التفات الیه ولا تعریج علیه . شرح فقہ اکبر میں ہے کہ اموات کو زندوں کے عمل سے فائدہ نہ پہنچنا مذہب معتزلہ کا ہے۔ (فتاوی غزنویہ ۱۷۹)

(فتاوی علمائے حدیث جلد نمبر ۵ ص:۳۴۶)

قرآن و احادیث اور اقوال متقدمین و متاخرین سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایصال ثواب کی حقیقت کو اسلام قبول کرتا ہے اور مسلمان دور نبوی ﷺ سے لے کر آج تک اپنے فوت شدگان کو مختلف طریقوں سے ایصال ثواب کرتے چلے آرہے ہیں اور یہ ایک جائز و مستحب و مسنون عمل ہے اور دوسرا یہ کہ ہر دور کے مسلمانوں نے اس کو اچھا سمجھا اور اس پر عمل کرتے آرہے ہیں اور احادیث سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ وہ کام جس کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے جیسا کہ روایت ہے کہ:

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَا عِنْدَاللّٰهِ حَسَن".

(اخرجه احمد فی مسنده ۱: ۳۷۹ و حاکم فی المستدرک ۳: ۷۸ و ابو نعیم فی الحیلة الاولیاء ۱: ۳۷۵ و فی کتاب الامامة ۳۷۶ و الطیالسی فی مسنده ۳۳ برقم ۲۴۶ البزار فی مسنده ۱: ۸۱ والبیهقی فی الاعتقاد ۲۰۸ و ابن الاعرابی فی المعجم ۱۶۲/۲ ۱ والطبرانی فی الکبیر ۹: ۱۱۳ والبغوی فی شرح السنة ۱: ۲۱۴ والخطیب فی الفقیة والمتفقه ۱/ ۴۲۳، ۴۲۲ و محمد فی الموطا ۱۰۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا

Marfat.com

جائیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مسلمان شروع سے اس عمل کو اچھا سمجھتے آ رہے ہیں بلکہ اس کے خلاف کو باطل کہتے ہیں جیسا کہ گذشتہ اوراق میں نقل ہو چکا۔

پس حدیث کی رو سے بھی معلوم ہو گیا کہ یہ عمل اللہ کی بارگاہ میں بھی اچھا ہے اور اس کو نہ ماننے والا قرآن واحادیث واجماع امت کا مخالف ہے اور کئی علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق میں گزرا۔

اور اگر یہ کام بدعت وحرام ہوتا تو یہ امت کبھی بھی اس پر اکٹھی نہ ہوتی کیونکہ

عن ابن عمر. قال رسول اللّٰہ ﷺ اِنَّ اللّٰہ لا یَجمعُ اُمَّتی اَوْ قالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ علی ضَلالَۃٍ و یَدُ اللّٰہِ علی الجماعۃِ وَمَنْ شذَّ شُذَّ فی النّار. و فی روایۃ اِنَّ اُمّتی لا تَجْتمِعُ علی الضّلالۃ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمد ﷺ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جدا ہوا تو تنہا آگ میں ڈالا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک میری امت کبھی بھی گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو گی۔

(ترمذی ۲ ۳۹ و حاکم فی المستدرک ۱/۱۱۷ و کتاب السنۃ لابی عاصم ۱ ۳۹، ۴۱ والمؤتلف والمختلف ۲۴۳)

لیکن بعض لوگ اس پر اعتراضات کرتے ہیں کہ کھانے کو سامنے رکھ کر پڑھنا جائز نہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ کھانا ہی حرام ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا

اگر کوئی کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن مجید کرتا ہے تو اس سے کھانا حرام نہیں ہوگا کیونکہ کھانا کھانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے بسم اللہ پڑھنے کا بھی حکم فرمایا اگر بسم اللہ جو قرآن مجید کی ایک آیت کا حصہ ہے اس کے پڑھنے سے کھانا حرام نہیں ہوتا بلکہ اس میں برکت ہو جاتی ہے تو قرآن مجید کی چند آیات پڑھنے سے حرام کیوں ہوگا۔

حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ مبارکہ بھی یہ تھا کہ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور پڑھنے کا حکم فرماتے تھے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے

نمبر (۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِي اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ.

(ترمذی ۲: ۸ و ابن ماجہ ۲۴۲/۲۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیت پڑھنے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے کیونکہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ہی آیت ہے اگر اس کے پڑھنے سے حرام نہیں تو چند آیات پڑھنے سے کیسے کھانا حرام ہوگا۔

علامہ محمود آلوسی حلال کو حرام کہنے کے متعلق وضاحت فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اِنَّ تَحرِیمَ الحَلاَلِ علی وَجهَینِ. الاَوَّلُ اِعتِقَادُ ثُبوتِ حُکمِ التَّحرِیمِ فِیہِ وھُوِ کَاعتِقَادُ ثُبوتِ حُکمِ التَّحلِیلِ فِی الحَرَامِ محظُور'' یُوجِبُ الکُفر. وَالثَّانِی الاِمتِنَاعُ مِنَ الحَلاَلِ مُطلَقًا اَو مُؤکِدًا بالیَمِینِ مَعَ حِلِّہ وھٰذا مُباح'' صرف'' و حلال'' مَحض''.

حلال کو حرام بنانے کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم یہ کہ حلال چیز کے متعلق حرام ہونے کا عقیدہ رکھنا وہ ایسے ہی ہے جیسے حرام کو حلال سمجھنے کا عقیدہ رکھنا یہ موجب کفر ہے دوسری قسم یہ کہ حلال سے رک جانا حلال کو استعمال نہ کرنا یا قسم اٹھا کر اپنے اوپر حرام کر لینا یہ مباح ہے بشرطیکہ اس حلال چیز پر عمل کرنا باعث عبادت نہ ہو۔

(روح المعانی ۱۴: ۱۴۸)

کھانے پر قرآن پڑھنا (آیۃ الکرسی) باعث برکت ہے

و اخرج ابو الحسن محمد بن احمد بن شمعون الواعظ فی امالیہ و ابن نجار عن عائشۃ اِنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبی ﷺ فَشکَا اِلَیہ اِنَّ مَا فِی بَیتِہٖ مَمحُوق'' مِنَ البَرَکَۃِ فقال اَینَ اَنتَ مِنَ آیت الکُرسِیَ مَا تُلِیتُ عِلَی طعامٍ وَّلا دامٍ اِلَّا اَنمَا اللّٰہ بَرَکَۃً ذالک الطَّعام ولاَ دام.

(درمنثور ۱: ۳۲۴)

ابوالحسن محمد بن احمد بن شمعون الواعظ نے امالی میں اور ابن نجار نے نقل کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس کے گھر میں بے برکتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو آیۃ الکرسی سے غافل ہے کیونکہ جس کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اسمیں برکت ڈال دیتا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کھانے پر تلاوت قرآن مجید کرنے سے کھانا بابرکت ہو جاتا ہے اور یہ ایک جائز عمل ہے اور کھانے وغیرہ پر اگر تلاوت قرآن مجید کی جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کھانا ناجائز ہوتا ہے بلکہ نبی اکرم ﷺ نے تو حکم فرمایا کہ اپنے کھانے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ زینت دو جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں ہے

حدیث نمبر (۳)

عن حسن قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ زَيِّنُوا اطعامكُم بِذكرِ اللّٰهِ وَلَا تَنامُوْا عليهِ فتقسُوْ له' قلوبكم (المنهاج في شعب الايمان ۲/۳۰۹)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اپنے کھانوں کو زینت بخشو اور اس سے غافل نہ ہو جاؤ کہ تمھارے دل سنگدل ہو جائیں۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَامْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَحرِ اِبلِهِم فَاَذِنَ لَهُم فَلَقِيَهُم عُمَرُ فَاَخبَرُوْهُ' فَقَالَ مَا بَقَآءُ كُم بعدَ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ لوگوں کا زادراہ ختم ہو گیا اور وہ خالی ہاتھ رہ گئے تو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تا کہ آپ ﷺ سے اونٹ

Marfat.com

ابلکم فدخل عمرُ علی النبیّ ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ ما بقاءُ هُم بعد ابلهم قال رسولُ اللہ ﷺ نادِ فی الناس یأتون بفضلِ ازوادِهم فدعا و برک علیه ثمّ دعاهم باوعیتهم فاحتثی الناسُ حتّی فرغوا ثمّ قال رسولُ اللہ ﷺ اشهدُ انْ لا الٰه الا اللہ و انی رسولُ اللہ.

(بخاری باب حمل الزاد فی الغزو ۱/۴۱۸ والبغوی فی شرح السنة ۱۳ ۲۹۸)

ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو ان کو یہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم زندہ کس طرح رہو گے پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد لوگ زندہ کیسے رہیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ لے آئیں۔ پس آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا کی پھر ان سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے جب فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۲ سے معلوم ہوا کہ کھانے پر قرآن پڑھنا ناجائز نہیں بلکہ باعث برکت ہے اگر کھانا سامنے رکھ کر قرآن کی تلاوت کی جائے تو کھانا حرام نہیں ہو جاتا بلکہ باعث برکت بن جاتا ہے اور نمبر ۴ سے معلوم ہوا کہ کھانا آگے رکھ کر دعا کرنا بھی جائز ہے اور اس کا کھانا بھی جائز۔

اب اگر کوئی ان احادیث کے مطابق قرآن کی تلاوت کرے اور دعا مانگے تو اس میں حرمت کہاں سے آجائے گی اور اس کا کھانا کیسے ناجائز ہوگا۔

حدیث نمبر (۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیم (یعنی حضرت انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے میرے خیال میں آپ کو بھوک لگی ہے تو کیا تیرے پاس کوئی شے ہے تو انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان کو لپیٹا اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور کچھ مجھ پر دے دیا پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تو میں اسے لے کر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ موجود تھے پس میں وہاں کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے تو میں نے عرض کی جی یا رسول اللہ ﷺ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں کو فرمایا اٹھو تو آپ ﷺ چلے اور میں سب سے آگے تھا یہاں تک کہ ابوطلحہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا تو ابوطلحہ نے کہا ام سلیم بے شک رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں کو ساتھ لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

Marfat.com

فقالت اللّٰه و رسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحه حتی لقی رسول اللّٰه ﷺ فاقبل رسول اللّٰه ﷺ معه حتی دخل فقال رسول اللّٰه ﷺ هلمی ما عندک یا ام سلیم فاتت بذالک الخبز فامر به رسول اللّٰه ﷺ ففت و عصرت علیه ام سلیم عکة لها فادمته ثم قال فیه رسول اللّٰه ﷺ ما شاء اللّٰه ان یقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتی اکل القوم کلهم و شبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون.

تو ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول جل و علی وصل اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں پھر ابو طلحہ چلے اور آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے ملے تو رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے ساتھ تشریف لائے تو فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو تمہارے پاس کھانا ہے وہ لے آؤ انہوں نے روٹی پیش کی آپ ﷺ نے روٹی کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا پھر ام سلیم نے ایک برتن سے گھی نچوڑ کر روٹی پر لگایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا پھر اس کے بعد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ پس ان کو اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر دس آدمیوں کو بلایا تو انہوں نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ تو انہیں بلایا گیا تو انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے یہاں تک کے تمام آدمیوں نے کھالیا اور سیر ہو کر چلے گئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

Marfat.com

(مسلم باب جواز استتباعة غیرہ الی دار من یثق برضاہ بذالک برقم (۵۳۱۶)
ومشکوۃ ۵۳۷ و ترمذی ابواب المناقب ۲۰۳/۱، ۲۰۴ و شرح السنۃ ۳۰۱/۱۳ و
سنن الکبری ۲۷۳/۷ و تمہید ۲۸۹/۱ و دلائل النبوۃ لابی نعیم ۴۱۵/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ کار تھا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر جو خدا کو منظور تھا وہ پڑھا تو لازماً وہ دعا اور اسماء الٰہیہ تھے یا قرآن مجید کا کوئی حصہ ہی ہوگا۔

حدیث نمبر (۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک پتھر کے برتن میں آپ ﷺ کے لیے مالیدہ ہدیہ میں بھیجا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا جاؤ اور تمہیں جو بھی مسلمانوں میں سے ملے بلا لاؤ پس مجھے جو بھی ملا میں اسے بلا لایا پھر وہ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلتے جاتے وَوَضَعَ النَّبِیُّ ﷺ یَدَہٗ عَلَی الطَّعَامِ فَدَعَا فِیْہِ وَ قَالَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ.

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس کھانے پر رکھا پھر اس پر دعا فرمائی اور جو خدا نے چاہا اس پر پڑھا۔

اور میں نے بھی کسی کو نہیں چھوڑا جو بھی ملا میں نے اسے دعوت دی یہاں تک کہ سب نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے اور ان میں سے ایک جماعت بیٹھی رہی اور لمبی باتیں شروع کر دیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں کچھ کہنے سے شرما رہے تھے پس آپ ﷺ باہر

Marfat.com

تشریف لے آئے اور انہیں مکان میں ہی چھوڑ دیا تو اللہ تعالی نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

اے ایمان والو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یہ کہ خود اسکے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمھارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمھارے دلوں اور انکے دلوں کی اور تمھیں نہیں پہونچتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان) (مسلم باب زواج زینب بنت جحش ۱/۴۶۱ ومستدرک ۲/۴۱۷)

ایصال ثواب کے لیے دن مقرر کرنا

تعین کی دو قسمیں ہیں

شرعی: عادی:

شرعی:

وہ جس کے لیے شریعت نے وقت مقرر فرما دیا اس کے علاوہ وہ ہو نہیں سکتا جیسا کہ قربانی ہے شریعت نے اس کے لیے وقت مقرر کر دیا ہے لہذا ان دنوں کے علاوہ قربانی ہو نہیں سکتی ایسے ہی حج ہے کہ مخصوص دنوں کے علاوہ نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔

عادی:

Marfat.com

یہ کہ شریعت کی طرف سے کوئی قید نہیں جب چاہیں عمل میں لائیں لیکن کام کرنے کے لیے زمانہ ضروری ہے اور زمانہ غیر معین میں وقوع محال عقلی ہے اس لیے یہ دونوں ضروری ہیں (کذا فی فتاوی رضویہ جلد ۹)

اگر ان کو تسلیم نہ کیا جائے تو ہر نیک کام جس کے لیے تاریخ مقرر کی جاتی ہے وہ ناجائز ہو جائے گا جس کے لیے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔

پھر نماز کے لیے وقت مقرر کرنا کہ ظہر ایک بج کر پندرہ منٹ پر ہو گی یہ بھی ناجائز ہو گا کیونکہ شریعت نے سوا ایک کی قید نہیں لگائی بلکہ زوال ختم ہونے سے سایہ دوگنا ہونے تک کا وقت مقرر کیا ہے یہ ہم نے اپنی آسانی کے لیے مقرر کیا ہے۔

اور اسی طرح جلسے وغیرہ جن کے لیے دن اور وقت کہ بعد از نماز ظہر یا عشاء یہ بھی ناجائز ہوں گے اور نکاح وغیرہ بھی سنت کی بجائے ناجائز ہو جائے گا کیونکہ شریعت نے اس کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں کیا یہ تقرر ہماری طرف سے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ احادیث اس بات کی شاہد ہیں کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ کام معین وقت میں کئے تھے اور صحابہ کرام بھی بعض نیک کاموں کے لیے وقت مقرر فرمایا کرتے تھے۔

قباء جانے کے لیے ہفتہ کے دن کو مقرر فرمانا

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اِبْنِ عُمَر اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَ كَانَ يَأتِيهِ رَاكِبًا وَمَا شِيًا قَالَ ابنُ دِينَارٍ وَ	حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے روز قبا شریف تشریف لے جاتے

Marfat.com

كَانَ ابْنُ عُمَر يَفْعَلُه'.

(مسلم كتاب الحج ۱/۴۴۸)

تھے آپ سوار ہو کر اور پیدل جاتے اور ابن دینار نے کہا کہ بے شک ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبداللّٰه بن دینار اِنَّ ابن عُمَر كَانَ يَأتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبتٍ وَ كَانَ يَقُولُ رَأيتُ رَسُولَ اللّٰه ﷺ يَأتِيهِ كُلَّ سَبتٍ.

(مسلم كتاب الحج ۱/۴۴۸)

حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ بے شک ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر ہفتہ کے دن قبا شریف لے جاتے تھے اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سرور کائنات ﷺ کو ہر ہفتہ کے روز تشریف لاتے دیکھا ہے۔

روزہ کے لیے سوموار (بطور یوم ولادت) کا دن مقرر کرنا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ قَتَادَة اَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ سُئِلَ عَن صَومِ يَومِ الاِثنَينِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدتُ وَ فِيهِ اُنزِلَ عَلَيَّ وَ فِي رَوَايَة كَانَ رَسُولَ اللّٰه ﷺ يَصُومُ الاِثنَينِ وَالخَمِيس.

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

(مسلم کتاب الصیام ۱/۳۲۸ ابو داود ۱/۲۴۲ ترمذی ۱/۹۳ مشکوۃ ۱۷۹ مسند احمد ۲۹۹/۵ والسنن الکبری ۲۹۳/۴)

سفر کے لیے جمعرات کے دن کو پسند فرمانا۔

حدیث نمبر (۴)

اِنَّ النَّبِی ﷺ خَرَجَ یَوْمُ الْخَمِیس فِی غَزْوَۃ تبوکَ وَ کَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّخْرُجَ یَومُ الْخَمِیس.	حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے روز نکلنا پسند فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الجہاد السیر ۱/۴۱۴ مشکوۃ ۳۳۸ کنز العمال ۷۲/۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود کا وعظ کے لیے جمعرات کا دن مقرر کرنا۔

حدیث نمبر (۵)

عن ابی وائل قَالَ کَانَ عبدُاللّٰہ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِی کُلِّ خَمِیسٍ فَقَالَ لَہٗ یَا اَبَا عَبدِالرَّحمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّکَ ذَکَّرتَنَا کُلَّ یَومٍ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یَمنَعُنِی مِن ذَالِکَ اِنِّی اَکرَہُ عَن اُمِلَّکُم وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُم بِالمَوعِظَۃِ کَمَا کَانَ النَّبِیّ ﷺ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا مَخَافَۃَ	حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ کرتے پس ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میری خواہش ہے کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ کیا کریں فرمایا روزانہ وعظ میں یہ امر مانع ہے کہ کہیں تم اکتا نہ جاؤ اور میں نے تمہاری

Marfat.com

السَّامةِ علینا.

(بخاری کتاب العلم ۱/ ۱۶)

نصیحت کے لیے اسی طرح مقرر کیا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو وعظ کے لیے وقت مقرر کیا ہوا تھا کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

سال میں ایک دن شہداء احد کے مقابر پر آپ ﷺ کا تشریف لے جانا۔

حدیث نمبر (۶)

عن انس بن مالک اَنَّ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ کَانَ یَاتِی اُحدَ کُلَّ عامٍ فَاِذَا بَلَغَ الشَّعبِ سَلَّم" عَلٰی قُبُورِ الشُّھداءِ فَقالَ سَلام" عَلَیکُم بِمَا صَبَرتُم فَنِعمَ عُقبَی الدَّار.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر سال احد تشریف لاتے جب درہ کوہ پر پہنچتے تو شہیدوں کی قبروں پر سلام کرتے اور فرماتے تمہیں سلام ہو تمہارے صبر پر کہ دار آخرت کیا ہی عمدہ گھر ہے۔

(در منشور بحوالہ منذر و ابن مردویہ زیر آیت سلام علیکم)

حدیث نمبر (۷)

عن محمد بن ابراھیم قَالَ کَانَ النَّبِی ﷺ یَأتِی قُبُورِ الشُّھَدَاءِ عَلٰی رَاسِ کُلَّ حَولٍ فَیَقُولُ السَّلَامُ عَلَیکُم بِمَا صَبَرتُم فَنِعمَ عُقبَی الدَّارُ. وَ ابُو بَکرُ وَ عُمر وَ عُثمَان وَ

حضرت محمد بن ابراہیم نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر سال کے آخر پر شہداء کی قبور پر تشریف لاتے پھر فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار. اور ابو بکر و عمر و عثمان اور کبیر میں ہے

Marfat.com

فِی الکَبِیرِ وَالخُلَفَاءِ الاَربَعَۃُ ھٰذَا کَانُو یَفعَلُونَ.

کہ خلفاء اربعہ ایسا ہی کرتے تھے

(جامع البیان ابن جریر زیت آیت سلام علیکم تفسیر الکبیر زیر آیت سلام علیکم)

ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمانا جن کو پیر یا جمعرات کو شروع کرنا۔

حدیث نمبر (۸)

کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَامُرُنِی اَنْ اَصُومَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِن کُلِّ شَھرٍ اَوَّلُھَا الاِثنَینِ وَالخَمِیسُ.

(ابو داود ۱/۳۴۴ و مشکوۃ ۱۸۰)

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔

ہر مہینہ میں تین روزے تیرہویں۔ چودہویں۔ پندرہویں رکھنے کا حکم۔

حدیث نمبر (۹)

اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَ اَربَعَ عَشرَۃَ وَ خَمسَ عَشرَۃَ.

(ترمذی ۱/۹۵ و مشکوۃ ۱۸۰)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ۔ ہر مہینہ کی تیرہویں۔ چودہویں اور پندرہویں کو۔

رات کے آخری حصہ کو جنت البقیع میں آپ ﷺ کا تشریف لے جانا۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۱۰)

عَن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيلَتُهَا مِن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخرُجُ مِن اٰخِرِ الَّيلِ اِلَى البَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيكُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِينَ.	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میری باری میں تشریف لاتے تو رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور فرماتے اسلام علیکم دار قوم مومنین۔

(مسلم ۱۱۳۱۳/۱ونسائی ۲۸۷/۱)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے دینی اور دنیوی مصلحتوں کے تحت تاریخ مقرر کرنے کا ثبوت ملتا ہے تو اگر کوئی ایصال ثواب کے لیے بھی دن مقرر کرے تو وہ بھی ناجائز یا حرام نہیں ہاں اس کا فرض یا واجب سمجھنا ناجائز ہے جو نہیں سمجھنا چاہیے۔

اعتراض نمبر (۱)

رب تعالی کا ارشاد گرامی ہے!

وَاَنَّ لَيسَ لِلاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى.	اور یہ کہ آدمی نہیں پائے گا سوائے اپنی کوشش کے۔

اس آیت کریمہ سے تو پتہ چلا کہ انسان کو اپنے اعمال کا ہی فائدہ ہوگا دوسرے کے اعمال کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اس اعتراض کے ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ جواب ذکر کئے ہیں

پہلا جواب!

اِنَّها مَنسُوخَةً بِقَولِه تَعَالٰى وَالَّذِين	یہ آیت کریمہ دوسری آیت کریمہ والذین

Marfat.com

آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُم ذُرِّيَتُهُم بِاِيمَانٍ اَلحَقنَا بِهِم ذُرِّيَتَهُم الاية اُدْخِلَ الْاَبْنَاءُ الجنَّةَ بِصَلاحِ الْاٰبَاءِ.

امنوا واتبعتهم... الآية. سے منسوخ ہے۔ اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ آباء کی نیکیوں کی وجہ سے ان کی اولاد کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ ان کے اپنے اعمال میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

دوسرا جواب!

اِنها خاصةُ بِقومِ ابراهيمَ و موسٰى عليهما الصلوة والسلام فاما هٰذِهِ الْاُمَّةُ فَلَهَا مَا سَعَتَ وَمَا سَعٰى لَهَا قاله عكرمة.

اس آیت کریمہ کا حکم قوم ابراہیم علیہ السلام اور قوم موسیٰ علیہ السلام سے خاص ہے کہ انہیں صرف اپنے ہی اعمال کا فائدہ ہوتا تھا لیکن امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعمال کا بھی فائدہ ہوتا ہے دوسرے لوگ جو اپنی عبادات کا ثواب انہیں پہنچائیں اس کا فائدہ بھی انہیں حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام عکرمہ نے فرمایا

تیسرا جواب!

اَنَّ الْمُرادَ بِالانسانِ هُنَا الكافرُ فاما

بے شک آیت۔۔۔ میں جو انسان کا ذکر

Marfat.com

الـمُـومـنُ مَـا سـعـٰى وَ سـعـىٰ لَهُ قَالہ الربیع بن انس.

ہے اس سے مراد کافر ہے کہ کافر کو کسی دوسرے شخص کے عمل کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا لیکن مومن کو اپنے اعمال کا فائدہ بھی ہوگا اور دوسروں کے اعمال کا بھی جن کا ثواب اسے پہنچایا گیا ہو حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

چوتھا جواب!

لَیسَ للانسَانِ الَّا مَا سعیٰ مِنْ طَرِیقِ الْعَدْلِ فَـامَّا مِنْ بَابِ الفَضْلِ فَجَائِزٌ اَن یَـزِیـدَهُ الـلّٰه مَا شَاءَ قاله الحسین بن فضل.

آیت کریمہ میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان صرف وہی پائے گا جو اس نے خود کوشش کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نظام میں صرف عدل کی بات ہوتی تو یہ شخص کسی دوسرے کے عمل کا فائدہ حاصل نہ کرسکتا لیکن نظام قدرت میں فضل کو بھی دخل ہے اس لیے وہ اپنے فضل سے انسان کو اس کے اپنے اعمال کا فائدہ بھی دے گا اور دوسروں سے پہنچائے گئے ثواب کا فائدہ بھی دے گا وہ اپنے فضل سے جتنا چاہے انسان کے مراتب کو زیادہ کرے یہ قول حضرت حسین بن فضل رضی اللہ عنہ کا ہے۔

Marfat.com

پانچواں جواب!

اَنَّ اللَامَ فِی الاِنسَانِ بِمعنٰی علی ای للانسان میں لام بمعنی علی کے لیس علی الانسان الا ما سعی. ہے اب آیت کریمہ کا معنی یہ ہوگا کہ انسان کو نقصان صرف اپنے برے اعمال کا ہوگا کسی دوسرے کی بداعمالیوں کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔

(مرقاۃ ۴/۸۶)

اوراسی آیت کے تحت ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ابن تیمیہ لکھتے ہیں.

سئل! عَنْ قَولِهٖ تَعَالٰی (وَ اَنْ لَیسَ لِلاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی) وَ قَولُهٗ ﷺ اِذَا مَاتَ ابنُ آدَمَ انقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِن ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلمٍ یَنتَفِعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدعُو لَهٗ فَهَل یَقتَضِی ذٰلِکَ اِذَا مَاتَ لَا یَصِلُ اِلَیهِ شَیءٌ" مِن اَفعَالِ البِرِّ. فاجاب! اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ. لَیسَ فِی الآیةِ وَلَا فِی الحَدِیثِ اِنَّ المَیِّتَ لَا یَنتَفِعُ بِدُعَاءِ الخَلقِ لَهٗ وَ بِمَا یُعمَلُ عَنهُ مِنَ البِرِّ بَل اَئِمَّةِ

اللہ تعالی کا قول ہے اور نہیں ملتا انسان کو مگر وہی کچھ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ کا قول ہے جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل ہو یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ پس کیا یہ آیت اور حدیث تقاضا کرتی ہیں کہ انسان کی وفات کے بعد اس کو نیک افعال میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ پس جواب دیا! تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جو پایہ تکمیل تک

Marfat.com

الاسلامِ مُتَّفِقُونَ عَلٰی اِنتِفَاعِ
الْمَیِّتِ بِذَالِکَ وَ ھٰذَا مِمَّا یَعلَمُ
بالاِضْطِرَارِ مِنْ دِینِ الاِسلامِ وَقَد
دَلَّ عَلیہِ الکِتَابَ وَالسُّنۃِ وَالاجمَاعِ
فَمَن خَالَفَ ذَالِکَ کَانَ مِن اَھلِ
البدعِ.
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اَلَّذِینَ یَحمِلُونَ
العَرشَ وَمِن حَولَہٗ یُسَبِّحُونَ بِحَمدِ
رَبِّھِم وَ یُؤمِنُونَ بِہٖ وَ یَستَغفِرُونَ
لِلَّذِینَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعتَ کُلَّ شَیءٍ
رَحمَۃً وَ عِلمًا فَاغفِر لِلَّذِینَ تَابُوا وَ
اتَّبَعُو سَبِیلَکَ وَ قِھِم عَذَابَ
الجَحِیمِ. رَبَّنَا وَادخِلھُم جَنَّاتِ
عَدنِ الَّتِی وَعَدتَّھُم وَمَن صَلَحَ مِن
آبَائِھِم وَ اَزوَاجِھِم وَ ذُرِّیَّاتِھِم اِنَّکَ
اَنتَ الْعَزِیزُ الحَکِیم وَ قِھِمُ السَّیِّاٰتِ
وَ مَن تَقِ السَّیِّاٰتِ یَومَئِذٍ فَقَد
رَحِمتَہٗ) فَقَد اَخبَرَ سُبحَانَہٗ اِنَّ
المَلائِکَۃَ یَدعُونَ لِلمُؤمِنِین

پہنچانے والا ہے تمام جہانوں کا۔ بے شک
اس آیت اور کسی حدیث میں نہیں ہے کہ
میت کو مخلوق کی دعا سے اور اس نیک کام
سے جو اسکی طرف سے کیا جائے نفع نہیں
پہنچتا۔ بلکہ تمام آئمہ اسلام ان سے میت کو
نفع پہنچنے پر متفق ہیں اور یہ حکم ان میں سے
ہے جو اضطرار کے ساتھ دین اسلام سے
جانے جاتے ہیں اور بے شک اس پر
کتاب وسنت اور اجماع دلالت کرتا ہے۔
تو جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ اہل
بدعت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالی کا فرمان
ہے جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور
وہ جو عرش کے اردگرد (حلقہ زن) ہیں وہ
تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی
اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار
کرتے ہیں ایمان والوں کے لیے (کہتے
ہیں) اے ہمارے رب تیرے رحمت وعلم
میں ہر چیز سمائی ہے پس بخش دے انہیں
جنہوں نے توبہ کی اور پیروی کی ہے تیرے

Marfat.com

بِالمغفرةِ ووقايةِ العذابِ ودخولِ
الجنّةِ ودعاءِ الملائكةِ ليس عملاً
للعبدِ.
وقالَ تعالٰی (واستغفر لِذنبک و
للمؤمنينَ والمؤمناتِ) وقالَ
الخليلُ عليهِ السّلام. (ربِّ اغفرلی
والوالدیَّ وللمومنينَ يوم يقومُ
الحساب)
وقالَ نوحُ عليهِ السّلام (ربِّ
اغفرلی ولوالدیَّ ولمن دخلَ بيتیَ
مؤمنًا وللمؤمنينَ والمؤمنات) فقد
ذكرَ استغفارَ الرُّسلِ للمؤمنينَ امرًا
بذالکَ واخبارًا عنهُم بذالک.
ومنَ السُّننِ المتواترةِ التی منْ
جحدَها كفرَ صلاةُ المسلمينَ علی
الميّتِ ودعاؤهم له فی الصّلاۃ.
وكذالکَ شفاعةُ النبیّ ﷺ يوم
القيامةِ فانّ السُّننَ فيها متواترةٌ بل
لم ينكر شفاعته لاهلِ الكبائرِ الّا

راستہ کی اور بچالے انہیں عذاب جہنم سے
اے ہمارے رب داخل فرما انہیں سدا بہار
باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا
ہے اور جو قابل بخشش ہیں ان کے اباؤ
اجداد انکی بیویاں اور ان کی اولاد سے بیشک
تو بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے اور بچا
لے انہیں سزاؤں سے اور جس کو تو بچالے
سزاؤں سے اس دن تو بے شک تو نے اس
پر بڑی رحمت فرمائی۔ تو بے شک اللہ تعالی
نے خبر دی کہ بے شک ملائکہ مومنین کے
لیے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور
عذاب سے بچاؤ اور دخول جنت اور ملائکہ کا
دعا کرنا آدمی کا عمل نہیں ہے۔ اور اللہ تعالی
نے فرمایا کہ! اے محبوب اپنے خاصوں اور
عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے
گناہوں کی معافی مانگو اور حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام نے عرض کی اے
پروردگار بخش دے مجھے اور میرے ماں
باپ کو اور سب مومنین کو جس دن حساب

Marfat.com

اَهلِ البدعِ. بَل قَد ثَبتَ اَنَّه' يَشفَعُ
لِاَهلِ الكَبائِرِ وَ شَفاعَته' دُعَاؤُه'
وَسُؤَالُهُ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتعَالٰى
فَهٰذا وَاَمثالُه' مِنَ القُرآنِ وَالسُّنَنِ
اَلْمُتَواتِرَةِ وَجاحِدُ مَثَلُ ذالِكَ كافِرٌ
بَعدَ قِيامِ الحُجَّةِ عَلَيهِ. وَالاَحادِيثِ
الصَّحِيحَةِ فِي هٰذَا البَابِ كَثِيرَ ةٌ"
مَثَلُ مَا فِي الصِّحَاحِ عَنِ ابنِ عَبَّاس
رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنهُما اَنَّ رَجُلًا قَالَ
لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَت اَفَيَنفَعُهَا
اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنهَا قَالَ نَعَم! قَالَ اِنَّ
لِي مِخرَفًا اَي بُستانًا اُشهِدُكُم اِنِّي
تَصَدَّقتُ بِه عَنهَا وَ فِي الصَّحِيحَينِ
عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنهَا اَنَّ رَجُلاً
قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّيَ افتُلِتَتْ
نَفسُهَا وَلَم تُوصِّ وَاَظُنُّهَا لَو
تَكَلَّمَت تَصَدَّقَت فَهَل لَهَا اَجرُ اِنْ
تَصَدَّقتُ عَنهَا قَالَ نَعَم وَفِي صَحِيحِ
مُسلِمٍ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰه

قائم ہوگا۔ اور نوح علیہ السلام نے عرض کی
اے پروردگار بخش دے مجھے اور میرے
والدین کو اور اس کو جو میرے گھر میں ایمان
کے ساتھ داخل ہوا اور بخش دے سب
مومن مردوں اور عورتوں کو۔ پس ذکر کرنا
رسولوں کا مومنوں کے استغفار کے لیے اللہ
تعالیٰ نے اس کے ساتھ حکم دیا ہے اور خبر دینا
ہے ان سے ساتھ اس کے اور سنن متواترہ
سے ہے اور جس نے اس کا انکار کیا کفر کیا۔
نماز پڑھنا مسلمانوں کی میت پر اور ان کا
اس کے لیے دعا مانگنا نماز میں اور اسی طرح
نبی اکرم ﷺ کا قیامت کے دن شفاعت
کرنا بلکہ کبیرہ گناہوں والوں کے لیے
آپ ﷺ کی شفاعت کا انکار اہل بدعت
کے علاوہ کسی نے نہیں کیا بلکہ یہ بات ثابت
ہے کہ بے شک حضور اکرم ﷺ اہل کبائر
کے لیے شفاعت فرمائیں گے اور آپ کا
شفاعت کرنا دعا اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے
سوال کرنا ہے۔ پس اس کی مثالیں قرآن

Marfat.com

عَنهُ اِنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِی ﷺ اِنَّ اَبِی مَاتَ وَلَم یُوصِ اَینفَعُه' اِن تَصَدَّقتَ عَنه' قَالَ نَعَم. وَعَن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص اِنَّ العَاص بِن وَائِل نَذَر فِی الجَاهِلِیَّةِ اَن یُذبَحَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَاِنَّ هشام بن العاص نَحَرَ حِصَّتَهَ' خمسین وَاِنَّ عَمرُوا سَاَلَ النَّبِی ﷺ عَن ذَالِکَ فَقَالَ اَمَّا اَبُوکِ فَلَو اقرَّ بِالتَوحِیدِ فَصُمتُ عَنه' اَو تَصَدَّقتُ عَنه' نَفَعَه' ذَالِکَ.

وَفِی سُنَن الدار قطنی اِنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِی ﷺ یَقَالُ یَا رَسُولُ اللّٰه اِنَّ لِی اَبَوَان وَ کُنتُ اَبَرُّهُمَا حَال حَیَاتِهِمَا فَکَیف بِا لبرّ بَعد مَوتِهِمَا فَقَالَ النَّبِی ﷺ اِنَّ مِن البِرّ اَن تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِکَ وَاَن تَصُومُ لَهُمَا مَعَ صِیَامِکَ وَاَن تَصَدَّق لَهُمَا مَعَ صَدَقَتِکَ.

اور احادیث متواترہ میں بے شمار ہیں اور ایسی دلیل قائم ہونے کے بعد اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور اس باب میں بہت زیادہ احادیث صحیحہ ہیں جس طرح صحاح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا کہ بے شک میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اس سے نفع پہنچے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو اس نے عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا اور صحیحین میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بے شک میری والدہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی ہیں اور وصیت نہ کر سکیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو صدقہ کرتیں تو کیا

Marfat.com

وَقَدْ ذَكَرَ مُسلم فِي اَوَّلِ كِتَابِهٖ عَنْ اَبِي اسحق الطالقاني قَالَ قُلتُ لِعَبْدُاللّٰه بن المُبارك يَا اَبَا عَبْدُالرحمٰن !اَلحَدِيثُ الَّذِي جَآءَ اِنَّ البرَّ بَعدَ البرِّ اَن تُصَلِّيَ لِاَبَوَيکَ مَعَ صَلَاتِکَ وَ تَصُومُ لَهُمَا مَعَ صِيَامِکَ. قَالَ عَبدُاللّٰه يَا اَبَا اِسحَاق عَمَّن هٰذَا قُلتُ لَهٗ هٰذَا مِن حَدِيثِ شهاب بن حراس. قَالَ ثِقَةٌ" قُلتُ عَمَّن قَالَ عَنِ الحجاج بن دينار فَقَالَ ثِقَةٌ" عَمَّن قُلتُ عَن رَسُولَ اللّٰه ﷺ يَا اَبَا اسحق اِنَّ بَينَ الحجاج وَ بَينَ رَسُولَ اللّٰه ﷺ مَفَاوِزَ تَقطَعُ فِيهَا اَعنَاقُ المُطى وَلٰكِن لَيسَ فِي الصَّدَقَةِ اِختِلَاف" وَالاَمرُ كَمَا ذَكَرَهٗ عَبدُاللّٰه بن المُبَارک فَاِنَّ هٰذَا الحَدِيثُ مُرسَلٌ". وَالاَئِمَّة اِتَّفَقُوا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةِ تَصِلُ اِلَى المَيِّتِ وَ

اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کے لیے کوئی اجر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں یعنی ان کے لیے اجر ہے۔ اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ بے شک میرا والد انتقال کر گیا ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو صدقہ کا نفع حاصل ہوگا تو تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ بے شک عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تھی اور ہشام بن العاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیے اور حضرت عمرو نے اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کر لیتا تو تو اس کی طرف سے روزہ

Marfat.com

كَـذالِكَ الـعِبَـادَاتِ الـمَـالِيَة كَـالْعِتق. وَاِنَّما تَنَازَعُوا فِي العِبَادَاتِ البَـدنِيَة كَـالصَّلاة وَالصِيَام وَالقِرَائَة وَمَعَ هٰذَا فِي الصَحِيحَينِ عَنْ عَائِشَة رضـي الـلّه عَنهَا عَنِ النَّبِي ﷺ مَن مَاتَ وَ عَلَيهِ صِيَامٌ صَامَ عَنه' وَلِيُّه' وَ فِي الـصَحِيحَينَ عَنِ اِبنِ عَبَاس رضي اللّه عنه اِنَّ امْرَاَة قَالَت يَا رَسُول اللّه ﷺ اِنَّ اُمِّي مَـاتَـت وَ عَلَيهَا صِيَامُ نَـذرٍ قَال اَرَايتَ اِن كَانَ عَلى اُمِّكِ دَين'' فَقَضَيتُه' اَكَانَ يُوءِ دِى ذَالِكَ عَـنهَـا قَـالَـت نَـعَم قَال فَصُومِي عَن اُمِّكِ. وَفِـي الـصَّحِـيح عَـنـه' اَن امْرَأَة'' جَاءَ تْ اِلَى رَسُول اللّه ﷺ فَـقَـالَـتْ اِنَّ اُخْتِـي مَـاتَـتْ وَ عَلَيهَا صَـوْمُ شَهْـرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَال اَرَأَيْتِ لَـوْ كَـانَ عَـلَى اُخْتِكِ دَيْن'' اَكُنْتِ تَـقْضِيـهِ قَـالَـتُ نَـعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّه اَحَق'' وَفِي صَحِيح مسلم عَنْ

رکھتا یا صدقہ وخیرات کرتا تو اس کو تیرا یہ عمل نفع دیتا۔ اور سنن دارقطنی میں ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک میرے والدین حیات تھے اور میں ان کی زندگی میں ان دونوں کے ساتھ نیکی کیا کرتا تھا تو ان کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کیسے نیکی کروں پس نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ انکے لیے بھی نماز پڑھ اور اپنے روزے کے ساتھ ان دونوں کے لیے بھی روزے رکھ اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان دونوں کے لیے بھی صدقہ کر اور بے شک مسلم نے اپنی کتاب کے شروع میں ابو اسحاق (ابراہیم بن عیسی) الطالقانی سے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبداللہ اس حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ اپنی نماز کے ساتھ اپنے ماں باپ کے لیے

Marfat.com

عبداللہ بن بریدۃ بن حصیب عن
اَبِیہِ اِنَّ امراۃ" اَتَتْ رسُول اللّٰہ
ﷺ فقَالَتْ اِنَّ اُمِّی مَاتَتْ وَ عَلَیْھَا
صَوْمُ شَھْرٍ اَفَیُجْزِی عَنھا اَنْ اَصُوْمَ
عَنْھَا قَالَ نَعَمْ. فَھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ
الصَّحِیْحَۃ صَرِیْحَۃ" فِیْ اَنَّہ' یُصَامُ
عَنِ الْمَیِّتِ مَا نَذَرٍ وَاَنَّہُ شَبَّہَ ذَالِکَ
بِقَضَاءِ الدَّیْن. وَالْاَئمَّۃ تَنَازَعُوْ فِی
ذَالِکَ وَلَمْ یُخَالِفْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثَ
الصَّحِیْحَۃُ الصَّرِیْحَۃ" مَنْ بَلَغَتْہ"
وَاِنَّمَا خَالَفَھَا مَنْ لَمْ تَبْلُغْہ' وَقَدْ تَقَدَّمَ
حَدِیْث عمرو بِاَنَّھُمْ اِذَا صَامُوْا عَنِ
الْمُسْلِم نَفَعَہ' وَاَمَّا الْحَجُّ فَیُجْزِیَ
عِنْد عامتھِمْ لَیْس فِیہِ اِلَّا اخْتِلَاف"
شَاذٍ. وفی الصحیحین عَنْ ابن
عباس رضی اللّٰہ عنھا اِنَّ امْرَاَۃً مِنْ
جُھَیْنَھَۃ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیَّ ﷺ
فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّی نَذَرَتْ اَنْ تحجَّ فَلَمْ
تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنھَا فَقَالَ

نماز پڑھنا اور اپنے روزوں کے ساتھ اپنے ماں
باپ کے لیے بھی روزے رکھنا نیکی ہے یہ سن کر
ابن مبارک نے مجھ سے پوچھا اے ابو اسحاق اس
حدیث کو کس نے روایت کیا ہے میں نے کہا
شہاب بن حراس نے ابن مبارک نے کہا کہ وہ
ثقہ ہے اچھا اس سے کس نے روایت کیا ہے میں
نے کہا حجاج بن دینار سے۔ فرمایا حجاج بھی ثقہ
ہے لیکن اس نے کس سے روایت کیا ہے میں نے
کہا رسول اللہ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن
مبارک نے فرمایا اے ابو اسحاق حجاج بن دینار اور
حضور اکرم ﷺ کے درمیان تو بہت طویل زمانہ
ہے۔ اور لیکن صدقہ میں اختلاف نہیں اور حکم اسی
طرح ہے جو عبداللہ بن مبارک نے کہا تو بے
شک یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس بات پر آئمہ
نے اتفاق کیا ہے کہ بے شک میت کو صدقہ پہنچتا
ہے اور اسی طرح عبادات مالیہ جیسے غلام آزاد کرنا
اور دراصل اختلاف کیا ہے عبادات بدنیہ میں
جیسے نماز روزہ اور قرات اور اس کے ساتھ یہ کہ
صحیحین میں حضرت عائشہ رضی

Marfat.com

حُجِّي عَنهَا أَرَأَيتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَينٌ" اَكُنتِ قَاضِيَة عَنهَا اِقْضُو اللّٰه فاللّٰه أحَق بِالْوَفَاءِ و في رواية البخاري اَنَّ اُختِي نَذرَتْ اَنْ تَحُجَّ وفي صحيح مسلم عن بريدة ان امراة قالتْ يا رسول اللّٰه ﷺ ان اُمِّي مَاتَتْ وَلَم تَحُجَّ اَفَيُجزِي اويَقضِيَ اَنْ اَحُجَّ عنها قَالَ نعم. فَفِي هٰذِهِ الاحاديثِ الصحيحة اَنَّهُ اَمَرَ يُحَجَّ الْفَرضَ عَنِ الْمَيّتِ وَبِحَجِّ النَّذرِ كَمَا اَمَرَ بِالصِّيَامِ وَاَنَّ الْمَأمُوْرُ تَارةً يَكُوْنُ وَلَداً وتارةً يَكُوْنُ اَخاً وَشَبَّهَ النَّبِيّ ﷺ ذٰلِکَ بِالدَّيْنِ يَكُوْنُ عَلَى الْمَيّتِ وَالدَّيْنُ يَصِحّ قَضَاؤُهُ مِنْ كُلِّ أَحَدٍ فَدَلَّ عَلٰى أَنَّهُ يَجُوْزُ اَنْ يَفعَلَ ذٰلِکَ مِنْ كلِّ احدٍ لَا يَختَصُّ ذٰلِکَ بالولد كَمَا جَاءَ مُصَرِّحًا بِهِ فِي الْاَخ. فَهٰذَا الَّذِيْ ثُبِتَ بالكتاب والسنةِ والاجماعِ

اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی فوت ہو جائے اس حالت میں کہ اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اسکا ولی روزہ رکھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں روایت ہے کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو گئی اور اس پر نذر کے روزے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا تو تو اسے ادا کرتی تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہو جاتا عورت نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھ۔ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بے شک ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ بے شک میری بہن اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے تھے

Marfat.com

وعلمٍ مُفصّلٍ مُبینٍ فعلِمَ اَنْ ذالِکَ
لَینافِی قوله (وان لیس للانسان الا
ما سعی) اِذا ماتَ ابنُ آدمٍ اِنقطعَ
عملُه' اِلّا مِن ثلاثٍ بَلْ ھٰذا حقٌ'' و
ھٰذا حقٌ''.

اَمّا الحدیث فانّه قالَ انقطعَ عملُه'
اِلّا مِن ثلاثٍ صدقةٍ جاریةٍ اَوْ عِلمٍ
ینتفعُ بِهٖ اَوْ ولدٍ صالحٍ یدعُو لَه'
فذکرَ الولد و دُعاؤُه' لَه' خاصینَ
لِانَّ الولدَ مِن کسبه کما قالَ (ما
اَغنیٰ عنهُ مالُهٗ وما کسب) قالُوا اِنَّه'
ولدہ و کما قالَ النبی ﷺ اِنَّ
اطیبَ ما اَکلَ الرجُلُ مِن کسبه وانَّ
ولدہ' مِن کسبه فلمّا کانَ ھُوَا
السّاعیُ فِی وُجودِ الوَلدِ کانَ عَملُه'
مِن کسبه بخلافِ الاخِ والعمِ
والاب. ونحوھم فانّه' ینتفعُ ایضًا
بدُعائھم بل بدُعاءِ الاجانبِ لکن
لیسَ ذالِکَ مِن عَمَلِهٖ والنبی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اگر تیری
بہن پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتی
عورت نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ
ﷺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ
کا حق زیادہ ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن بریدہ
بن حصیب اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ بے شک بارگاہ نبوت میں ایک
عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ بے شک
میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس پر ایک
ماہ کے روزے تھے کیا جائز ہوگا کہ میں اپنی
والدہ کی طرف سے روزے رکھوں رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پس ان تمام
احادیث صحیحہ میں ہے کہ کوئی شخص بھی میت
کی طرف سے اس کی نذر کے روزے
رکھے اور بے شک یہ بھی قرض ادا کرنے
کے مشابہ ہوگا۔ اور آئمہ نے اختلاف کیا
اس میں اس لیے کہ جن کو یہ احادیث
نہیں پہنچیں اس نے مخالفت کی اور بے

Marfat.com

قَالَ اِنقَطَعَ عَمَلُه' اِلَّا مِن ثَلَاثٍ لَم يَقُل. اِنَّه' لَم يَنتَفِعُ بِعَمَلِ غَيرِهٖ فَاِذَا دَعَا لَه' وَلَدُه' كَانَ هٰذَا مِن عَمَلِهٖ الَّذِی لَم يَنقَطِعُ وَ اِذَا دَعَا لَه' غَيرُه' لَم يَكُنُ مِن عَمَلِهٖ لٰكِنَّه' يَنتَفِعُ بِهٖ. واَمّا الآية فَلِلنَّاس عنها اَجوبَة" مُتَعَدِدة" كَمَا قِيلَ انّها تَختَصُّ بشرع مِنُ قَبلِنَا وَقِيلَ اَنَّهَا مخصوصة" وقِيلَ انّها مَنسُوخَة" قِيلَ انّها تنَال السَّعیَ مَباشِرَةً و سَبَباً والايمَانُ مِنُ سَعيِهٖ الَّذِی تَسَبَّبُ فِيهِ وَلا يَحتَاج اِلٰی شيٍ" مِنُ ذَالِکَ بَل ظَاهِرُ الآيةِ حَقّ لا يخَالِف بَقِيَّةَ النَّصُوصِ فَاِنّه قَالَ (ليس للانسان الا ما سعی) وَهٰذَا حَق" فَاِنّه' اِنّما يَستَحقُّ سَعيَه هُوَالَّذِی يَملِكه' وَ يَستَحِقه' كَمَا انه انّما يُملَک مِن المَكَاسِب مَا اكتَسَبَه' هوو امّا سَعْيُ غَيره فهُوَا حَق" وَمِلک لِذَالِكَ الغَيرَ لَا لَه' لكن

شک حضرت عمرو کی حدیث گزر چکی کہ جب مسلمان کسی مسلمان کی طرف سے روزے رکھیں گے تو اس کو اس سے نفع حاصل ہوگا اور بہرحال حج تو یہ عام علماء کے نزدیک (دوسرے کی طرف سے) جائز ہے اور اسکے جواز میں شاذ اختلاف ہے۔ اور صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کے بے شک میری والدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی پس حج کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پاگئی ہے کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کر سکتی ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنی والدہ کی طرف سے حج کر۔ اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تو اسکی طرف سے اسے ادا کرتی ۔ اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا حق پورا کیا جائے اور

Marfat.com

هـذا لا يَمنعُ انْ يَنتفعُ بِسَعيِ غيرِهٖ
كَمـا يـنتفِعُ الـرَجلُ بِكسبِ
غيرِهٖ. فَمَن صَلّى عَلى جنازَةٍ فَلَه'
قيْراط'' فيُثابُ المُصلّى على سَعيِه
الَذى هُوَ صَلاتُه والمَيتُ ايضا
يُرحَمُ بِصَلاةِ الحيِّ عَليهِ كَما قالَ مَا
مِنْ مُسلِمٍ يَموتُ فَيُصَلّى عَليهِ اُمّةٌ
مِنَ المُسلِمينَ يَبلُغونَ ان يَكونوا
مائة'' و يروى اَربعين و يروى ثلاثة
صفوف و يشفعون فيهِ الّا شُفّعوا
فيهِ او قالَ غفرَ له' فاللّٰه تعالىٰ يُثيبُ
هٰذا السّاعى عَلى سعيهِ الّذى هُوَ لَه'
وَ يُرحَمُ ذالكَ المَيتُ بِسَعيِ هٰذا
الحيِّ لِدُعائِه لَه' وَ صدقته' عنهُ وَ
صيامُهُ عنهُ وَحَجّهُ عنهُ. وَقد ثَبتَ فى
الصَحيح عَنِ النّبى ﷺ انّهُ قالَ مَا
مِن رَجُلٍ يَدعو لِاَخيهِ دَعوَةً اِلّا
وَكّلَ اللّٰه بِهٖ مَلكًا كُلّما دَعا لِاَخيهِ
دَعوةً قالَ المَلكُ المُوَكّلُ بِهٖ

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک
میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی
اور صحیح مسلم میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ بیشک ایک عورت
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ
فوت ہوگئی ہے اس حالت میں کہ اس نے
حج نہیں کیا تھا کیا اگر میں اس کی طرف سے
حج کروں تو کفایت کرے گا یا ادا ہو جائے گا
اس کی طرف سے۔ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ ہاں۔ پس ان احادیث صحیحہ میں
ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے میت
کی طرف سے فرض اور نذر کا حج ادا کرنے
کا حکم دیا جس طرح روزوں کا حکم دیا اور
بے شک حکم دیا ہوا یعنی مامور کبھی بیٹا ہوگا
اور کبھی بھائی ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے
اس کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی جو میت پر
ہوگا اور قرض ادا کرنا ہر ایک کی طرف سے
صحیح ہے۔ پس یہ دلیل کہ اس کا بجالانا ہر
ایک کی طرف سے جائز ہے اور یہ اولاد کے

Marfat.com

آمین. وَلَکَ بِمِثْلِہٖ. فَھٰذا مِنَ
السَّعِی الَّذِی یَنْفَعُ بِهِ الْمُؤمِنُ اَخَاہُ
یُثِیبُ اللّٰہُ ھٰذا وَ یرحَمُ ھٰذا (وان
لیس للانسان الا ما سعی) وَلَیسَ
کُلّ مَا یَنْتَفِعُ بِهِ المَیّتِ اَوِ الْحَيّ اَو
یَرْحَمُ بِهِ یَکُوْنَ مِنْ سَعْیِهٖ بَلْ اَطْفَالُ
المؤمنِیْنَ یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ مَعَ آبَائِهِم
بِلا سَعْیٍ فَالَّذِی لَم یُجزَ اِلَّا بِہٖ اَخَصَّ
مِنْ کُلَّ اِنْتِفَاعٍ لِئَلا یَطْلُبُ الْاِنسانُ
الثَّوابَ عَلٰی غَیرِ عَمَلِہٖ وَھُوَا
کَالدَّیْنُ یُوَفِّیْهِ الاِنْسَانُ عَنْ غَیرِہٖ
فَتَبَرَّاءَ ذِمَّتَه، لٰکِنْ لَیسَ لَه، مَاوُفِّیَ بِهٖ
الدَّیْنُ وَ یَنبَغِی لَه، اَنْ یَکُوْنَ ھُوَا
اَلْمُوَفِّیْ لَه، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ. (فتاوی ابن
تیمیه ۲۴/۳۰۲تا۳۱۳)

ساتھ خاص نہیں ہوگا جس طرح تصریح آئی
ہے کہ بھائی کے بارے میں۔ پس یہ وہ
حکم ہے جو ثابت ہے کتاب و سنت اور
اجماع امت سے علم مفصل مبین سے۔ پس
معلوم ہوا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول وان
لیس للانسان الا ما سعی کے مخالف نہیں ہے
اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کے فرمان اذا مات
ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلاث۔ کے
مخالف ہے بلکہ یہ بات حق ہے۔ یہ حق ہے
بہرحال حدیث میں جو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ منقطع ہو جاتا ہے اس کا عمل مگر
صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع حاصل ہو
یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔
پس اولاد اور اس کی دعا کا ذکر خاص ہے
میت کے لیے کیونکہ اولاد اس کا کسب ہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ما اغنی عنہ مالہ
وما کسب۔ علماء نے کہا کہ کسب سے مراد اس
کی اولاد ہے اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا کہ بے شک وہ چیز بہت زیادہ

Marfat.com

پاکیزہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھاتا ہے اور بے شک اسکی اولاد بھی اسکی کمائی سے ہے۔ پس جب بیٹا باپ کی کمائی کا نتیجہ ہے تو اس کا عمل اسکے والد کا کسب ہے بخلاف بھائی اور چچا اور باپ اور اس کی مثل کے۔ تو بے شک ان کی دعاؤں بلکہ اجنبی لوگوں کی دعاؤں سے بھی میت کو نفع پہنچتا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین اعمال کے علاوہ عمل منقطع ہو جاتے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ غیر کا عمل اس کو نفع نہیں دیتا تو جب اس کا بیٹا اس کے لیے دعا مانگے گا تو یہ عمل بھی اس میت کے عمل سے ہوگا جو منقطع نہیں ہوگا اور جب اس میت کے لیے اس کا غیر دعا مانگے گا تو وہ عمل میت کا نہیں ہوگا لیکن وہ اس سے نفع مند ہوگا۔ اور جہاں تک آیت کا تعلق ہے تو لوگوں نے اس کے کئی جوابات دیئے ہیں یہ کہ یہ آیت پہلی امتوں کے ساتھ خاص ہے۔ اور یہ کہ یہ آیت مخصوص ہے اور یہ کہ یہ منسوخ ہے اور یہ کہ کوشش

پہنچتی ہے خود پر اور کسی سبب کے ساتھ اور ایمان اس کی کوشش ہے کہ جس سے یہ سب پیدا ہوا۔ حالانکہ ان جوابات میں سے کسی جواب کی ضرورت نہیں بلکہ آیت کا ظاہر حق ہے اور یہ بقیہ نصوص کی مخالف نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے کوشش کی اور یہ حق ہے اور وہ اپنی کوشش کا حق دار ہے تو وہی اس کا مال اور مستحق ہے جیسا کہ وہ اپنے دیگر مکاسب کا مالک ہے اور کسی دوسرے کی کوشش تو وہ بھی حق ہے اور یہ غیر کی ملک ہے اس کی نہیں لیکن یہ مانع نہیں کہ اس کو کسی دوسرے کی کوشش کا فائدہ و نفع ہو جیسا کہ آدمی کسی دوسرے کے کسب سے فائدہ حاصل کرتا ہے پس جس نے جنازہ پڑھا اس کو ایک قیراط ثواب ہے اور نمازی اپنی کوشش کا ثواب پاتا ہے اور وہ اس کی نماز ہے اور میت پر بھی زندہ کے نماز پڑھنے سے رحم کیا جاتا ہے جیسا کہ

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ جس مرنے والے مسلمان پر مسلمان نماز جنازہ پڑھیں اوران کی تعداد ایک سو ہو اور ایک روایت میں ہے چالیس اور ایک روایت میں تین صفیں ہوں اور وہ اس کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی یا فرمایا کہ اس کو بخش دیا جائے گا۔ پس اللہ تعالی نے اس کوشش کرنے والے کو اس کی کوشش کا ثواب دیا اور میت پر بھی اس زندہ کی دعا کے سبب رحم فرمایا اور اسی طرح اس کی طرف سے صدقہ کرنے اور روزہ رکھنے اور حج کرنے سے اور صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے حق میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالی ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے اس کی مثل ہو اور یہ اس سعی کا نتیجہ ہے جس سے مومن اپنے بھائی کو نفع دیتا ہے اور اللہ اس کو ثواب دیتا ہے اور دوسرے بھائی پر رحم فرماتا ہے اور آیت کریمہ کا انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے عمل کیا تو جس عمل سے میت کو فائدہ ہوتا ہے یا اس پر رحم فرمایا جاتا ہے تو وہ اس کا اپنا عمل تو نہیں ہے بلکہ مومنین کے بچے اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ بغیر عمل کے جنت میں جائیں گے پس جو نہیں جائز رکھتا مگر سب فائدوں ونفعوں سے زیادہ اس کے ساتھ خاص ہے بعض اوقات انسان کسی غیر کے عمل سے ثواب طلب کرتا ہے جیسا کہ قرض جو کہ انسان کسی دوسرے کی طرف سے ادا کرتا ہے تو وہ مقروض اس سے بری ہو جاتا ہے حالانکہ اس نے اپنا قرض ادا نہیں کیا اور چاہے کہ وہ اس کی طرف سے ادا کرنے والا ہو۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

مانعین ومعترضین ایصال ثواب کا ایک اہم اعتراض

یہ کہ نذر و نیاز چونکہ غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوتی ہے اس لیے حرام ہے جیسے گیارہویں کہ یہ غوث اعظم کے نام سے منسوب کی جاتی ہے اور یہ سب **وما اهل به لغير الله** کی زد میں آنے کی بنا پر حرام ہیں۔

اس آیت مبارکہ کو پیش کر کے عوام کو بہت بڑا دھوکہ دیا جاتا ہے سب سے پہلے تو ہمارا عقیدہ جاننا چاہیے کہ اس بارہ میں ہمارا موقف کیا ہے۔

ہم جس چیز کو بھی بزرگان دین کی طرف منسوب کرتے ہیں اس سے بزرگوں کا تقرب مقصود نہیں ہوتا بلکہ یہ نسبت عرفی ومجازی طور پر بزرگوں کی طرف کی جاتی ہے ہمارا مقصود صرف بزرگوں کی ارواح کو ایصال ثواب ہوتا ہے اصل میں وہ چیز ہم اللہ تعالی کے نام پر خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے تقرب اور ثواب حاصل کرتے ہیں تو صدقہ و خیرات پر جو ثواب ہمیں اللہ تعالی سے ملتا ہے وہ ہم بزرگوں کی ارواح کو پیش کرتے ہیں اور جس بزرگ کی روح کو ایصال ثواب کرنا ہوتا ہے مجازی طور پر اس چیز کی نسبت اس بزرگ کی طرف کر دی جاتی ہے کہ یہ چیز ان بزرگوں کی روح کو ایصال ثواب کرنے کے لیے وقف کی گئی ہے اس ارادہ اور نیت پر عمل کرنے کو اگر کوئی حرام کہتا ہے تو بجائے خود ایسا کہنا ہی حرام ہے۔

رہی بات **ما اهل به لغير الله** کی تو اس کے متعلق جو ائمہ مفسرین کی تحقیق اور وضاحت ہے وہ بھی ملاحظہ کریں۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزِيرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثمَ عَلَيهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ الرَّحِيم۔

(سورہ المائدہ پارہ چھ)

Marfat.com

اھل کا معنی لغت کی کتابوں میں۔

نمبر(۱) لسان العرب!

اَصلُ الاِھلَالِ رَفعُ الصَّوتِ وَکُلَّ رَافِعٍ صَوتَہ‘ فَھُوَا مُھِلّ'' وَ کَذَالِکَ قَولُہ‘ عَزَّ وَ جَلَّ وَمَا اُھِلَّ بِہِ لِغَیرِ اللّٰہ. ھُوَا مَا ذُبِحَ لِاٰلِھَتِہٖ وَ ذَالِکَ لِاَنَّ الذَّابِحَ کَانَ یُسمَعھَا عِندَالذِّبحِ فَذَالِکَ ھُوَا اِھلالُ	اھلال کی اصل ہے آواز بلند کرنا اور ہر آواز بلند کرنے والا مہل ہے اور اللہ تعالی کا فرمان ہے وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی وہ جو ذبح کرتے تھے اپنے معبودان باطل کے لیے اور یہ اس لیے کہ نام پکارتے تھے ان بتوں کا ذبح کے وقت اور یہی اھل ہے۔

(لسان العرب ۱۵/۱۲۰ بیروت)

نمبر (۲) المنجد

اُھِلَّ بِالتَّسمِیَۃِ عَلیَ الُذَّبِیحَۃِ. ذبح ہونے والے جانور پر تسمیہ پڑھنا۔

(المنجد ۱۳۳۱ کراچی)

اھل کا معنی اہل تفاسیر کی نظر میں۔

نمبر ۱. تفسیر کبیر۔

وَ قَولُہ‘ وَمَا اُھلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ قَالَ الاَصمَعِیّ اَصلُہ رُفِعَ الصَّوتُ فَکُلَّ رَافِعٍ فَھُوَ مُھِلّ'' ھٰذا معنی الِاھلال

وما اھل بہ لغیر اللہ کے قول میں کہا

Marfat.com

فِی اُللغَةِ ثُمَّ قِیلَ لِلمُحرِمِ مُهِل" لِرَفعِه الصَوتِ بِالتَّلبِیَّةِ عِندَالاِحرَامِ وَالذَّابِحُ مُهِلّ" لِاَنَّ العَرب کَانُو یُسمُّونَ الاَوثَانَ عِندَالذِّبحِ.

اصمعی نے کہ اہلال کے معنی آواز بلند کرنا ہے پس ہر آواز بلند کرنے والا مہل ہے اھلال کے یہ معنی لغت میں ہیں پس کہا گیا کہ احرام باندھنے والا مھل ہے جب آواز بلند کرے اللھم لبیک کہنے کے لیے

اوراسی میں ہے

وَکَانُوا یَقُولُونَ عِندَا لذّبحِ بِاسْمِ اللّاتِ وَالعُزّٰی فَحرَّمَ اللّٰه تَعَالٰی ذَالِکَ.

اور ہر ذبح کرنے والا مھل ہے جیسا کہ عرب ذبح کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے۔ یعنی مشرک ذبح کے وقت کہتے تھے بسم اللات والعزی تو اللہ تعالی نے اس کو حرام فرمادیا۔

تفسیر کبیر ۱۱/۱۳۳

نمبر (۲) تفسیر انوار التنزیل

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰه ای رُفِعَ بِهٖ الصَّوتُ عِندَالذِّبحِ لِلصَّنَم.

یعنی وہ جس کے ذبح کے وقت آواز بلند کی جائے بت کے لیے۔

(تفسیر انوار التنزیل فی اسرار التاویل ۱/ ۳۸ مصر)

نمبر (۳) تفسیر روح البیان۔

ای وَ حرَّمَ مَا رُفِعَ بِهِ الصَّوتُ عِندَ ذِبحِهٖ لِلصَّنَم.

یعنی وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کے وقت بت کی آواز بلند کی جائے (یعنی بت کا نام لیا جائے)

(تفسیر روح البیان ۱/ ۲۷۷ کوئٹہ)

Marfat.com

نمبر (۴)   تفسیر ابی سعود۔

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ ای رُفِعَ بِہِ الصَّوتُ عِندَ ذِبحِہٖ لِلصَّنَم۔ — یعنی وہ جس کے ذبح کے وقت بت کے لیے آواز بلند کی جائے۔

(تفسیر ابی سعود المسمی ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم ۱/۱۹۱ بیروت)

نمبر (۵) تفسیر جلالین۔

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ اَیْ ذُبِحَ عَلَی اِسمِ غَیرِہٖ وَالاھلالُ رَفعُ الصَّوتِ وَ کَانُو یَرفَعُونَ عِندَا لذِّبحِ لِاٰلِھَتِھِم۔
(تفسیر جلالین ۲۴ کراچی)

وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اھلال کا معنی آواز بلند کرنا ہے اور (کافر) اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے وقت آواز بلند کرتے تھے

نمبر (۶) تفسیر مظہری۔

وَعِندَالذِّبحِ بِاسْمِ اللّٰاتِ وَالْعُزّٰی
(مظھری ۲۰/۳ کوئٹہ)

اور جس پر ذبح کرتے وقت لات وعزیٰ کا نام لیا گیا۔

نمبر (۷)   تفسیر بیضاوی

اَیْ رُفِعَ بِہِ الصَّوتُ عِندَ ذِبحِہٖ لِلصَّنَم۔ — یعنی وہ جس کو بت کے لیے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر بیضاوی ۱۲۷ کراچی

نمبر (۸) جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ (ابن جریر)

Marfat.com

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ فَاِنَّہٗ وَمَا ذُبِحَ لِلآلِھَۃِ وَالاَوثَانِ یُسَمّٰی عَلَیہِ لِغَیرِ اِسمِہٖ.

اور وہ جو ذبح کیا گیا ہو ان کے معبودان باطلہ اور بتوں کے لیے اور اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا غیر کے نام کے ساتھ ذبح کیا گیا۔

(جامع البیان ابن جریر ۲/۵۰ مکۃ المکرمہ)

نمبر (۹) تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ. مَا ذُبِحَ لِغَیرِ اِسمِ اللّٰہِ عَمَدً لِلاَصنَامِ.

اور وہ جو اللہ کے نام کے علاوہ بتوں کے لیے عمداً ذبح کیا جائے۔

(تفسیر ابن عباس علی در منثور ۱/۸۷ ایران)

نمبر (۱۰) تفسیر در منثور فی التفسیر بالماثور

اَخرَجَ اِبنُ المُنذِرِ عَن اِبنِ عَبَّاسٍ فِی قَولِہٖ وَمَا اُهِلَّ قَالَ ذُبِحَ وَ اَخرَجَ اِبنِ جَرِیرٍ عَن اِبنِ عَبَاس فِی قَولِہٖ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ یَعنِی مَا اُهِلَّ لِلطُّوَاغِیتِ وَ اَخرَجَ اِبنِ اَبِی حَاتِمٍ عَن مُجَاهِدٍ وَمَا اُهِلَّ قَالَ مَا ذُبِحَ لِغَیرِ اللّٰہ.

یعنی ابن منذر نے ابن عباس سے نقل کیا وما اھل کہا ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا کہ وما اھل شیطانوں کے لیے اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا کہ وما اھل وہ جسے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے۔

(تفسیر در منثور ۱/۱۶۸ ایران)

نمبر (۱۱) تفسیر القرآن العظیم. ابن ابی حاتم.

عن مجاهد (وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ) قَالَ مَا ذُبِحَ لِغَیرِ اللّٰہ وَ رُوِیَ عَنِ

مجاہد سے روایت ہے کہ وہ جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے اور حسن، قتادہ، ضحاک و

Marfat.com

اَلْحَسَنِ وَ قَتَادَةِ وَالضَّحَاکَ وَ اَلزُّهرِی نحوَ ذٰلِکَ.	زہری وغیرہ نے بھی اس کی مثل روایت کیا۔

(تفسیر القرآن العظیم ۱/۲۸۳ مکۃ المکرمہ)

نمبر (۱۲) التفسیر الکبیر المسمی البحر المحیط.

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِاللّٰہ. اَیْ مَا ذُبِحَ لِلاَصنَامِ وَالطَّوَاغِیت قَالَہ' اِبنُ عَبَّاس وَ مُجَاھِد وَ قَتَادَہ وَالضَّحَاک.	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ' مجاہد' قتادہ اور ضحاک وغیرہ نے کہا کہ یعنی وہ جو ذبح کیا جائے بتوں اور شیاطین کے واسطے۔

(بحر المحیط ۱/۴۸۸ بیروت)

نمبر (۱۳) تفسیر خازن المسمی بلباب التاویل فی معانی التنزیل

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِاللّٰہ یعنی وَمَا ذُبِحَ لِلاَصنَامِ وَالطَّوَاغِیت.	یعنی وہ جو ذبح کیا جائے بتوں اور طواغیت کے لیے۔
اور اسی میں ہے	
یَعنی مَا ذُکِرَ علیٰ ذبحِہٖ غیرُاسمِ اللّٰہِ وَ ذَالِکَ اِنَّ العَرَبَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ کَانُوْ یَذْکُرُوْنَ اسمَاءَ اَصْنَامِھِمْ عِنْدَالذَّبحِ فحرَّمَ اللّٰہ' ذَالِکَ بِھٰذاالاٰیۃِ.	یعنی وہ جانور حرام ہے جس کے ذبح کے وقت اللہ تعالی کے نام کے سوا کسی اور کا نام ذکر کیا گیا اور یہ اس لیے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کے وقت اپنے بتوں کے نام ذکر کرتے تھے تو اللہ تعالی نے اس آیت سے اس کو حرام فرما دیا۔

(تفسیر خازن ۱/۱۱۲۔۱۶۱ لاہور)

Marfat.com

نمبر (۱۴) تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ ای ذُبِحَ لِلاَصنام فذُکِرَ عَلَیہِ غیرُ اِسمِ اللّٰہ

یعنی جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا۔ (یعنی بوقت ذبح)

(تفسیر مدارک علی الخازن ۱/۱۱۲)

نمبر (۱۵) تفسیر روح المعانی

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ ای رُفِعَ الصَّوتِ لِغَیرِ اللّٰہ تعالٰی عِندَ ذِبحِهٖ وَالمُرَادِ وَالاهلالِ هُنَا ذِکرُ مَا یُذبَحُ لَه' کَاللَّاتِ وَالعُزیٰ.

یعنی ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا آواز بلند کرنا اور یہاں اہلال سے مراد ذبح کے وقت اس چیز کا ذکر کرنا جس کے لیے ذبح کیا گیا جیسے لات اور عزیٰ۔

(تفسیر روح المعانی ۶/۲ ۵بیروت)

نمبر (۱۶) تفسیر معالم التنزیل

ای مَا ذُکِرَ عَلٰی ذِبحِهٖ غیرَ اِسمِ اللّٰہ.

یعنی ذبح کے وقت جس پر اللہ کے علاوہ نام ذکر کیا جائے۔

(معالم التنزیل ۲ ،۸ملتان)

نمبر (۱۷) تفسیر کمالین.

یعنی مَا ذُبِحَ لِلاَصنام وَهُوا قَولُ مُجَاهِد وَالضَّحَاک وَ قَتَادَة.

(کمالین علی الجلالین ۲۴ کراچی)

نمبر (۱۸) جامع البیان.

Marfat.com

مَا ذُكِرَ اسمَ غَیرِ اللّٰہ عِندَ ذِبحِہٖ. یعنی وہ جس پر ذبح کے وقت اللہ کے نام کے علاوہ ذکر کیا گیا۔

جامع البیان علی الجلالین ۲۴ کراچی

نمبر (۱۹) علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وَھُوَا مَا ذُبِحَ لِغَیرِ اِسمِہٖ تَعَالٰی مِنَ الاَنصَابِ وَالاَندَادِ وَالاَزلَامِ وَ نَحو ذالک مِمَّا کانتِ الجاھِلِیَّۃ یَنحَرُوْنَ لہٗ. اور وہ جو ذبح کیا جائے غیر اللہ کے لیے انصاب انداداور ازلام اوران کی مثل جو دور جہالت میں کرتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر ا/ ۲۰۵ لاہور)

نمبر (۲۰) حضرت امام جصاص حنفی فرماتے ہیں۔

ولاخلاف بین المُسلِمِین اِنَّ المُراد بِہِ الذَّبِیحَۃُ اِذا اُھِلَّ بِھا لِغَیرِ اللّٰہ عِندالذّبح فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَزْعُمُ اِنَّ المُرادَ بذالک ذبائح عبدۃ الاوثان الَّذِین کانو یذبَحُون لاوثانِھِم کَقَولِہ تَعالٰی (وَما ذُبِحَ عَلٰی النّصبِ) وَاجازُوا ذبیحۃ النّصرانی مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ اس سے مراد ذبیحہ ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا جائے۔ پس کچھ لوگ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ بے شک اس سے مراد بتوں کی عبادت ذبح کے وقت ہے کیونکہ وہ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے جیسے ارشاد گرامی ہے (وما ذبح

Marfat.com

اِذا سُمِّی عَلَیھَا بِاسمِ المَسِیحُ وَھُوَ
مَذھَبُ عَطا. وَمَکحُولِ وَالحَسَنِ
وَالشُّبعی وَ سَعِید بن المُسَیب
وَقَالُو اِنَّ اللّٰہ تعالٰی قَدْ اَبَاحَ اَکُلَ
ذَبَائِحھُم مَعَ عَلَیہ بِاَنَّھُم یُھِلُّونَ بِاسْمِ
المَسِیح عَلٰی ذَبَائِحِھِم وَھُوَ مَذھَبُ
الاَوزاعی وَاللیث بن سَعد اَیضًا وَ
قَال ابو حنیفة وَ ابو یوسف وَ
مُحَمَّد وَ زفرو مالک وَالشافعی
لاتُوکَلُ ذَبَائِحھُم اِذا سَمُّوا عَلَیھَا
باسم المسیح وَ ظَاھِرُ قولِہ تعالٰی
(وَمَا اُھِلَّ بِہِ لِغیرِ اللّٰہ) یُوجِبُ
تحریمھا اِذا سُمِّیَ عَلَیھَا باسمِ
غَیرِ اللّٰہ لِاَنَّ الاِھْلَالُ بِہٖ لِغیرِ اللّٰہ ھُوَا
اِظھَارُ غَیر اسمِ اللّٰہ وَلَمْ یُفرِّقْ الآیَۃ
بَیْن تَسمِیَۃ المَسِیحُ وَ بَین تَسمِیَۃ
غَیرِہ بَعد اَنْ یَکُونَ الاِھْلَالُ بِہ
لِغَیرِ اللّٰہ وَ قَولِہ فِی آیَۃ اُخریٰ (وَمَا
ذُبِحَ عَلَی النُّصُب) وَ عَادَۃُ العَرَب

علی النصب) اور عیسائی اپنے ذبیحہ کو جن پر
عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا جاتا۔ وہ جائز
سمجھتے۔ یہ عطا کا مذہب ہے۔ امام مکحول،
حسن، شعبی اور سعید بن مسیّب کہتے ہیں۔
ان کا کہنا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان
کے ذبیحوں کے کھانے کو مباح قرار دیا ہے
باوجود اس کے کہ وہ اپنے ذبیحہ جات پر مسیح
علیہ السلام کا نام بلند کرتے یہی مذہب
اوزاعی اور لیث بن سعد کا بھی ہے امام
اعظم ابوحنیفہ، ابو یوسف، امام محمد زفر اور امام
شافعی کے نزدیک ان کے ذبیحہ جات کا
کھانا جائز نہیں جب وہ ان پر مسیح کا نام بلند
کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ظاہر
ہے (وما اھل بہ لغیر اللہ) کے قول سے اس
کی تحریم واجب ہوتی ہے جب ان پر غیر
اللہ کا نام بلند کیا جائے کیونکہ اہلال بہ
لغیر اللہ یعنی جس پر غیر اللہ کا نام بلند کیا
جائے۔ یہ اللہ کے نام کے علاوہ کسی
دوسرے کا اظہار ہے اور نہ ہی مسیح اور غیر خدا

Marfat.com

فِي الذَّبائح لِلاَوثَانِ غيرُ مَانِعٍ إعتبَار عُمُوم الآيَة فِيما اقتضَاه' مِن تَحرِيم مَا سُمِّيَ عَلَيهِ غيرِ اللَّه تَّعالٰى وَ قَدْ رَوٰى عَطاءُ بِن السَائِب عَن زَاذَانَ وَ مَيسَرة ان عَليًا عَلَيهِ السَّلام قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ اليَهُودَ وَالنَّصَارٰى يُهِلُّونَ لِغَيرِ اللَّه فَلاتَأكُلُو وَاِذالَم تَسْمَعُو هُم فَكُلُوا فَاِنَّ اللَّه قَد اَحَلَّ ذَبائِحهِم وَهُوَ يعلَمُ مَا يَقُولُونَ وَاَمَّا مَا احتجَ بِه القائلُون بِا باحةِ ذالِكَ لِابَاحةِ اللَّه طَعَامَ اَهلِ الكِتَابِ مَعَ عِلمِه بِمَا يَقُولُونَ فَلَيسَ فِيهِ دَلَالَة" عَلٰى مَا ذَكَرُوالاَنَّ اَبَاحَةَ طَعَامِ اَهلِ الكِتَابِ مَقْصُودَةُ بشَرِيطَةِ ان لَايُهِلُّوا لِغَيرِ اللَّه اِذَا كَانَ الوَاجِبُ عَلَينَا استِعمَالُ الآيَتينِ بِمجمُوعِهِما فَكَانَه' قَالَ وَ طَعَامُ اَلذِينَ اُوتُو الكِتَابَ حِلُّ لَكُم مَا يُهِلُّوبِه لِغَيرِ اللَّه.

کے نام کے درمیان آیت فرق کرتی ہے۔اس کے بعد کہ اہلال بہ لغیر اللہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول (وما ذبح علی النصب) اہل عرب کا یہ طریقہ تھا کہ وہ بتوں کے لئے ذبائح کرتے تھے غیر مانع۔عطا بن سائب نے زادان اور میسرہ سے روایت کی ہے کہ بے شک علی علیہ السلام فرماتے ہیں جب تم یہود ونصاری کو ذبح کے وقت غیراللہ کا نام بلند کرتے ہوئے سنوتو فلا تاکلو۔پس تم نہ کھاؤ اور جب تم ان سے غیراللہ کے علاوہ نام نہ سنو تو (فکلو) کھا لیا کرو۔پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ذبائح کو حلال کیا ہے اور وہ جانتا ہے جو وہ کہتے ہیں اور بہرکیف جو (گروہ) ان کے ذبیحہ کو مباح کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کھانے کو اس علم کے ساتھ جو وہ کہتے ہیں۔پس اس میں دلیل نہیں ہے اس پر جو انہوں نے ذکر کی۔کیونکہ اہل کتاب کا

Marfat.com

کھانا اس شرط کے ساتھ مقصود ہے کہ ان لا یھلو الغیر اللہ کہ وہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند نہ کریں۔ جب ہم پر واجب ہو دو آیات کا استعمال اس کے مجموعہ کے ساتھ۔ پس یہ آیات طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم۔ ما یھلو بہ لغیر اللہ۔ اس سے مراد یہ کہ ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام بلند نہ کریں۔

(صفحہ نمبر ۱ ۱۲۵، ۱۲۶ بیروت)

نمبر (۲۱) امام راغب فرماتے ہیں

اَیْ مَا ذُکِرَ عَلَیہِ اسمِ اللّٰہ وَھُوَا کَانَ یُذبحُ لَاجل الاصنام.

یعنی وہ جس پر خدا کے نام کے علاوہ ذکر کیا جائے اور وہ جو ذبح کیا جائے بتوں کے لیے۔

(مفردات القرآن ۵۴۴ المکتبة المرتضویہ)

نمبر (۲۲) امام قرطبی فرماتے ہیں۔

اَیْ ذُکِرَ عَلَیہِ غَیرِ اسمِ اللّٰہ تَعالٰی وھی ذَبِیحَةُ الْمَجُوسِی وَالوثنی یُذَبّحُ للوثن والمجُوسِی لِلنَّارِ.

یعنی جس پر اللہ کے نام کے علاوہ ذکر کیا جائے اور وہ مجوسی کا اور بت پرست کا ذبح کیا ہوا ہے کیونکہ بت پرست ذبح کرتے ہیں بتوں کے لیے اور مجوسی ذبح کرتے ہیں آگ کے لیے۔

(تفسیر قرطبی ۲/ ۲۲۳ تہران)

Marfat.com

نمبر (۲۳) صفوة التفاسير. محمد علی الصابونی۔

ای وَمَا ذُبِحَ لِلاَصْنَامِ فذُکرَ عَلَیْهِ اسْمُ غَیْرِ اللّٰه کَقَوْلِهِمْ بِاسْمِ اللّٰات وَالعُزٰی.	یعنی جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا اور اس پر کفار کی طرح ذبح کے وقت نام لیا گیا جیسے وہ لات وعزیٰ کا نام لیتے تھے۔

(صفوة التفاسير ۱/۱۱۵ بیروت)

نمبر (۲۴) تفسیر حسینی

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ وَ حرام کرد آنچه آواز بردار ند در وقت ذبح لغیر الله برائے غیر خدا بنام بتاں یا اسم پیغمبران بکشند.	یعنی اور حرام کی وہ چیز جس پر ذبح کے وقت آواز بلند کریں لغیر اللہ واسطے غیر خدا کے بتوں کے نام پر اس جانور کو قتل کریں یا پیغمبروں کے نام پر۔

تفسیر حسینی فارسی ۵۶ لاهور)

نمبر (۲۵) ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

و آنچه آواز بلند کرده شود در ذبح وے بغیر خدا	اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے آواز بلند کی جائے۔

(ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ ۳۳ لاہور۔)

نمبر (۲۶) شاہ عبدالقادر دہلوی فرماتے ہیں۔

اور وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یعنی جس جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر کے بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا جیسے بسم زید یا بسم عمرو غیرہ۔

(موضح القرآن ۲۶ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاهور)

Marfat.com

نوٹ:

لیکن اب جو اختصار شدہ کے نام سے شائع ہو رہا ہے اس میں یہ ترجمہ نہیں کیا گیا بلکہ بدلہ ہوا ہے۔

نمبر (۲۷) تفسیر مواہب الرحمٰن۔

اور جس چیز کے ساتھ غیر اللہ کا نام پکارا جائے یعنی سوائے اللہ کے غیر کے لیے ذبح کیا گیا اور نام پکارا اس واسطے فرمایا کہ بت پرست بتوں کے نام سے پکارتے اور ذبح کرنے کے وقت بتوں کا نام لیتے۔ (مواہب الرحمٰن ۱۰۳ لاہور)

نمبر (۲۸) علامہ شبیر عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں۔

البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے فقراء کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی قریبی عزیز یا پیر اور بزرگ کو پہنچادے یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ثواب اس کو دینا چاہے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لیے ہرگز نہیں۔

نمبر (۲۹) تفسیر روفی.

وما اھل بہ لغیر اللہ! اور جو جانور کہ ذبح کیا جائے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر ان لوگوں کو اس آیت کے معنی میں مفسدوں کے بہکانے سے شک پڑتا ہے سو ہم یہاں اس کی تفصیل احقاق الحق میں سے کئی تفسیروں کی عبارت کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

(آگے کئی تفاسیر کی عبارات نقل کی ہیں جو آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں اور کچھ

Marfat.com

آ گے آ رہی ہیں) آ گے مزید لکھا ہے کہ

یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ اولیاء کے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اس زمانے میں رسم ہے سو حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اس پر کچھ غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ اگر چہ ان کے نام سے اس کو نذر کرتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ خاص نظر خدا کے واسطے ثابت ہے غیر کے لیے نہیں اس لیے ذبیحہ اپنی اصلی حالت پر قائم رہا پھر جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو بیشک حلال ہے۔

اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمداً خدا کا نام نہ کہا تو ابو حنیفہ کے یہاں وہ ذبیحہ ناجائز ہے اور شافعی کے یہاں حلال ہے اگر سہواً ذبح کرتے وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہیے کہ تفسیر فتح العزیز میں کسی عدو نے الحاق کر دیا ہے اور یوں لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتی اور غیر خدا کے نام کی تاثیر اس میں ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہیں ہوتا سو یہ بات کسی نے ملا دی ہے۔

خود مولانا مرشدنا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھیں گے اور ان کے مرشد اور استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر میں ما اھل کے معنی ما ذبح لکھا ہے یعنی ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیا سو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا سو کیونکہ حرام ہوتا ہے بعضے نادان تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے مولد شریف کی نیاز

Marfat.com

حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر اک شہداء و اولیاء کی نیاز فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام کہتے ہیں اور یہ ایک دلیل لاتے ہیں کہ غیر خدا کا نام جس پر لیا گیا سو حرام ہے واہ کیا عقل ہے ایسا کہتے ہیں اور پھر جا کر کھاتے ہیں۔

(تفسیر روفی مطبوعه ۱۳۵ در مطبع نامی ختم الکریم بمبئی ۱۳۸ ۔ ۱۳۹)

نمبر (۳۰) غیر مقلدین کے پیشوا صدیق حسن بھوپالوی اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھتے ہیں کہ

وما اُھلَّ به لغیرِ اللّٰه یعنی ماذُبِحَ للاصنامِ والطَّواغیت وَ صَحیحِ فِی ذُبحَ لِغیرِ اللّٰه.

وما اھل به لغیر اللّٰه یعنی جو بتوں اور طاغوتوں کے لیے ذبح کیا جائے اور درست یہ ہے کہ غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا۔

(تفسیر فتح البیان ۱ ۲۲۲ حیدر آباد)

نمبر (۳۱) درس قرآن۔

درس قرآن بورڈ (۱) خواجہ عبدالحی فاروقی (۲) حافظ مرغوب احمد توفیق (۳) عبدالواحد (۴) حافظ نذر احمد وغیرہ

وما اھل بہ لغیر اللہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے یعنی کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے یا بھینٹ چڑھایا جائے اھل کے معنی آواز بلند کرنا اور پکارنا ہیں۔

نمبر ۳۲ تفسیرات الاحمدیه. (ادارہ اصلاح تبلیغ لاہور درس قرآن ۱۹۷)

وَمـا اُهـلَّ بـه لِغیرِ اللّٰه معناه' ذُبِحَ بِهٖ لاسمِ غیـرِ اللّٰه مثلُ لاتَ وَ عُزّٰی وَ اَسماءِ الاَنبیاءِ وَ غیرِ ذالکَ فَاِنَّ

وما اھل به لغیر الله کے معنی یہی ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات و عزیٰ وغیرہ بتوں کے نام پر ذبح کیا

Marfat.com

اَفـرَدَ بِاسمِ غَیرِ اللّٰہ اَوْ ذُکِرَ مَعَ اِسمُ اللّٰــہ عَـطفًـا بِاَن یَّقُولَ بِاسمِ اللّٰـہ وَمُـحَـمَّـد رَّسُـولُ الـلّٰـہِ بَالجر حَرُمَ الـذَّبِیـحَۃُ وَاِن ذُکِـرَ مَعَـہٗ مَوصُولًا مَـعطُوفًا بِاَن یَقُولَ بِاسمِ اللّٰہ مُحَمَّدَ رَّسُولِ اللّٰہ کُرِہَ وَلَا یَحرُمُ وَاِن ذَکَرَ مَـفصُـولًا بِاَنَّ یَقُولَ قَبلَ التَّسمِیَّۃِ وَ قَبـلَ اَن یَّضْجَعَ الذَّبِیحَۃُ وَ بَعدَہٗ لَا بَـأسَ بِہٖ ھٰکَذَا فِی الھِدَایَۃ وَمِن ھٰھُنَا عُـلِـمَ اِنَّ البَـقَـرَۃَ الـمَنذُورَۃَ لِلاَولِیَاءِ کَـمَـا ھُـوَا الرَّسمُ فِی زَمَانِنَا حَلَالٌ طَیِّبٌ لِاَنَّـہٗ لَم یُذکَرِ اسمِ غَیرِ اللّٰہ عَـلَـیھَـا وَقْـتَ الـذِّبـحِ وَاِن کَـانُـو یَنذُرُونَھا لَہٗ۔

(تفسیرات الاحمدیہ ۴۴۔۴۵ رحمٰن گل پبلشرز پشاور)

گیا ہو یا انبیاء علیہم السلام وغیرہم کے نام سے ذبح کیا گیا ہو تو اگر تنہا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عطف کر کے دوسرے کا نام ذکر کیا اس طرح بسم اللہ ومحمد رسول اللہ کہا اور لفظ محمد کے جر یعنی زیر کے ساتھ عطف کرے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر نام خدا کے ساتھ ملا کر دوسرے کا نام بغیر عطف کے ذکر کیا مثلاً یہ کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ تو مکروہ ہے۔ حرام نہیں اور اگر غیر کا نام جدا ذکر کیا اس طرح کہ بسم اللہ کہنے سے پہلے اور جانور لٹانے سے قبل یا اس کے بعد غیر کا نام لیا تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ایسا ہی ہدایہ میں ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء اللہ کے لیے نذر کی جاتی ہے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیب ہے اسلیے کہ اس پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ وہ ان کے لیے نذر کرتے ہیں

نمبر ۳۳۔ تفسیر ضیاء القرآن۔

اب مفسر قرآن جناب پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ایم اے فاضل جامعۃ الازہر مصر جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان کی محققانہ دلچسپ تحقیق سے استفادہ

Marfat.com

کیجیے زیرِ آیت وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فرماتے ہیں یہ آیت اس سے پہلے تین مرتبہ گزر چکی ہے اب چوتھی اور آخری بار یہاں مذکور ہے۔ اس آیت کا یہ حصہ خصوصی توجہ کا مستحق ہے کیونکہ اس کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کے باعث ملت اسلامیہ میں افتراق وانتشار کا دروازہ کھل گیا ہے اور ایک فریق دوسرے کو کافر و مرتد کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اور بڑی شدومد سے ان تمام جانوروں کو حرام و مردار کہتا ہے جنہیں کسی بزرگ کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ذبح کیا گیا ہو خواہ اسے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام ہی لیا گیا ہو۔

آیئے اس آیت کریمہ کو آپنی آراء واہواء کا اکھاڑا نہ بنائیں بلکہ اسے سنت نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اور لغت عرب کی روشنی میں سمجھنے کی مخلصانہ کوشش کریں تاکہ حقیقت عیاں ہو جائے اور باہمی اختلافات ومنافرت کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر قابو پایا جا سکے۔ وباللہ التوفیق۔

آیت کا جو مفہوم سلف صالحین اور علما متقدمین نے خود سمجھا ہے اور ہمیں سمجھایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی جانور کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو وہ جانور حرام ہے جس طرح مشرکین باسم اللات والعزیٰ کہہ کر جانوروں کو ذبح کرتے تھے۔ امام ابوبکر جصاص حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر احکام القرآن میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الذَّبِيْحَةُ اِذَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ عِنْدَ الذَّبْحِ۔ یعنی سب مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ ذبیحہ ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ بیضاوی، قرطبی، رازی اور دیگر مفسرین اسلاف نے اس آیت کی یہی تفسیر بیان کی ہے لیکن علماء متاخرین میں سے بعض لوگوں نے اسلاف اور قدماء مفسرین کی متفقہ رائے سے اختلاف کیا اور اس آیت سے ایک نیا

Marfat.com

مفہوم اخذ کیا جس سے تکفیر کا دروازہ کھل گیا غیروں کو اپنا بنانے کی توفیق سے جو لوگ محروم تھے انہوں نے اپنوں کو بیگانہ بنانے کا شغل اختیار فرمایا اور اس فن میں وہ جدت طرازیاں اور موشگافیاں کیں کہ عقل دنگ رہ گئی اور دل لرز اٹھا۔ آیئے پہلے ان کے دلائل کو سنیئے تا کہ ان کی اس غلط فہمی کا ماخذ آپ کو معلوم ہو جائے پھر ان میں غور فرمایئے ان دلائل کی بے سروپائی آپ پر واضح ہو جائیگی۔

وہ اس آیت کا یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ جس جانور پر غیر اللہ کا نام لے دیا جائے اور وہ اس غیر کے نام سے مشہور ہو جائے تو ایسے جانور کو اگر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر بھی ذبح کیا جائے تو وہ حلال نہیں ہوگا بلکہ حرام ہوگا جس طرح کتے اور خنزیر کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو وہ ناپاک ہی رہتا ہے وہ اپنے اس مفہوم کی تائید کے لیے کہتے ہیں کہ لغت عرب اور عرف میں اھل کا معنی ذبح کرنا نہیں ہے کوئی شعر کوئی عبارت ایسی پیش نہیں کی جاسکتی جس میں کسی فصیح و بلیغ نے اھل کو ذبح کرنیکے معنی میں استعمال کیا ہو بلکہ اہل لغت کے نزدیک اھل کا معنی آواز بلند کرنا ہے اور کسی چیز کو شہرت دینا ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ اھل کا معنی ذبح کرنا ہے تو بھی آیت کا یہ معنی ہوگا کہ وہ جانور جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اور اس کا جو معنی تم نے کیا ہے کہ وہ جانور جسے غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا جائے یہ تو کسی طرح مراد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس آیت کا جو معنی تم نے کیا ہے وہ تو صراحۃ تحریف آیت ہے۔ یہ ان کا استدلال ہے جو آپ نے پڑھ لیا۔

اب ہم بصد ادب ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اھل کا معنی اگر وہ لیا جائے جو تم نے لیا ہے کہ آواز بلند کرنا یا شہرت دینا تو چاہیے یہ کہ تمام ایسے جانور جن پر

Marfat.com

غیر اللہ کا نام لے دیا جائے یا انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے نامزد کر دیا جائے تو وہ ابدی حرام ہو جائیں اور اگر تکبیر پڑھ کے ان کے گلے پر چھری پھیری جائے تب بھی وہ حلال نہ ہوں حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ بحیرہ، سائبہ وغیرہ جانور وہ اپنے بتوں کے لیے نذر مانتے تھے اور اس سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا اپنے اوپر حرام کر دیتے تھے حالانکہ اگر کوئی مسلمان ان کو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ حلال ہیں ان جانوروں کو بتوں کے نام پر نامزد بھی کیا گیا انہیں کے نام سے وہ مشہور ہوئے حالانکہ انہیں اگر تکبیر پڑھ کر ذبح کیا جائے تو وہ اس کے باوجود حلال ہیں۔

فتاوی عالمگیری میں صراحۃ مرقوم ہے کہ اگر مجوسی نے اپنے آتشکدہ کے لیے یا کسی مشرک نے اپنے باطل خداوں کے لیے کسی جانور کو نامزد کیا اور کسی مسلمان نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے ذبح کر دیا تو اسے کھایا جائے گا کیونکہ مسلمان نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے ذبح کیا ہے۔ مُسلم ذَبحَ شَاۃَ الْمَجُوسِي لِبَيْتِ نَارِهِمْ اَوِ الْكَافِرُ لاٰلِهَتِهِمْ تُوْكَلُ لِاَنَّهٗ سَمّٰی اللّٰه وَيُكره للمسلم.

(فتاوی عالمگیری کتاب الذبائح)

تو اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ کسی چیز پر محض غیر اللہ کا نام لے دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی۔ نیز ان کا یہ دعوی کرنا کہ اھل کا لفظ ذبح کے معنی میں لغۃ اور عرفا مستعمل نہیں ہوتا یہ بھی درست نہیں کیونکہ فصاحت و بلاغت کے امام حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اھل کو ذبح کے معنی میں استعمال کیا ہے اور آپ کا قول بلا اختلاف حجت اور سند ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اِذَا سمعتم الیهود و النصری یهلون لغیر الله فلا تاکلو واذا لم تسمعوهم فکلوا فان الله قد احل ذَبائحهم و هو یعلم ما یقولون.

یعنی جب تم سنو کہ یہود ونصاری غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں تو ان کا ذبح نہ کھاؤ اور اگر نہ سنو تو کھالو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذبیح کو حلال کیا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔

(فتح البیان جلد اول ۲۲۲)

آپ کے اس قول میں یھلون بمعنی یذبحون مستعمل ہے۔ اس لیے ان کا یہ کہنا کہ اھل کا لفظ ذبح کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا صحیح نہ ہوا۔ قدماء مفسرین نے بھی اھل کے لفظ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اھل کا لغوی معنی تو آواز بلند کرنا ہے لیکن اب عرف میں یہ ذبح کے معنی میں یا ذبح کے وقت آواز بلند کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ امام فخر الدین رازی لغت کے امام اصمعی سے لفظ اھل کی تحقیق نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

قال الاصمعی الاهلال اصله رفع الصوت فکل رافع صوته فهو مهل.... وهذا معنی الاهلال فی اللغة صمه قیل للمحرم مهل لرفعه الصوت بالتلبیه عندالاحرام والذابح مهل لان العرب کانوا یسمون الاوثان عندالذبح و یرفعون اصواتهم بذکرها.

اصمعی نے کہا کہ اھلال اصل میں آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں تو ہر آواز بلند کرنے والا مھل کہلائے گا یہ اھلال کا لغوی معنی ہے پھر محرم کو بھی مھل کہتے ہیں کیونکہ مشرکین عرب جانوروں کو ذبح کرتے وقت بلند آواز سے اپنے بتوں کا نام لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور اپنی لغت کی شہرہ آفاق کتاب لسان العرب میں اس لفظ کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

و اصل الاهلال رفع الصوت و كل رافع صوته فهو مهل و كذالك قوله عزو جل وما اهل لغير الله به هوما ذبح للالهة و ذالك لان الذابح كان يسمها عندالذبح فذالك هوا الاهلال.

صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں۔

اصل الاهلال رفع الصوت..... حتى قيل لكل ذابح مهل و ان لم يجهر بالتسميه.

اہلال کا لغوی معنی آواز بلند کرنا ہے یہاں تک کہ ہر ذبح کرنے والے کو مھل کہا جانے لگا اگر چہ وہ بلند آواز سے تکبیر نہ بھی کہے۔

علامہ سیوطی نے حضرت ابن عباس سے اھل کا معنی ذبح نقل کیا ہے اور امام تفسیر مجاہد نے ما اھل کا معنی ماذبح لغیر اللہ کیا ہے۔ علامہ ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مظہری میں اس لفظ کی تحقیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے میں۔

قال الربیع بن انس **يعنى ما ذكر عند ذبحه اسم غير الله والاهلال... حتى قيل لكل ذابح مهل و ان لم يجهر مهل.**

از راہ اختصار ان چند حوالوں پر اکتفا کیا جارہا ہے ورنہ بے شمار حوالے پیش کیے جاسکتے ہیں جن سے ثابت ہوا ہے کہ اھل بمعنی ذبح مستعمل ہوتا رہتا ہے۔ ان ان گنت اور واضح تصریحات کے باوجود یہ کہنا کہ اھل ذبح کے معنی میں نہ لغۃً استعمال ہوتا ہے اور نہ عرفاً یہ حق وانصاف سے اعراض کرنا ہے۔

Marfat.com

نیز ان صاحبان کا ما اھل لغیر اللہ بہ کا یہ معنی بیان کرنا کہ غیر اللہ کے نام سے کسی جانور کو ذبح کرنا تحریف ہے یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ علامہ نووی شارح مسلم نے حدیث شریف کے ان الفاظ لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ کا یہ معنی کیا ھے اما الذابح لغیر اللہ ان یذکر باسم اللہ یعنی جس کو اللہ کے نام کے سوا کسی نام سے ذبح کیا جائے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے فارسی ترجمہ قرآن میں اس آیت کا یہی معنی کیا ہے وآنچہ ذکر کردہ شد نام غیر خدا بر ذبح وے۔ یعنی ذبح کے وقت جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا جائے کیا اس تحریف کا الزام یہ حضرات آپ پر بھی عائد کرنے کی جسارت کر سکتے ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی کہ آیت کا معنی وہی ہے جو علامہ ابو بکر جصاص نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے جو ابتداء بحث میں نقل ہو چکا ہے۔

نیز بخاری اور مسلم کی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنی والدہ کے لیے جو کنواں کھدوایا تھا اس کا نام ہی بئر ام سعد رکھا گیا تھا یعنی سعد کی ماں کا کنواں اگر کسی غیر کا صرف نام لے دینے سے کوئی چیز ناپاک ہو جاتی تو اس کنویں کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا اسے پینا اس سے وضو یا غسل کرنا اور اس سے کپڑے دھونا سب ممنوع قرار پاتا۔

حضور رحمت عالمیاں ﷺ ہر سال ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی دیا کرتے اور دوسرا دنبہ اپنی امت کی طرف سے۔ کئی لوگ کسی ولی کی نذر مانتے ہیں کیا اس طرح وہ چیز حرام ہو جاتی ہے یا نہیں تو اس کے متعلق مختصر اعرض ہے کہ

Marfat.com

نذر کے دو معنی ہیں شرعی اور عرفی۔ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت کسی غیر اللہ کے لیے جائز نہیں اس لیے شرعی معنی میں تو نذر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کی نذر ماننا شرک ہے لیکن عرف عام میں نذر عبادت کے معنی میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ نیاز کے معنی میں استعمال ہوتی ہے اور یہ شرک نہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے فتاویٰ میں یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔ وہ عبارت آپ کی خدمت میں بعینہٖ پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں امید ہے یہ گتھی بھی سلجھ جائے گی۔

لیکن حقیقت ایں نذر آنست کہ اہداء ثواب طعام و انفاق و بذل مال بروح میت کہ امر یست مسنون واز روئے حدیث صحیحہ ثابت است مثل ماورد فی الصحیحین من حال ام سعد وغیرہ ایں نذر مستلزم می شود پس حال ایں نذر آنست کہ اہدا ثواب ہذا القدر الی روح فلاں۔ وذکر ولی برائے تعین عمل منذور است نہ برائے مصرف ومصرف ایں نذر نزد ایشاں متوسلاں آں ولی می باشند از اقارب و خدم وہمطریقاں وامثال ذالک ہمیں است مقصود نذر کنندگاں بلاشبہ وحکمہ انہ صحیح یجب الوفاء بہ لانہ قربۃ معتبرۃ فی الشرع۔

(فتاویٰ عزیزی جلد ا صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ دیوبند)

ترجمہ! اس نذر کی حقیقت یہ ہے کہ اس طعام وغیرہ کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے اور یہ امر مسنون ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسے حضرت سعد کی والدہ کے کنوئیں کا ذکر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے پس اس نذر کا حاصل یہ ہے کہ اس طعام وغیرہ کا ثواب فلاں ولی کو پہنچے' نذر میں ولی کا ذکر اس لیے نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نذر کا مصرف ہے اس کا مصرف تو اس ولی کے قریبی

Marfat.com

رشتہ دار خدام درگاہ اور ہم مشرب لوگ ہوتے ہیں ولی کا نام صرف اس عمل کے متعین کے لیے لیا جاتا ہے نذر کرنے والوں کا بلاشبہ یہی مقصد ہوا کرتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی نذر صحیح ہے اور اس کو پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جو شرعاً معتبر ہے۔

حضرت حکیم الامت کی اس ایمان افروز وضاحت کے بعد کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا' اگرچہ مزید کسی تشریح کی ضرورت نہیں لیکن محض مزید اطمینان کے لیے ایک دو حوالے اور پیش خدمت ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی عزیزیہ میں فرماتے ہیں۔

اگر مالیدہ و شیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخوارند جائز است مضائقہ نیست۔

یعنی اگر مالیدہ اور دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے پکا کر کھلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے۔

(فتاوی عزیزیہ جلد اول صفحہ ۵۰ مطبوعہ دیوبند)

اسی صفحہ پر حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن جائز است واللہ اعلم۔

یعنی اگر کسی بزرگ کے نام فاتحہ دی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔

حضرت شاہ صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند و بر آں فاتحہ وقل و درود خوانند تبرک می شود و خوردن بسیار خوب است۔ (فتاوی عزیزیہ جلد اصفحہ ۸۷ مطبوعہ دیوبند)

یعنی وہ کھانا جس کا ثواب حسنین کریمین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ قل

Marfat.com

شریف اور درود شریف پڑھا جائے وہ تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

شاہ اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت بھی ملاحظہ فرمایئے۔

پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست۔ (صراط مستقیم دد)

پس امور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر کی خوبی میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

اب فاتحہ خوانی کا طریقہ بھی شاہ اسماعیل دہلوی کے الفاظ میں سن لیجئے۔

اول طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابر ایں طریق یعنی خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک بتوسط ایں بزرگان نماید و بنیاد تمام وزاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر دو ضربی شروع نماید۔ (صراط مستقیم ۱۱۱ فخر المطابع)

یعنی پہلے طالب کو چاہیے کہ وضو کرے اور نماز کے طریقہ پر دو زانو ہو کر بیٹھے اور اس طریقہ کے اکابر یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما کے نام فاتحہ پڑھے اور پھر درگاہ الٰہی میں ان بزرگوں کے وسیلہ سے التجا کرے اور انتہائی عجز و نیاز اور کمال تضرع وزاری کے ساتھ اپنے حل مشکل کی دعا کر کے دو ضربی ذکر شروع کرے۔

البتہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کا نام لے کر کسی جانور کو ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا اور ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اسی طرح اگر کسی شخص کے ذہن میں ایصال ثواب کا تصور تک نہیں بلکہ کسی ولی یا نبی کی لیے محض اس جانور کا خون

Marfat.com

بہانے (اراقۃ الدم) کو ہی وہ درجہ قربت سمجھ کر ذبح کرتا ہے تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ جان کا مالک وہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے جان کو پیدا فرمایا۔ اس لیے اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ کی چیز کو کسی کے لیے قربان کرے چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں متعدد بار اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی اور ایسے جانور کی حلت وحرمت کا فیصلہ کرنے کے لیے یہی معیار مقرر فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں!

فمتى كان اراقه الدم للتقرب الى غير الله حرمت الذبيحة و متى كان اراقة الدم لله تعالى والتقرب الى الغير بالاكل والانتفاع حلت الذبيحة لان الذبح عبارة عن الاراقة لا عن المذبوح اى الذى يحصل بعد الذبح من اللحم والشحم وعلى هذا قلنا لو اشترى لحما من السوق او ذبح بقرة او شاة لاجلٰ ان يطبخ مرقا و طعاما ليطعم الفقراء و يجعل ثوابها لروح فلان حلت بلا شبهة.

(فتاوی عزیزیہ جلد اول صفحہ ۷۵)

یعنی اگر کسی جانور کا خون اسی لیے بہایا جائے کہ اس خون بہانے سے غیر کا تقرب حاصل ہو تو وہ ذبیحہ حرام ہو جائے گا اور اگر خون اللہ تعالیٰ کے لیے بہائے اور اس کھانے اور اس سے نفع حاصل کرنے سے کسی غیر کا تقرب مقصود ہو تو ذبیحہ حلال ہوگا کیونکہ ذبح کا معنی خون بہانا ہے نہ وہ جانور جسے ذبح کیا گیا اسی لیے ہم نے کہا ہے کہ اگر کسی نے بازار سے گوشت خریدا یا گائے یا بکری ذبح کی تاکہ اسے پکا کر فقیروں کو کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی روح کو پہنچائے تو یہ (گوشت گائے بکری) بلاشبہ حلال ہوگی۔

Marfat.com

میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ مسلمان نہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک کے سوا کسی کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اور نہ وہ محض اراقۃ الدم (خون بہانے) کو وجہ تقرب سمجھتے ہیں بلکہ ان کے پیش نظر صرف ایصال ثواب ہوتا ہے۔ بفرض محال اگر کوئی شخص اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو اسے فوراً تائب ہونا چاہیے' مبادا اس گمراہی پر اسکی موت آ جائے نیز ان لوگوں کو بھی خدا کا خوف کرنا چاہیے جو ہر مسلمان پر بلا امتیاز شرک و کفر کا فتوی جڑ دیتے ہیں اور اس کو اپنی شہرت کے حصول کا آسان اور موثر ذریعہ سمجھتے ہیں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۔ (ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۴)

(نمبر ۳۴)

مزید وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات دیکھیں۔

توضیح القرآن ۲۳۹ کشف السرار وعدۃ الابرار ۱/ ۴۵۷ کشف المحجوبین ۱۹۱ کتاب الوجیز تفسیر قرآن العزیز ۱/ ۴۰ ۵مراح لبید تفسر النووی ۱.۹۲، تفسیر یسیر پنجابی ۱/ ۱۹ ۴ تفسیر نبوی...تفسیر نذیرالقرآن .تفسیر عزیزالبیان ۴۰ تفسیر القرآن انشاء اللہ ۴۰ درس القرآن خواجہ عبدالولی جز ۲ صفحہ ۶ تفسیر ازھری ۲/ ۴ سراج المنیر ۱۱۰ فتح الرحمن ۳۳ تفسیرفتح القدیر شوکانی ۱۴۸ تفسیر مراغی جز ۲ صفحہ ۱ ۴ظلال القرآن جز ۸ صفحہ ۲۹، ۲۸ صاوی ۲/ ۴۷ جمل ۱/ ۱۳۸ ا عمدۃ التفسیر حافظ ابن کثیر جز ۳ صفحہ ۲ تاج التفاسیر ۱/ ۳۵ تفسیر نیشا پوری ۲/ ۱۰۲ تفسیر نعمانی صفحہ ۱۱۴ تفسیر قادری ۱/ ۴۲ تفسیر القرآن ۲۰۷ تفسیرات

نوٹ یہ حوالہ جات مختلف جگہ سے نقل کیے ہیں۔

Marfat.com

کسی کی طرف نسبت کرنا احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ!

فَاُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہ' رَسُولُ اللّٰہِ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر ھٰذَا عَنِّی وَ عَمَّنْ لَمْ یَضَحِّ مِنْ اُمَّتِی.

پس ایک مینڈھا لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھوں سے ذبح فرمایا اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

اخرجہ الترمذی فی الجامع ۱/۲۷۸ و ابو داود فی السنن ۲/۳۲ و احمد فی مسندہ ۳/۳۶۲ و حاکم فی المستدرک ۴/۲۲۹ و سنن دارقطنی ۴/۲۸۴ و زادالمعاد ۲/۳۱۳.

اس حدیث مبارکہ میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈھا کی نسبت ذبح کرنے کے فوراً بعد اپنی اور اپنی امت میں سے ہر اس شخص کی طرف کی جس نے قربانی نہیں کی اگر کسی جانور کی نسبت غیر خدا کی طرف ہونے سے وہ حرام ہو جاتا تو شارع علیہ السلام کبھی بھی ایسا نہ فرماتے۔

حدیث نمبر (۲)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کر کے فرمایا!

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ ۔ اے اللہ اس کو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔

(اخرجہ ابو داود فی السنن ۲/۳۰ و مسلم برقم ۵۰۹۱ و بغوی فی الشرح السنة ۳۵۷/۴ و بیھقی فی السنن الکبری ۲۸۶/۹ و حاکم فی المستدرک ۵۹۴/۳ و ابن عساکر تھذیب تاریخ ۱۴/۳ وعبدالحق کتاب الاحکام الوسطی ۱۳۲/۴)

اس حدیث مبارکہ میں بھی محبوب رب العالمین نے اپنی اور اپنی اولاد اور اپنی امت کی طرف بعد از ذبح نسبت فرمائی۔

حدیث نمبر (۳)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَحْبَبْتُ اَنْ تَاْکُلَ مِنْ رَطْبِہٖ وَ بَسْرِہٖ وَ تَمْرِہٖ وَتَذْنُوْبِہٖ وَلَا ذْبَحَنَّ لَکَ مَعَ ھٰذَا فَقَالَ اِنْ ذَبَحْتَ فَلَا تَذْبَحَنْ ذَاتَ دَرٍّ فَاَخَذَ عَنَاقًا لَہٗ اَوْ جُدِیًا فَذَبَحَہٗ. یا رسول اللہ ﷺ میری خواہش ہے کہ آپ رطب بسرہ اور کھجوریں کھائیں اور اس کے ساتھ میں آپ کے لیے ضرور بکری ذبح کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مگر تو دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا تو انہوں نے بکری کا بچہ نر یا مادہ پکڑا اور اس کو ذبح کیا۔

(اخرجہ الطبرانی فی الصغیر ۹۲/۱ و لفظ لہ و فی الاوسط ۳۲/۳ و ابن حبان فی الصحیح ۳۲۴/۸)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ میزبان رسول اللہ ﷺ نے بھی قبل از ذبح جانور کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی فرمایا (لک) آپ کے لیے اور نبی اکرم

Marfat.com

سراپا رحمت علیہ وسلم نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے ان کو منع فرمایا اور انہوں نے بچہ ذبح کیا اگر غیر خدا کی طرف نسبت سے جانور حرام ہو جاتا تو صحابی رسول علیہ وسلم کبھی بھی ایسا نہ کہتے اور آپ علیہ وسلم بھی اس کو ایسا کہنے سے منع فرماتے۔

حدیث نمبر (۴)

عن جابر قَالَ خَرَجَ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَنَا مَعَہٗ فَدَخَلَ عَلٰی اِمراءَۃٍ مِن لانصارِ فَذَبَحَتْ لہ' شَاۃً.

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں باہر نکلا تو آپ علیہ وسلم ایک انصاری عورت کے گھر تشریف لے گئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔

(اخرجه الترمذی فی الجامع ۱/۲۴ و بغوی فی الشرح السنة ۱۱/۲۹۴ و ابن ابی عاصم فی کتاب السنة ۲/۶۲۴ برقم (۴۱۵۳)

حدیث نمبر (۵)

عن مجاهد اِنَّ عبدالله بِن عمرو ذُبِحَت لہ' شَاۃ'' فِی اَھلِہٖ.

(اخرجه الترمذی فی الجامع ۲/۱۶)

مجاہد کہتے ہیں کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے ان کے لیے اپنے گھر میں ایک بکری ذبح کی۔

نمبر ۴ سے معلوم ہوا کہ انصاری عورت نے آپ علیہ وسلم کے لیے بکری ذبح فرمائی اور راوی نے بھی اس کی نسبت آپ کی طرف ہی کی۔

نمبر ۵ سے معلوم ہوا کہ صحابی نے تابعی کے لیے اپنے گھر میں بکری ذبح کی اگر نسبت سے جانور حرام ہوتا ہے تو وہ لوگ کبھی بھی ایسے فعل کے مرتکب نہ ٹھہرتے۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۶)

عن جابر مَن ذَبحَ لِضَیفِهِ ذَبِیحَةً کانت فِدَاهُ مِنَ النَّار۔
(کنز العمال ۹ ۲۴۵ برقم ۲۵۸۵۳ و حاکم فی تاریخه)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے مہمان کے لیے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر انسان کسی کے لیے جانور ذبح کرے اور وقت ذبح اس پر اللہ کا نام ذکر کرے تو وہ جانور حرام نہیں ہوتا اور جو مہمان کے لیے جانور ذبح کرے تو وہ کیا تو اس نے مہمان کے لیے ہے لیکن بوقت ذبح اللہ کا نام ہی لیا ہے تو وہ حرام نہیں بلکہ وہ اس کے لیے دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا اس حدیث میں اس ذبیحہ کی نسبت کو رسول اللہ ﷺ نے مہمان کی طرف ہی کیا۔

حدیث نمبر (۷)

حضرت حنش رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دو قربانیاں کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ آپ دو قربانیاں کیوں کرتے ہیں

فقال انَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ اوصانی ان اُضحِیَ عنه، فانا اُضحِی عنه۔

پس علی المرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں ایک قربانی آپ ﷺ کی طرف سے کیا کروں لہذا میں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ کی

Marfat.com

طرف سے کرتا ہوں۔

(اخرجه ابو داود فی السنن ۲/۲۹ و احمد فی مسنده ۱/۱۵۰ و حاکم فی المستدرک ۴/۲۳۰)

حدیث نمبر (۸)

عن بریدة قال مَن ضَحّی عَن وَالِدَیهِ اَوْ عَن اَبوَیهِ مَیّتَینِ فَله' اَجرُه' کَامِلاً وَ اَجرُ المَیّت وَ یُقَالُ لِرُوحِهِ اِنَّ فُلَاناً ضَحّی عَنکَ اَوْ تَصَدَّقَ عنکَ۔

جس نے اپنے فوت شدہ والدین یا ماں باپ کی طرف سے قربانی کی اس کو اسکا پورا اجر ملے گا اور میت کو بھی اور اس کی روح کو کہا جائے گا کہ بیشک تیری طرف سے فلاں نے قربانی کی یا صدقہ کیا۔

(اخرجه موافق الدین فی مرشدالزوار الی قبور الابرار ۱/۱۱۷)

حدیث نمبر (۹)

عن عمرو بن شعیب عن ابیهِ عن جَدّهِ اِنَّ امرَاَۃً اَتَتِ النَّبیَّ ﷺ فَقَالَت یا رَسُولَ اللّٰه ﷺ اِنّی نَذرتُ ان اَضرِب علی راسک با الدّفِ قال او فی بنذرک قالت انّی نَذرتُ ان اَذبح بمکان کذا و کذا مکان'' کان یَذبح فِیهِ اَهلِ الجَاهِلِیّة قَالَ لِصَنمٍ قالت لاقال لوثنٍ قالت لا

حضرت عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو عورت نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں فلاں جگہ قربانی کروں گی اور وہ جاہلیت کا ذبح

Marfat.com

قَالَ اَو فِی بِنَذرِکَ.

(اخرجہ ابوداود فی السنن ۲: ۱۱۳)

ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بت کے لیے اس نے عرض کی نہیں فرمایا وثن کے لیے عرض کیا نہیں فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔

اس حدیث میں دوسری نذر سے معلوم ہوا کہ معین جگہ پر ذبح کرنے کی نذر بھی جائز ہے بشرطیکہ اس جگہ بت یعنی صنم و وثن کے لیے (یعنی جواہر معدنیہ اور پتھر لکڑی سے بنے ہوئے) نہ ہو تو جائز ہے۔

حدیث نمبر (۱۰)

عَن مُحَمَّد بن سیرین حدثنا سلمان بن عامر الضبی قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه ﷺ یَقُولُ مَعَ الغُلَام عَقِیقَة" فَاهرِ یقُوا عَنه' دَمًا وَّاَمِیطُو اعَنه' الاذٰی.

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر لڑکے کے ساتھ اسکا عقیقہ لگا ہوا ہے لہذا اس کی طرف سے عقیقہ کرو اور اس سے تکلیف دور کرو۔

(اخرجہ البخاری برقم (۵۴۷۲) و حاکم فی المستدرک ۴: ۲۳۸ و ابو داود ۳: ۲۶۲ و الترمذی ۱: ۲۷۸ والنسائی ۲: ۱۰۸۰ و ابن ماجہ برقم (۳۱۶۴) والطبرانی فی الکبیر ۶/ ۲۷۴ و شرح مشکل الآثار ۳/ ۷۳ برقم (۱۰۴۹) وعبدالحق فی کتاب الاحکام الوسطی ۴/ ۱۴۰ وابن ابی الدنیا فی کتاب العیال ۷۲ (برقم ۵۷) و دارمی فی السنن ۲۰: ۸

حدیث نمبر (۱۱)

عن سمرة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

كُلَّ غُلَامٍ رَهِينَة" بِعَقِيقَتِهِ تُذبَحُ عَنهُ يَومَ سَابِعِهِ وَيُسَمّٰى فِيهِ يُحلَقُ رَأسِهِ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے اس کو ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

(اخرجه الترمذی ۱/۲۷۸ و ابو داود ۲/۳۶ والنسائی ۲/۱۷۰ ۱ ۱ و ابن ماجه (۳۱۶۵) و احمد فی مسنده ۴/۱۸، ۲۱۴ و طبرانی فی الکبیر ۷/۲۰۱ والحاکم فی المستدرک ۴/۲۳۷ والطحاوی فی شرح مشکل الآثار ۳/۵۷ برقم (۱۰۳۰) وعبدالحق فی احکام الوسطی ۴/۱۴۰ وابن قیم فی زادالمعاد ۲/۳۱۵ وابن ابی الدنیا فی کتاب العیال ۳۰ برقم ۴۲)

حدیث نمبر (۱۲)

ان عمران ابن حصین لَمَّا احتُضِرَ قَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَشُدُّونِی عَلٰی سَرِیرِی بِعِمَامَةٍ فَاذَا رَجَعتُم فَانحَرُوا وَاطعِمُوا.

جب عمران بن حصین کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے کہا میری چارپائی پر مجھے میرے عمامہ سے باندھ دینا پھر جب تم واپس جاؤ (جنازہ سے) تو میرے لیے ایک اونٹ کا بچہ ذبح کرنا اور لوگوں کو کھلانا۔

(اخرجه ابی سلیمان فی وصایا العلما عند حضور الموت ۶۷)

Marfat.com

حدیث نمبر (۱۳)

عن عبداللّٰه بن رواحة رضی الله تعالی عنه انه' سمّی شاةً من غنمه لرسول اللّٰه ﷺ و اوصی بها جاریةً له' کانت فی الغنم و کان یتعاهد ها و ینظرُ الیها کُلّما اتی الغنم حتی سمنت و صلُحت فجاء یوما ففقدها من الغنم فسالها عنها فقالت ضاعت ولطم وجهها فلمّا سُرّی ذالک عنه' اتی النبیّ ﷺ فاخبره' بالقصّة فقال لم املک نفسی ان لطمتها قال فاعظم ذالک النبیّ ﷺ وقال لعلّها مُومنة"

(کتاب الاثار للامام محمد ۷۸. ۷۹ کراچی)

حضرت عبداللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری رسول اللہ ﷺ کے لیے نامزد کر رکھی تھی اور اپنی لونڈی کو وصیت کی کہ اس بکری کی نگہبانی کرے چنانچہ وہ اس کی نگہبانی کرتی تھی اور جب وہ بکریوں میں آتے تو اس بکری کو دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ خوب موٹی اور فربہ ہوگئی ایک دن وہ آئے تو اس بکری کو گم پایا تو اس لونڈی سے اس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی ہے تو انہوں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا پھر جب ان کا غصہ ختم ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو اس واقعہ کی اطلاع دی پھر عرض کیا کہ میں بے اختیار ہو گیا تھا اور غصے پر قابو نہ پا سکا پس رسول اللہ ﷺ پر یہ معاملہ دشوار گزرا اور فرمایا کہ شاید وہ لونڈی ایماندار ہو۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۱۴)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے تاجدار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِن تَوبَتِي اَنْ اَنخَلِعَ مِن مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَى رَسُولِهِ ﷺ.

یارسول اللہ ﷺ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر کے۔

(اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الوصایا برقم (۲۷۵۷) وکتاب المغازی برقم (۴۴۱۸) و مسلم فی الصحیح برقم (۷۰۱۶) و ابو داود کتاب الایمان والنذر برقم (۳۳۱۷.) ۲/۱۱۴ والنسائی ۲/۱۳۷ برقم (۳۸۵۴) والترمذی کتاب التفسیر برقم (۳۱۰۲) و احمد فی مسنده ۳/۴۵۴، ۴۵۶، ۴۵۹ والبیهقی فی السنن الکبری ۱/۲۲۵، ۴/۱۸۱، ۹/۳۵، ۱۰/۶۸ و ابن ابی شیبة فی المصنف ۱۴/۵۴۵ برقم (۱۸۸۵۳) والبغوی فی الشرح السنة ۶/۱۸۲ برقم (۱۶۷۶) والطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۹/۴۶، ۵۱، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸ برقم (۹۰، ۹۱، ۹۵، ۹۶، ۹۸، ۱۰۱، ۱۰۴) و عبدالرزاق فی المصنف ۵/۴۰۵ برقم (۹۷۴۴) و عن ابی لبابة ایضا ۵/۴۰۶ برقم (۹۷۴۵) والبیهقی دلائل النبوة ۵/۷۸ والطبرانی فی الاوسط ۸/۲۹۲ برقم (۸۵۳۵) و ابن حبان فی الصحیح ۶/۱۵۶ برقم ۳۳۶۹)

حدیث نمبر (۱۵)

ایک عورت اور اس کی بیٹی بارگاہ نبوت میں یمن سے حاضر ہوئیں بیٹی کے ہاتھ

Marfat.com

میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تعطین زکوة هذا اس کی زکوۃ دے گی اس نے عرض کی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

اَیَسُرُّکِ اَنْ یُسَوِّرَکِ اللّٰہُ بِھِمَا یومَ القِیٰمَۃِ سَوَارَیْنِ مِن نَّارٍ . . . فَقَالَت هُمَا لِلّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ.

کیا تجھے بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے اس نے فوراً دونوں اتار کر ڈال دیئے اور عرض کرنے لگی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

(اخرجہ ابو داود فی السنن ۱/۲۱۸ والنسائی ۲/۲۰ والدارقطنی ۲/۱۱۲ والبیھقی سنن الکبری ۴/۱۴۰ و معرفۃ السنن الآثار ۳/۲۹۶)

حدیث نمبر (۱۶)

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اَھْجُرُ دَارَ قَومِی الَّتِی اَصَبْتُ بِھَا الذَّنب وَ انْخَلِعُ مِن مَالِی صَدقَۃً لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُجزِی عَنکَ الثُّلُث.

یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ و رسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آتا ہوں۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا اے ابولبابہ تہائی مال کافی ہے انہوں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لیے صدقہ کر دیا۔

Marfat.com

(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر ۳۳/۵ برقم(۴۵۰۹ . ۴۵۱۰) و احمد فی مسنده ۵۲۳/۳(۴. ۵۰۳) والحاکم فی المستدرک ۶۳۲/۳ والبیهقی فی السنن الکبری ۱۸۱/۴ . ۶۷ و عبدالرزاق فی المصنف ۲۰۶/۵ برقم (۹۷۴۵)و ابن ابی عاصم فی الاحادوالمثانی ۴۴۸/۳. ۴۴۹ برقم (۱۸۹۸ . ۱۸۹۹) والبغوی فی الشرح السنة ۳۷/۱۰ ومالک فی الموطا کتاب النذور والایمان باب جامع البیان)

حدیث نمبر (۱۷)

عن ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال بَینَمَا نَحنُ فِی الْمَسجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ اِنطَلِقُوا اِلٰی یَهُودِ فَخَرَجنَا حَتّٰی جِئنَا بَیتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسلِمُوا تَسلِمُوا اَو اعلَمُوا اَنَّ الاَرضَ لِلّٰهِ وَ رَسُولِهٖ وَاِنِّی اُرِیدُ اَن اُجلِیَکُم مِن هٰذِهِ الاَرضُ فَمَن یَجِدُ مِنکُم بِمَالِه شَیئًا فَلیَبِعهُ وَاِلَّا فَاعلَمُوا اَنَّ الارض لِلّٰهِ وَ رَسُولِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور ہم سے فرمایا یہود کی طرف چلو پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس پہنچے پس آپ نے یہودیوں سے فرمایا اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے ورنہ اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور بے شک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کردے ورنہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے

(اخرجه البخاری فی الصحیح ۴۴۹/۲ برقم(۳۱۶۷ . ۲۹۴۴) و مسلم فی الصحیح

Marfat.com

باب املاء الیھود من الحجاز برقم (۴۵۹۱) و ابو داود ۲/۷۲ برقم (۳۰۰۳)

والنسائی فی السنن الکبری ۵/۲۱۰ برقم (۸۶۸۷) والبیھقی فی السنن الکبری

۹/۲۰۸ و احمد فی مسندہ ۲/۴۵۱ والھندی فی کنز العمال ۱/۷۷ والطحاوی فی

شرح مشکل الآثار ۱۱/۵۷ برقم (۴۲۷۸)

ان تمام احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام اشیاء کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جس کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کا نام آنے پر اشیاء حرام نہیں ہوتیں۔

اھل کا معنی محدثین اور فقہاء کی نظر میں۔

نمبر (۱) امام نووی

شرح مسلم میں باب التلبیۃ وصفتھا ووقتھا کی ایک حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں

قولہ تعالی وما اُھِلَّ بہ لِغیر اللّٰہ ای رُفِع الصَّوتِ عِند ذِبحِہ لِغیرِ ذِکرُ اللّٰہ.	یعنی اللہ تعالی کے قول وما اھل بہ لغیر اللہ سے مراد ہے کہ ذبح کے وقت اللہ کے ذکر کے علاوہ آواز بلند کرنا۔

(مسلم مع نووی ۱/۳۷۶)

نمبر (۲) امام نووی ہی فرماتے ہیں

اِمَّا ذِبح لغیر اللّٰہ فالمُرادُ بِہٖ اَنْ یُذبح باسم غیر اللّٰہ تعالٰی کَمَنْ ذبح لِلصَّنم والصلیب او المُوسی او العیسی ولا کعبۃ و نحو ذالک	بہرحال ذبح لغیر اللہ پس اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کیا جائے غیر اللہ کے نام کے ساتھ جیسے وہ شخص جس نے ذبح کیا بت کے لیے یا صلیب کے لیے یا موسیٰ علیہ

Marfat.com

فَكُلُّ هٰذَا حَرَام وَلَا تَحِلُّ هٰذَا
الذَّبِيحَة سُوَاءٌ كَانَ الذَّابِحُ مُسلِماً
اَوْ نصرَانِيًا اَوْ يَهُودِيًا نَصَّ عَلَيهِ
الشَافِعي التَّفَقَ عَلَيهِ اِصحَابُنَا قَصد
مَعَ ذَالِك تعظِيمُ المَذبُوحِ لَه'
غيرِ اللّه تعَالى وَالعِبَادَة 'لَه' كَانَ
ذَالِك كُفراً فَاِن كَانَ الذَّابِحُ
مُسلِماً قَبلَ ذَالِك صَارَابذبح
مُرتَدّ او ذَكَرَ الشيخُ اِبرَاهِيم
المروزِي مِن اَصحَابنَا اَنْ مَا يُذبَحُ
عِندَ اِستَقبَالُ السُّلطَان تقرُبا اِلَيه
اَفتَى اَهلُ بُخَارَا. بتحرِيمَةِ لاَنَّه'
مِمَّا اُهِلَّ بِهِ لِغَيرِ اللّه تعالٰى قَال
الرَافِعي هٰذا اِنّما يُذبَحُونه اِستبشَاراً
لِقُدومِه فهُوا كَذبحِ العَقِيقَةِ لِوَلادَةِ
المَولُودِ مِثل هٰذا لَايُوجِبُ التَحرِيم
وَاللّه اَعلَمُ.

السلام یا عیسیٰ علیہ السلام اور کعبہ اور اسکی مثل
کے لیے ہیں یہ سب حرام ہے اور یہ ذبیحہ
حلال نہیں ہے چاہے ذبح کرنے والا
مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام
شافعی نے نص قائم کی ہے اور اس پر
ہمارے ائمہ کرام نے اتفاق کیا ہے اور اگر
اس کے ساتھ قصد عبادت کا کیا تو یہ کفر ہے
اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان
تھا وہ مرتد ہو گیا اور شیخ ابراہیم مروزی نے
کہا کہ جو جانور سلطان کی طرف سے قرب
حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا اہل بخارا
نے اس کی تحریم کا فتویٰ دیا اس لیے کہ وہ ما
اہل بہ لغیر اللہ ہے۔ رافعی نے کہا کہ اگر
ذبح کرے اسکے آنے کی خوشخبری کے طور
پر تو وہ مثل عقیقہ کے بچے کی ولادت کے
وقت پس یہ حرام نہیں ہے۔

(مسلم مع نووی ۲/ ۱۴۸_۱۴۹)

Marfat.com

نمبر (۳) شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں

وَقَالَ مِنْہ، اِبن زَید مَا ذُبِحَ عَلَی النَّصبِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ ذُکِرَ اسمُ غَیرِ اللّٰہ مِن اَسمَاءِ الاَوثَانِ الَّتِی کَانُو یَعبُدُونَهَا وَکَذَالمَسِیحُ وَکُلَّ اِسمٍ سُوَآء" عَزوَجَلَّ.

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ۲۱/۱۴۰ بیروت)

اور ابن زید نے کہا کہ جو نصب پر ذبح کیا جائے دونوں ایک ہی چیز ہیں اور وما اھل بہ لغیر اللہ کا معنی ہے کہ جو اللہ کے نام کے بغیر ان بتوں کا نام لے کر ذبح کیا جائے جن کی وہ لوگ عبادت کرتے تھے اور ایسے ہی مسیح کا نام یا جو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا نام لے کر ذبح کیا جائے حرام ہے۔

نمبر (۴)

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیرِ اللّٰہ اَیْ مَا ذُکِرَ اسمُ غَیرِ اللّٰہ عِندَ ذِبحِهٖ کَانَتْ بِفِعلِهٖ عَبدَۃِ الاَوثَانِ.

وہ جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے (کافر) بتوں کی عبادت کے لیے ایسا کرتے تھے۔

(تاج الجامع ۱/۹۴ بحوالہ گیارھویں شریف

نمبر (۵) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں

اِنَّمَا کُلِّفنَا بِالظَّاهِرِہ بِالبَاطِنِ فَاِذَا ذُبِحَہ عَلٰی اِسمِ اللّٰہ وَجَبَ اَنْ یُحِلَّ وَلَا سَبِیلَ لَنَا اِلَی البَاطِنِ.

یعنی ہمیں شرح نے ظاہر پر عمل کرنے کا حکم فرمایا باطن کی تکلیف نہیں دی جب اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جانور کا حلال ہو جانا واجب ہوا کہ دل کا ارادہ جان لینے کی طرف ہمیں کوئی راہ نہیں۔

Marfat.com

نمبر(۶) امام ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

قَالَ الْبَزَّازِیُّ وَمَنْ ظَنَّ اَنَّہٗ لَا یُحِلُّ لِاَنَّہٗ ذُبِحَ لِاِکْرَامِ اِبْنِ اٰدَمَ فَیَکُوْنُ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَدْ خَالَفَ الْقُرْآنَ وَالْحَدِیْثَ وَالْعَقْلَ فَاِنَّہٗ لَا رَیْبَ اَنَّ الْقَصَّابَ یَذْبَحُ لِلرِّبْحِ وَلَوْ عَلِمَ اَنَّہٗ نَجَس" لَا یَذْبَحُ فَیَلْزَمُ لِھٰذَا الْجَاھِلُ اَنْ لَا یَأْکُلَ مَا ذَبَحَہُ الْقَصَّابُ وَمَا ذُبِحَ لِلْوَلَائِمِ وَالْاَعْرَاسِ وَالْعَقِیْقَۃِ.

(ردالمختار علی درالمختار ۲۱۸/۵ کوئٹہ)

امام بزازی نے کہا کہ جو اس مہمان کے ذبیحہ کو یہ گمان کرے گا کہ یہ اس وجہ سے حلال نہیں کہ بنی آدم کے اکرام کے لیے ذبح کیا گیا ہے بس ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہوگیا تو یہ گمان کرنے والا قرآن و حدیث و عقل کا مخالف ہے کیونکہ اس میں شک نہیں قصاب نفع حاصل کرنے کیلئے جانور ذبح کرتا ہے پس اس گمان کرنیوالے جاہل پر لازم ہے کہ قصاب کے ذبیحہ کو اور ان ذبیحوں کو جو ولیموں اور شادیوں اور عقیقوں کے لیے کیے جاتے ہیں نہ کھائے۔

نمبر(۷) فتاوی عالمگیری

مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارھم او الکافر لا لھتھم توکل لانہ سمّی اللّٰہ تعالی کذافی التتار خانیہ ناقلاعن جامع الفتاوی .

(فتاوی عالمگیری ۲۸۶/۵ کراچی)

مسلمان نے آتش پرست کی بکری ان کے آتشکدہ کے لیے یا کسی کافر کی بکری ان کے بتوں کے لیے ذبح کی تو وہ (حلال ہے) کھائی جائے گی کیونکہ مسلمان نے ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا ہے ایسا ہی تتارخانیہ میں جامع الفتاوی سے منقول ہے۔

Marfat.com

نمبر (۸) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وما اهل به لغير الله اى ذُكِرَ اسْمُ غَيرِ اللّٰهِ عِنْدَ ذَبْحِهٖ	یعنی اس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام ذکر کیا۔

(مسوی شرح موطا ۲/۱۷۳)

نمبر (۹) امام ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ۔

النَّاذِرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ اِنْ قَصَدَ بِالنَّذْرِ التَّقَرُّبَ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ وَظَنَّ اَنَّهٗ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا دُوْنَ اللّٰه فَنَذْرُهٗ حَرَامٌ بَاطِلٌ وَاِرْتِدَادُهٗ ثَابِتٌ وَاِن قَصَدَ بِالنَّذْرِ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ وَ اِيْصَالَ الثَّوَابِ لِلْاَوْلِيَاءِ وَيَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ يَجْعَلُ الْاَوْلِيَاءَ وَ سَائِلَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ فِيْ حُصُوْلِ مَقَاصِدِهٖ فَلَا حَرَجَ فِيْهِ وَ ذَبِيْحَتُهٗ حَلَالٌ طَيِّبٌ فَتَاوٰى اَبِى اللَّيث.	غیر اللہ کی نذر ماننے والے نے اگر اپنی نذر سے غیر اللہ کی طرف تقرب عبادت کا ارادہ کیا اور یہ گمان کیا کہ تمام امور میں یہ ہی متصرف ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ تو اسکی نذر حرام و باطل ہے اور اسکا مرتد ہونا ثابت ہے اور اگر اس نے نذر سے تقرب الی اللہ کا ارادہ کیا اور اولیاء اللہ کو ثواب پہنچانے کی نیت کی اور وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی ذرہ متحرک نہیں ہوتا اور وہ اولیاء اللہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسائل قرار دیتا ہے تا کہ اس کے مقاصد حاصل ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اسکا ذبیحہ حلال وطیب ہے۔

(بحوالہ گیارھویں شریف)

Marfat.com

مخالفین کی نظر میں

نمبر (۱۰) محمد اشفاق الرحمٰن کاندھلوی دیوبندی اسکی شرح میں لکھتے ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ وَالفُسُوقُ الذِّبحُ لِلانصَابِ جَمعُ نُصُبٍ بِضَمَّتَینِ حِجَارَۃٌ تُنصَبُ وَ تُعبَدُ اللّٰہ اَعلَمُ. امام مالک نے کہا اور فسوق ذبح للانصاب جمع نصب پتھر (بت) جن کو گاڑ لیتے تھے اور پوجتے تھے واللہ اعلم۔

(کشف المغطاعن وجہ الموطا ۴۱۱ کراچی)

نمبر (۱۱) مولوی وحید الزمان غیر مقلد۔

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہِ مَخصُوص" بِالحَیوَانِ ثُمَّ اختلفوا فقَالَ البعضُ اَلمُرَادُ بِہٖ مَا نُودِیَ عَلَیہِ بِاسمِ غَیرِ اللّٰہِ عِندَا ذِبحِہٖ فَلَوْ ذُکِرَ عَلٰی حَیوَانٍ اِسمُ غَیرِ اللّٰہِ کَمَا یُقَالُ بَقَرَۃِ السَّیِّد اَحمَدَ الکَبِیرِ اَوْ تِیسُ الشَیخ صدرالدین اَوْ دِیکٌ اَوْ جَالًا شَاۃ ثُمَّ ذُبِحَ عَلٰی اِسمِ اللّٰہِ فَھُوَ حَلَال". وما اھل بہ لغیر اللہ حیوان کے ساتھ مخصوص ہے پھر اس میں اختلاف ہے اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر پکارنا ہے پس اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے کہتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ صدرالدین کا مینڈھا یا مرغ پھر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے پس وہ حلال ہے۔

(ہدیۃ المہدی ۳۹ جمعیت اہل سنت لاہور)

نمبر (۱۲) علامہ محمد عبدالحی لکھنوی

اور تفسیر درمنثور میں ہے اور اخرج ابن منذر عن ابن عباس وما اھل قال ذبہ و اخرج ابن ابی حاتم عن مجاھد وما اھل قال ماذبح لغیر اللہ

Marfat.com

انتھی صاحب تفسیر در منشور) نے ابن منذر کے حوالے سے ابن عباس کا قول نقل کیا کہ وما اھل فرمایا ذبح اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا کہ وما اہل کہا جو ذبح کیا جائے غیر اللہ کے لیے۔ آگے لکھتے ہیں۔

پس بکرا شیخ سدو وغیرہ کا کہ خاص غیر خدا کے واسطے جان دینا اسمیں منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقربا الی غیر اللہ تعالی مقصود ہوتا ہے حرام ہے نہ ذبیحہ فاتحہ بزرگان کہ جنہیں اراقۃ الدم اللہ تعالی کے واسطے ہوتا ہے اور مقصود ایصال ثواب ہوا کرتا ہے اور جو جانور کہ ہنود چھوڑ دیتے ہیں وہ آیت میں داخل نہیں اور حرمت انکی اس آیت سے ثابت نہیں اسوجہ سے کہ وہاں ذبح نہیں ہوتا بلکہ زندہ رہا کرتا ہے باقی رہی آیت ما جعل اللہ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ کفار مکہ نے جانوروں میں اپنی رائے سے تحلیل وتحریم کردی تھی کبھی مادہ شتر کو کان شق کر کے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کا دودھ کسی کو نہیں دیتے تھے اس کو بحیرہ کہتے ہیں اور سائبہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور اس سے کسی قسم کی بار برداری کی محنت نہ لی جاوے۔ حق جل شانہ نے اس حکم کا اول سے ابطال کر دیا اور ما جعل اللہ من بحیرۃ الخ ارشاد فرمایا پس آیت سے صرف انکے احکام کا بطلان ثابت ہوتا ہے نہ تحریم ذبح بحیرہ وسائبہ ہر گاہ یہ امر ممہد ہوا پس سمجھنا چاہیے کہ جو جانور کہ گنگا پر چڑھائے جاتے ہیں یا بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں کہ انکو پکڑ کر یا نکال کے ذبح کرنا نہ اسوجہ سے حرام ہے کہ وہ ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور نہ اسوجہ سے کہ بحیرہ وسائبہ کا ذبح حرام ہے بلکہ اسوجہ سے کہ وہ جانور اس رہا کرنے سے ملک مالک سے خارج نہیں ہوتے پس بدون اذن مالک کے ان کا حکم منصوب و مسروق کا ہوگا اور اگر مالک اجازت دے دے یا اباحت عامہ کر دے تو اسوقت

Marfat.com

انکو بسم اللہ کہکے ذبح کرنا اور اسکو کھانا درست ہوگا اور حرکت قبیحہ اور نیست شفیعہ رہا کرنے والے سے حکم حرمت کا نہ ہوگا۔ (مجموعہ الفتاوی ۸۹۔۹۰ عمر فاروق اکیڈمی لاہور)

نمبر (۱۴) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

اگر مالیدہ و شیر بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورانند مضائقہ نیست جائز است (فتاوی عزیزی ۱/ ۳۹ دارالاشاعت العربیہ کوئٹہ) یعنی اگر مالیدہ اور دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے پکا کر کھلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے۔ اسی صفحہ پر شاہ صاحب لکھتے ہیں!

اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن ازان جائز است۔

(فتاوی عزیزی ۱/ ۳۹)

یعنی اگر کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ دی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔

اور یہی شاہ صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمانیدو بر آن فاتحہ و قل درود و خواندن تبرک میشود خوردن بسیار خوب است.	یعنی وہ کھانا جس کا ثواب حسنین کریمین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے وہ تبرک ہوجاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

(فتاوی عزیزی ۱/ ۷۱)

نمبر (۱۴) شاہ رفیع الدین محدث دہلوی۔

یکے آنکہ برائے اولیا اللہ باشد کہ حق تعالی احسان بایشان وایصال	ایک جماعت وہ ہے جو اولیاء اللہ کی ہے کہ جنکے ساتھ نیکی کرنا اور انکی (بارگاہ) میں

Marfat.com

ثواب باینها پسندیده میدارد، و ازان جماعة امید مکافات بهتر ازیں متوقع ست که عندالله قرب دارندو مورد عنایت اویند. و دوم برائے عامه مومنین که استغفار برائے ایشان و تصدق برائے ایشان و لباس و طعام دادن برائے ثواب ایشان نیز در جناب الهی پسندیده است چنانچه در باب تصدق عن المیتة حدیثے وارد شده.

(مجموعہ رسائل ۲/۴۷ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

ایصال ثواب کرنا خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس جماعت اولیاء سے اس سے بہتر بدلے کی امید متوقع ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے سزاوار ہیں اور اسکی عنایات کے وارد ہونے کا محل ہیں اور دوسرا عام مومنوں کے لیے ہے کہ جنکے لیے استغفار کرنا اور انکے لیے صدقہ دینا اور ثواب پہنچانے کے لیے لباس و طعام خیرات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہے جیسا باب الصدقہ عن المیت میں ایک حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

نمبر (۱۶) فتاوی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب! اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بر روح پر فتوح حضرت پیر صاحب پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام پر بطور تقرب ذبح کرنا ہے تو جائز نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۳۰ دارالاشاعت کراچی)

Marfat.com

نمبر (۱۶) مولوی خرم علی بلہوری۔

شریعت کے مطابق فاتحہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھانا پکوا کر محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یوں کہا جائے الٰہی یہ کھانا تیری نذر ہے اپنے کرم سے اس کا ثواب میری طرف سے پیغمبر علیہ السلام کی روح کو یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو یا شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح کو یا میرے باپ دادا کی روح کو پہنچا۔ کھانے کا ثواب کچھ درود اور الحمد کو پڑھنے پر موقوف نہیں ہے کھانے کا ثواب علیحدہ اور پڑھنے کا ثواب علیحدہ۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان و نصیحۃ المسلمین ۲۷۲ کارخانہ تجارت کتب کراچی)

بحمدہ تعالیٰ ہم نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور اقوال و افعال امت سے حقیقت ایصال ثواب کو واضح کرنے کی کوشش کی جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ جب کوئی مسلمان اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف رخصت ہوتا ہے تو اس کے پسماندگان اس کے لیے اگر دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اس کو نفع حاصل ہوتا ہے اور اگر صدقہ و خیرات اس کی طرف سے کرتے ہیں تو وہ بھی اس کے لیے باعث نفع ہوتا ہے اور اسی طرح حج۔ قربانی۔ تلاوت قرآن مجید اس کی طرف ہدیہ کرتے ہیں تو بھی وہ ان سے نفع حاصل کرتا ہے۔

اسی طرح ایصال ثواب کا کئی طرح سے جائز ہونا، مستحسن ہونا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہونا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہونا اور اسلاف کا طریقہ مبارکہ ہونا ثابت ہے اور جب یہ کام اصلاً ثابت ہے تو اگر کوئی تیسرے دن دسویں دن یا چالیسویں دن کرے تو بھی جائز ہے کیونکہ شرعاً کوئی پابندی نہیں۔

لہٰذا جن لوگوں کی قسمت میں دعا، صدقہ و خیرات، حج، قربانی، تلاوت قرآن

Marfat.com

مجید کا ثواب لکھا ہوتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس طرح عطا فرماتا ہے کہ اس کے پسماندگان اس کی طرف سے اعمال حسنہ کر کے اسے ہدیہ کرتے ہیں اور جن لوگوں کو رب تعالیٰ ثواب سے محروم رکھنا چاہتے ہیں ان کے پسماندگان کے دلوں میں یہ بات پختہ طور پر ڈال دی جاتی ہے کہ یہ سب کام ناجائز ہیں پس جو کسی کی قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے۔ لہذا میں برادران اسلام کی خدمت میں مودبانہ گذارش کرتا ہوں کہ اگر کوئی دعا نہ کرے صدقہ وخیرات نہ کرے قرآن خوانی کی محافل، قل دسواں چالیسواں وغیرہ (جو قرآن کی تلاوت اور دعائے مغفرت اور میت کے لئے کچھ صدقہ وخیرات کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہیں) نہ کرے تو اس سے جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی کو بخشوانے یا اس کے درجات کی بلندی آپکے ذمہ نہیں اور یہی گذارش ان حضرات سے ہے کہ وہ بھی ان اعمال حسنہ کرنے والوں کو حرام کا مرتکب، بدعتی یا مشرک کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

اہل اسلام کا کام لوگوں کو دین کی طرف بلانا ہے بھگانا نہیں اگر موجودہ دور میں کسی کے طریقہ اور عمل میں غیر شرع کام ہو تو اس کو ناجائز قرار دینا چاہیے نہ کہ کسی اچھے عمل کو رد کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اس حقیری کاوش کو میرے اور میرے والدین، اساتذہ اور معاونین کے لیے ذریعہ نجات اور کفارہ سئیات بنائے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

بحرمة النبی الامین المکین علیه افضل الصلوة و اکمل التسلیم آمین یا رب العالمین.

خادم مناظر اسلام وخاکپائے گلستان چشتیہ بالخصوص آستانہ عالیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی غفرلہ۔

بروز جمعرات ۲۹ مارچ ۲۰۰۱ء بوقت ۴۔۱۵ بجے۔

....

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف و مرتبہ	سن وفات	مطبوعہ
۱۔	قرآن مجید	منجانب اللہ		
۲۔	مفردات القرآن	علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی	۵۰۲	مکتبۃ المرتضویہ
۳۔	لسان العرب	علامہ جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور افریقی	۷۱۱	بیروت
۴۔	المنجد	سعد حسن خان، عبدالصمد، سید حسن نور احمد وغیرہ		کراچی
۵۔	تنویر المقیاس	عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۶۸	ایران
۶۔	معانی القرآن	امام ابوزکریا یحییٰ بن زیاد فراء	۲۰۷	تہران
۷۔	جامع البیان	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری	۳۱۱	مکۃ المکرمہ
۸۔	تفسیر القرآن العظیم	امام عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابن ابی خاتم	۳۲۷	مکۃ المکرمہ
۹۔	احکام القرآن	امام ابوبکر احمد بن علی الرازی جصاص	۳۷۰	بیروت
۱۰۔	التبیان فی تفسیر القرآن	شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی	۳۸۵	بیروت
۱۱۔	معالم التنزیل	امام ابی محمد الحسین بن مسعود بغوی	۵۱۶	ملتان
۱۲۔	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی	۶۰۶	بیروت
۱۳۔	الجامع الاحکام القرآن	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی	۶۶۸	تہران
۱۴	انوار التنزیل	قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی	۶۸۵	مصر
۱۵۔	مدارک التنزیل	علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمد نسفی	۷۱۰	لاہور
۱۶۔	لباب التاویل	امام علی بن محمد خازن شافعی	۷۲۵	لاہور

Marfat.com

۱۷ـ	البحر المحیط	ابوالحیان عبداللہ محمد بن یوسف اندلسی	۷۵۴	بیروت
۱۸	تفسیر القرآن لابن کثیر	حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر	۷۷۴	لاہور
۱۹	درالمنثور	امام جلال الدین سیوطی	۹۱۱	ایران
۲۰	جلالین	امام سیوطی ومحلی		کراچی
۲۱	ابوسعود	علامہ ابوالسعود محمد بن محمد عمادی	۹۸۲	بیروت
۲۲	تفسیرات الاحمدیہ	علامہ احمد جیون جونپوری	۱۱۳۰	پشاور
۲۳	روح البیان	علامہ اسماعیل حقی	۱۱۳۷	کوئٹہ
۲۴	مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵	کوئٹہ
۲۵	تفسیر عزیزی مترجم	شاہ عبدالعزیز دہلوی	۱۲۳۹	کراچی
۲۶	روح المعانی	علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی	۱۲۷۰	بیروت
۲۷	فتح البیان	نواب صدیق حسن بھوپالوی	۱۳۰۷	حیدر آباد
۲۸	تفسیر کمالین	علامہ سلام اللہ دہلوی		کراچی
۲۹	جامع البیان	شیخ سید معین الدین		کراچی
۳۰	تفسیر مراغی	احمد مصطفیٰ المراغی		بیروت
۳۱	صفوۃ التفاسیر	محمد علی الصابونی		بیروت
۳۲	روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن	محمد علی الصابونی		مکۃ المکرمہ
۳۳	تفسیر حسینی	علامہ معین الدین واعظ کاشفی		لاہور
۳۴	موضح القرآن	شاہ عبدالقادر دہلوی		لاہور
۳۵	مواہب الرحمٰن	سید امیر علی		لاہور
۳۶	تفسیر رؤفی	علامہ محمد رؤف		بمبئی
۳۷	ضیاء القرآن	پیر محمد کرم شاہ الازہری	۱۴۱۸	لاہور

Marfat.com

۳۸	درس قرآن	درس قرآن بورڈ		لاہور
۳۹	فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶	لاہور
۴۰	موطا امام مالک	امام مالک بن انس	۱۷۹	لاہور
۴۱	موطا امام محمد	امام ابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	کراچی
۴۲	کتاب الآثار	امام ابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	کراچی
۴۳	مسند طیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی	۲۰۴	گوجرانوالہ
۴۴	مصنف عبدالرزاق	امام ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام	۲۱۱	بیروت
۴۵	مسند حمیدی	امام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی	۲۱۹	مدینۃ المنورہ
۴۶	سنن سعید بن منصور	امام سعید بن منصور بن شعبہ	۲۲۷	بیروت
۴۷	طبقات الکبری	امام عبداللہ محمد بن سعد	۲۳۰	بیروت
۴۸	مصنف ابن ابی شیبۃ	امام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ	۲۳۵	کراچی
۴۹	مسند ابن جعد	امام ابی الحسن علی بن الجعد بن عبید	۲۳۰	بیروت
۵۰	مسند اسحاق بن راھویۃ	امام اسحاق بن ابراہیم بن مخلد	۲۳۸	مدینۃ المنورہ
۵۱	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	۲۴۱	بیروت
۵۲	کتاب الزھد	امام احمد بن حنبل	۲۴۱	بیروت
۵۳	منتخب لعبد بن حمید	حافظ عبد بن حمید	۲۴۹	کویت
۵۴	سنن دارمی	امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی	۲۵۵	ملتان
۵۵	صحیح بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶	دو نسخے
۵۶	الادب المفرد	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶	بیروت
۵۷	تاریخ الکبیر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری		بیروت
۵۸	صحیح مسلم	امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج قشیری	۲۶۱	دو نسخے
۵۹	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳	دو نسخے

Marfat.com

۶۰	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۷۵	دو نسخے
۶۱	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹	دو نسخے
۶۲	کتاب العیال	امام ابن ابی الدنیاء	۲۸۱	قاہرہ
۶۳	سنن دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی	۲۸۵	ملتان
۶۴	المؤتلف والمختلف	امام علی بن عمر دارقطنی	۲۸۵	بیروت
۶۵	کتاب السنۃ	امام ابی بکر عمرو بن ابی عاصم الضحاک	۲۸۷	بیروت
۶۶	الاحاد والمثانی	امام ابی بکر عمرو بن ابی عاصم الضحاک	۲۸۷	بیروت
۶۷	مسند البزار	امام احمد عمرو بن عبد الخالق بزار	۲۹۲	بیروت
۶۸	قیام الیل	امام ابی عبداللہ محمد بن نصر المروزی	۲۹۴	سانگلہ ہل
۶۹	سنن نسائی مجتبیٰ	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی	۳۰۳	دو نسخے
۷۰	سنن الکبریٰ	" "		بیروت
۷۱	عمل الیوم واللیلۃ	" "		بیروت
۷۲	مسند ابویعلیٰ	امام احمد بن علی بن المثنی التمیمی	۳۰۸	بیروت
۷۳	الکنیٰ والاسماء	امام محمد بن احمد بن حماد الدولابی	۳۱۰	سانگلہ ہل
۷۴	صحیح ابن خزیمہ	امام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۳۱۱	بیروت
۷۵	الامر بالمعروف والنھی عن المنکر	امام ابی بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال	۳۱۱	بیروت
۷۶	مسند ابوعوانہ	امام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق	۳۱۶	بیروت
۷۷	الاوسط	امام ابی بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر	۳۱۸	ریاض
۷۸	شرح مشکل الآثار	امام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی	۳۲۱	بیروت

Marfat.com

۷۹	المعجم	امام ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد بن الاعرابی	۳۴۱	ریاض
۸۰	الاحسان بہ ترتیب صحیح ابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی	۳۵۴	سانگلہ ہل
۸۱	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	بیروت
۸۲	المعجم الاوسط	" " " " " "		قاہرہ
۸۳	المعجم الصغیر	" " " " " "		بیروت
۸۴	کتاب الدعاء	" " " " " "		بیروت
۸۵	عمل الیوم واللیلہ	امام ابی بکر احمد بن اسحاق دینوری المعروف بابن السنی	۳۶۴	کراچی
۸۶	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام عبداللہ بن عدی الجرجانی	۳۶۵	سانگلہ ہل
۸۷	وصایا العلماء عند حضور الموت	حافظ ابی سلیمان محمد بن عبداللہ بن احمد	۳۷۹	بیروت
۸۸	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن الحسن مالکی	۳۸۶	مصر
۸۹	مستدرک	امام ابی عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۹۰	المنہاج فی شعب الایمان	ابی عبداللہ الحسین بن الحسن الحلیمی	۴۰۳	بیروت
۹۱	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ	۴۳۰	بیروت
۹۲	دلائل النبوۃ	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ	۴۳۰	بیروت
۹۳	کتاب الامامۃ	" " " " "		مدینۃ المنورہ
۹۴	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین البیھقی	۴۵۸	بیروت
۹۵	سنن الکبری	" " " " " "		ملتان
۹۶	سنن الصغیر	" " " " " "		کراچی

Marfat.com

۹۷	معرفۃ السنن والآثار	〃	〃	بیروت
۹۸	کتاب الاعتقاد	〃	〃	بیروت
۹۹	اثبات عذاب القبر	〃	〃	عمان
۱۰۰	دلائل النبوۃ	〃	〃	لاہور
۱۰۱	الفقیہ المتفقہ	امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی	۴۶۲	ریاض
۱۰۲	تمہید	امام ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳	سانگلہ ہل
۱۰۳	جامع البیان العلم وفضلہ	〃	〃	بیروت
۱۰۴	فردوس الاخبار	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	۵۰۹	سانگلہ ہل
۱۰۵	شرح السنۃ	امام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی	۵۱۶	بیروت
۱۰۶	ترغیب والترہیب	امام ابی القاسم اسماعیل بن محمد بن فضل اصبہانی	۵۳۵	قاہرہ
۱۰۷	تہذیب التاریخ الدمشق	امام ابی القاسم علی بن الحسین ابن عساکر	۵۷۱	بیروت
۱۰۸	الاحکام الوسطی	ابی محمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ الشبیلی	۵۷۲	ریاض
۱۰۹	کتاب العاقبۃ	〃	〃	مکۃ المکرمہ
۱۱۰	الہدایہ	ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی	۵۹۳	لاہور
۱۱۱	مرشد الزوار الی قبور الابرار	موفق الدین بن عثمان	۶۱۵	قاہرہ
۱۱۲	المغنی	عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی	۶۲۰	بیروت
۱۱۳	کتاب الاحکام	حافظ ابن القطان الفاسی	۶۲۸	ریاض

Marfat.com

۱۱۴	التذکرۃ فی احوال الموتی	شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۷۱	بیروت
۱۱۵	کتاب الاذکار	محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف نووی	۶۷۶	مصر
۱۱۶	شرح مسلم	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔		کراچی
۱۱۷	فتاوی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔		لاہور
۱۱۸	فتاوی ومسائل ابن الصلاح	تقی الدین ابوعمرو عثمان ابن المفتی صلاح الدین	۶۸۰	مکۃ المکرمہ
۱۱۹	فتاوی ابن تیمیہ	علامہ تقی الدین ابن تیمیہ	۷۲۸	سعودیہ
۱۲۰	مشکوۃ المصابیح	علامہ ابوعبداللہ ولی الدین تبریزی	۷۴۰	کراچی
۱۲۱	کتاب الروح	علامہ شمس الدین ابن قیم	۷۵۱	بیروت
۱۲۲	زادالمعاد	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔		بیروت
۱۲۳	رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ	علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمن دمشقی	۷۸۱	ملتان
۱۲۴	احوال القبور واحوال اھلھا الی لنشور	علامہ زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن ابن رجب حنبلی	۷۹۵	بیروت
۱۲۵	مجمع الزوائد	علامہ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	۸۰۷	بیروت
۱۲۶	کشف الاستار عن زوائد البزار	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔		بیروت
۱۲۷	الدررالکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ	حافظ ابن حجر عسقلانی	۸۵۲	حیدرآباددکن
۱۲۸	عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی	۸۵۵	بیروت
۱۲۹	مقاصد الحسنہ	حافظ محمد عبدالرحمن سخاوی	۹۰۴	بیروت
۱۳۰	جامع الصغیر	حافظ جلال الدین سیوطی	۹۱۱	لائل پور

Marfat.com

۱۳۱	شرح الصدور	〃	〃	مدینۃ المنورہ
۱۳۲	تدریب الراوی	〃	〃	لاہور
۱۳۳	تعقبات علی الموضوعات	〃	〃	
۱۳۴	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی	۹۷۵	بیروت
۱۳۵	المتانة فی المرمة عن الخزانة	علامہ محمد جعفر البوبکائی	من علماء ۱۰۰۰	کراچی
۱۳۶	مرقات	علامہ علی بن سلطان محمد القاری	۱۰۱۴	ملتان
۱۳۷	فتح باب العنایة بشرح النقایة	〃	〃	بیروت
۱۳۸	الموضوعات الکبری	〃	〃	سانگلہ ہل
۱۳۹	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹	بیروت
۱۴۰	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی	۱۱۶۳	بیروت
۱۴۱	انتباہ فی سلاسل اولیاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶	لائل پور
۱۴۲	مسوی شرح موطا	〃	〃	کراچی
۱۴۳	فتاوی عالم گیری	ملا نظام الدین	۱۱۶۱	کراچی
۱۴۴	سبل السلام شرح بلوغ المرام	محمد بن اسماعیل امیر	۱۱۸۲	سانگلہ ہل
۱۴۵	حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	علامہ احمد بن محمد طحطاوی	۱۲۳۱	
۱۴۶	البدر الطالع	علامہ محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۰	بیروت
۱۴۷	نیل الاوطار	〃	〃	بیروت
۱۴۸	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲	لکھنو
۱۴۹	صراط مستقیم (اردو)	شیخ اسماعیل دہلوی	۱۲۴۶	لاہور

Marfat.com

۱۵۰	ردالمحتار علی درالمختار	علامہ ابن عابدین شامی	۱۲۵۲	کوئٹہ
۱۵۱	فتاوی عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	۱۲۳۹	کوئٹہ
۱۵۲	تذکرۃ الموتی والقبور	علامہ ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵	دہلی
۱۵۳	فتاوی عبدالحی (اردو)	علامہ عبدالحی لکھنوی	۱۳۰۴	کراچی
۱۵۴	مجموعہ الفتاوی	" "	" "	لاہور
۱۵۵	شمائم امدادیہ	حاجی امداداللہ مہاجر مکی	۱۳۱۷	ملتان
۱۵۶	فیصلہ ہفت مسئلہ	" "	" "	لاہور
۱۵۷	فتاوی رشیدیہ	شیخ رشید احمد گنگوہی	۱۳۲۳	کراچی
۱۵۸	کتاب التعویزات	نواب صدیق حسن بھوپالوی	۱۳۰۷	لاہور
۱۵۹	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰	لاہور
۱۶۰	فتح الرحمانی فی فتاوی سید ثابت ابی المعانی	مرتبہ علامہ لحامد مرزا الفرعانی	۱۳۴۶	مدینۃ المنورہ
۱۶۱	ہدیۃ المھدی	شیخ وحید الزمان	۱۳۴۸	لاہور
۱۶۲	فتاوی اشرفیہ	شیخ اشرف علی تھانوی	۱۳۶۲	کراچی
۱۶۳	جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	گجرات
۱۶۴	فتاوی نزیریہ	محمد نزیر حسین		
۱۶۵	فتاوی ثنائیہ	ثناء اللہ امرتسری		لاہور
۱۶۶	فتاوی دارالعلوم دیوبند	مفتی عزیز الرحمن عثمانی		کراچی
۱۶۷	فتاوی برکاتیہ	ابوالبرکات احمد		گوجرانوالہ
۱۶۸	فتاوی ستاریہ	عبدالستار مفتی		کراچی
۱۶۹	فتاوی علمائے حدیث	ابوالحسنات علی محمد سعیدی		خانیوال
۱۷۰	کمالات عزیزی	مرتبہ ظہیر الدین		لاہور
۱۷۱	خزینۃ الاسرار الکبری	سید محمد حقی النازلی		مصر

Marfat.com

۱۷۲	نصیحۃ المسلمین علی تقویۃ الایمان	خرم بلہوری	کراچی
۱۷۳	کشف المغاطن وجہ الموطا	اشفاق الرحمٰن کاندھلوی	کراچی
۱۷۴	مجموعہ الرسائل	شاہ رفیع الدین	گوجرانوالہ
۱۷۵	فقہ محمدیہ کلاں	محمد ابوالحسن	لاہور
۱۷۶	حاشیہ سندھی	علامہ سندھی	کراچی
۱۷۷	القول المنصور فی قراۃ القبور	استاد محترم علامہ محمد عباس رضوی	
۱۷۸	گیارھویں شریف	علامہ صائم چشتی	

طہارت ونماز کے مسائل پر ایک منفرد اور مدلل کتاب

القول الجلی فی الصلوٰۃ النبی

(زیر ترتیب)

از قلم

خادم مناظر اسلام: قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

Marfat.com

ہماری چند خوبصورت کتابیں

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

ہماری چند خوبصورت کتابیں

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com